الٰہی مجھے وہ علم عطا فرما جو نہ بھولے
دعائے حضرت ابوہریرہؓ
مسند ابی ہریرۃ
الذی ہما فی الصحیح للبخاری بغیر تکرار
مرتب
عطاء اللہ طارق
خطیب جامع مسجد قدس اہلحدیث
گگو منڈی فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ
شائع کردہ
ادارۃ اصلاح المسلمین
جامع مسجد اہلحدیث گگو منڈی ضلع وہاڑی

الٰہی مجھے وہ علم عطا فرما جو نہ بھولے

(دعائے حضرت ابو ہریرہؓ)

مسند ابی ہریرہؓ

الذی بہا فی الصحیح للبخاری بغیر تکرار

مرتب

عطاء اللہ طارق

خطیب جامع مسجد قدس اہلحدیث
گگو منڈی فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ

ادارہ اصلاح المسلمین
جامع مسجد اہلحدیث گگو منڈی ضلع وہاڑی

نام کتاب .... مسند اہل حدیث
مؤلف ...... عطاء اللہ طارق
ناشر .... ادارہ اصلاح المسلمین گکھڑ منڈی
تعداد ...... ایک ہزار
اشاعت .... مارچ 2000ء
مطبع .... قمر پرنٹرز فیصل آباد
فون 041-610226
کمپوزنگ ...... قمر سوہیل
قیمت ...... ۱۲۰/- روپے

ملنے کے پتے

ادارہ اصلاح المسلمین جامع قدس اہل حدیث گکھڑ منڈی ضلع وہاڑی
شیخ محمد طاہر انچارج سیرت مصطفیٰ ۱۲۸ رؤف مارکیٹ اوکاڑہ
محمد زبیر ظہیر جامعہ سلفیہ حاجی آباد فیصل آباد۔ 780374-780274
نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار فیصل آباد

فہرست

پیش لفظ

اس سے قبل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے توحید و رسالت، فضائل صحابہؓ اور حقانیت مسلک اہل حدیث پر کتاب مواعظ طارق چار حصوں میں شائع ہو کر مارکیٹ میں پہنچ چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کروڑھا احسان ہے کہ اس نے اس کتاب کو اتنی مقبولیت عطا فرمائی کہ جس نے پہلا حصہ پڑھ لیا تو وہ دوسرا منگوانے پر مجبور ہو گیا پھر تیسرے کی تڑپ پیدا ہوئی آخر حصہ چہارم تک پہنچ کر دم لیا۔ ہاتھوں ہاتھ کئی ایڈیشن ختم ہو گئے۔ دوست احباب علماء کرام کی طرف سے مبارک باد کے خطوط کے ساتھ ساتھ آئندہ اس تبلیغی مشن کو تحریری طور پر جاری رکھنے کی تاکید کی گئی۔

موجودہ کتاب مسند ابی هریرهؓ حصہ اول میرے دل کی دیرینہ خواہش کی تکمیل ہے کہ گلستان محمدیؐ کے پھول آپ کے قائم کردہ مدرسہ محمدیہ کے طلبہ اصحاب صفہ کے ہونہار طالب علم امام المحدثین حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ صحیح روایات اکٹھی کروں۔ پروگرام کے مطابق میں نے اصح الکتب بعد کتاب اللہ الموسوم صحیح بخاری سے مطلوبہ روایات تلاش کر کے ایک جگہ لکھ دی ہیں۔ مکررات کو میں نے چھوڑ دیا ہے۔ ابواب کی میں نے نشاندہی کر دی ہے تا کہ حدیث تلاش کرنے والے کو آسانی رہے۔ امید ہے کہ جہاں یہ مجموعہ دینی شوق رکھنے والوں کو فائدہ پہنچائے گا وہاں علماء کرام بھی اس سے استفادہ کریں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس محنت کو شرف قبولیت عطا فرما کر میرے لئے اور میرے اساتذہ کرام کیلئے جنھوں نے مجھے زیور تعلیم سے آراستہ کیا اور میرے والدین کیلئے ذریعہ نجات اور ذخیرہ آخرت بنائے۔ اور میرا حشر ان قدوسی شخصیات کے ساتھ کرے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کیلئے پسند فرمایا۔ (آمین)

آپ کا خادم۔ عطاء اللہ طارق

۲۴ جنوری بروز جمعہ ۲۰۰۳ء

تقریظ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

زیر نظر کتاب مسند ابی ھریرۃؓ کے مولف مولانا عطاء اللہ طارق عوام اور علماء میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ اس سے پہلے وہ مواعظ طارق و خطبات طارق اور دوسری کئی کتابیں ہدیہ قارئین کر چکے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو خطابت اور وعظ و تقریر تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ اس سے آگے تصنیف و تالیف کی وادی میں بھی قدم رکھا ہے اور تحقیق و کاوش کی سنگلاخ زمین کی پیمائش شروع کی ہے۔ چونکہ وہ طبع مشاق رکھتے ہیں اس لئے اللہ کے فضل و کرم سے وہ ان راہوں میں خوب قدم زنی کر رہے ہیں۔ اب تک ان کی جتنی کتابیں میرے علم میں آئیں اور میں نے پڑھی ہیں۔ بلاشبہ بہت سی معلومات پر محیط ہیں۔

اسی طرح زیر نظر کتاب مسند ابی ھریرۃؓ جس میں جلیل القدر صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو ھریرہ عبدالرحمٰن بن صخر کی ان مرویات کو جمع کیا گیا ہے جو صحیح بخاری میں موجود ہیں۔ گویا کہ اردو زبان میں یہ پہلی کاوش ہے جو مولانا عطاء اللہ طارق کے حصہ میں آئی ہے۔

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو شرف قبولیت عطاء فرمائے۔ میں مدارس کے منتظمین سے اپیل کروں گا کہ وہ اس کتاب کو ابتدائی کلاسوں کے نصاب میں شامل کریں۔

والسلام

حافظ عبدالقادر روپڑی

حافظ عبدالغفار روپڑی

جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور

تقریظ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ جلیل القدر صحابی ہیں جنہوں نے اپنی زندگی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی خدمت کیلئے وقف کر دی تھی۔ آپ کے عہد مبارک میں دن۔ رات بھوک و پیاس کی حالت میں ان کی آپ سے تحصیل میں لگیں اور آپ کے بعد ساری زندگی ان کی نشر و اشاعت میں گزار دی۔ اور آپ کی اسی محنت و مشقت کا یہ صلہ تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے دعا فرمائی کہ انہیں احادیث یاد رہیں اور آپ کی دعا ہی کا یہ نتیجہ ہے کہ سب صحابہ سے زیادہ احادیث انہیں سے منقول اور مروی ہیں۔ صرف تین صحابہ ایسے ہیں جن سے دو ہزار سے زائد احادیث روایت کی گئی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ چھبیس سو تیس (۲۶۳۰) اور حضرت انسؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی خادم بائیس سو چھیاسی (۲۲۸۶) روایات بیان کرتے ہیں۔ جبکہ حضرت ابوہریرہؓ پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) روایات نقل کرتے ہیں۔ اور ان سے روایات بیان کرنے والے افراد آٹھ سو سے زائد ہیں۔ اسی لئے حضرت ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ ابوہریرہ مسلمانوں کے لئے احادیث نبوی یاد رکھتے تھے۔ كان يحفظ على المسلمين حديث النبي صلى الله عليه وسلم مولانا عطاء اللہ طارق انتہائی خوش نصیب خطیب ہیں جو سچے عشق کے انتہائی پرجوش مقرر خطیب اور واعظ ہیں۔ جو لوگوں کی صرف روحانی بیماریوں کا علاج ہی نہیں کرتے بلکہ ان کی جسمانی بیماریوں کا بھی علاج کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ انسان کامل (روح و جسد) کے طبیب ہیں اور انہوں نے وعظ و تقریر کے ساتھ ساتھ دین کی نشر و اشاعت کے سلسلہ کو وسعت دینے کے لئے تحریر کا سلسلہ بھی شروع کر رکھا ہے اور اس سلسلہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے قبولیت عام بخشی ہے۔ ہمارے مسلک کی یہ انتہائی خوش بختی ہے کہ انہوں نے انتہائی محنت و مشقت سے کام لے کر اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح بخاری سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی احادیث کو الگ طور پر جمع کر دیا ہے۔ پڑھنے والوں کی سہولت و آسانی کیلئے سلیس اور بامحاورہ اور معنی خیز ترجمہ کے ساتھ ساتھ اس باب و کتاب کی بھی نشاندہی کر دی ہے جس میں وہ روایت موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازے، پڑھنے والوں کو عمل کی توفیق عنایت فرمائے اور سب کیلئے اس کو ذخیرہ آخرت بنائے اور مؤلف کو یہ سلسلہ جاری رکھنے کی توفیق دے کہ وہ حضرت ابوہریرہ کی باقی روایات کو بھی اسی طرح شائع فرمائیں۔

محتاج دعا: عبدالعزیز علوی، شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ فیصل آباد۔ جمعۃ المبارک ۲۸ جنوری ۲۰۰۵ء

تقریظ

اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ اسلام کی معرفت کے لیے ہمارے سامنے سب سے بڑی کتاب قرآن مجید ہے۔ جس کے ذریعے مکمل رہنمائی ملتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دین اسلام کو سمجھنے کا دوسرا بڑا ذریعہ احادیث نبوی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام فرامین جن کو صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔ آئمہ اور محدثین کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں۔ ان کو دل و جان سے تسلیم کرنا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ صحابہ کرام میں سب سے زیادہ روایات سیدنا حضرت ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمائی ہیں۔ آپ دنیا کی آسائشوں سے الگ تھلگ ہو کر صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں موجود رہتے۔ اور آپ کے ہر فرمان کو بڑی توجہ اور انہماک کے ساتھ سنتے اور حفظ کرتے۔ دنیا سے اس قدر بے نیاز کہ فاقہ کشی کی نوبت آجاتی۔ لیکن مسجد سے قدم اس لیے باہر نہ نکالتے۔ مبادا ان کی عدم موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بیان جاری فرمادیں اور ابو ھریرہ اس کو سن نہ سکے۔ یہ اسی اہتمام کا نتیجہ ہے کہ صحابہ کرام میں آپ سب سے زیادہ روایات بیان کرنے والے قرار پائے۔ اس حقیقت کو تمام صحابہ کرام نے تسلیم کیا۔ آپ سے براہ راست استفادہ کرتے۔ تابعین نے بھی آپ کو محدث کا درجہ عطا کیا۔ اور ان روایات کی صحت اور صداقت کو تسلیم کیا۔ بعد میں آنے والے تمام محدثین نے آپ کی روایات کو کھلے دل سے نہ صرف ان پر یقین کیا بلکہ عزت و اعزاز کے ساتھ ان کو بیان بھی کیا۔ بد قسمتی سے اس دور کے بعض جہلاء جنہیں صحابہ سے عناد اور بغض ہے۔ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور ان کے محدثانہ مقام و مرتبہ کو کم کرنے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ نے بھی اپنی کتاب میں سیدنا ابی ھریرہ کی روایات کو اہتمام کے ساتھ شامل کیا ہے۔ اور مختلف موضوعات پر آپ کی بیان کردہ احادیث کو نقل کیا ہے۔ جس سے ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔

میرے فاضل بھائی اور ممتاز عالم دین بے مثال خطیب حضرت مولانا عطاء اللہ طارق حفظہ اللہ نے صحیح بخاری شریف سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تمام مرویات کو "مسند ابی ہریرۃ" کے نام سے کتابی شکل دی ہے اور تکرار کو حذف کر دیا ہے۔ اس کا بہترین سلیس ترجمہ بھی کیا ہے تاکہ عوام الناس بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ آپ کی یہ مساعی تحسین کے لائق ہے۔ آپ کی یہ کوشش دراصل سیدنا ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس جہد و جہد کو قبول فرمائے۔ اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ اس کتاب پر نظر ثانی شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ حضرت علامہ حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ نے فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اجر عظیم سے نوازے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ کتاب ہر عام و خاص کے لئے یکساں مفید ثابت ہو گی۔ اور ہم سب کو اس سے استفادہ کرنا چاہئے۔

طالب دعا

چوہدری محمد یاسین ظفر

پرنسپل جامعہ سلفیہ

فیصل آباد

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ علاقہ یمن میں رہنے والے قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے۔ اس قبیلہ کا سردار طفیل بن عمرو تھا۔ یہ تجارت کی غرض سے اکثر مکے جایا کرتا تھا۔ بہترین شاعر اور اچھا خاصا دانش مند تھا۔ اہل مکہ اسے بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو جب دعوت اسلام دی تو انہی دنوں میں یہ بھی مکہ میں آیا۔ مکے والوں نے اسے بتایا کہ یہاں ایک محمدؐ نامی شخص ہے۔ اس سے ذرا بچ کر رہنا۔ نہ جانے اس کے پاس کیا جادو ہے۔ اس نے باپ بیٹے خاوند بیوی اور بھائی بھائی میں جدائی ڈال دی ہے۔ جو اس کی بات سنتا ہے۔ بس اسی کا ہو رہتا ہے۔ چونکہ تم ہمارے مہمان ہو۔ ہم نہیں چاہتے کہ تم پر اس کا اثر ہو۔ ہم بطور خیر خواہی تمہیں مشورہ دیتے ہیں کہ نہ اس کے پاس جانا اور نہ ہی اس کی کوئی بات سننا۔ طفیل کو مکے والوں نے پٹی کچھ ایسی پڑھائی کہ وہ ان کی باتوں میں آ گیا۔ اور اس نے تہیہ کر لیا کہ نہ اس کو ملوں گا اور نہ ہی اس کی بات سنوں گا۔ چنانچہ اس نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی۔ مبادہ محمدؐ کی آواز میرے کانوں میں پڑ جائے۔ قدرت کا کرنا ایسا ہوا کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے تو یہ بھی وہاں چلا گیا۔ آپ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ اچانک تلاوت کی آواز اس کے کانوں میں پڑ گئی۔ یہ کھڑا ہو کر اسے سننے لگا۔ اسے کشش محسوس ہوئی۔ دل ہی دل میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا کہ میں خود شاعر ہوں۔ اچھے برے کی تمیز رکھتا ہوں۔ کیوں نہ اس کی بات سنوں۔ اچھی ہوئی تو مان لوں گا ورنہ نہیں۔ قرآن مجید کو غور سے سنتا رہا۔ آپ نماز ختم کر کے گھر چلے تو یہ بھی پیچھے ہو لیا۔ آپ کے مکان پر پہنچ کر اس نے اپنا مکے میں آنا لوگوں کا بہکانا۔ روئی کا کانوں میں ٹھونسنا۔ اور

اچانک آپ کی زبان سے قرآن سننے کا سارا واقعہ کہہ سنایا۔ کہنے لگا کہ مجھے قرآن سنایئے اور فرمایئے کہ آپ کس چیز کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ نے قرآن سنایا اور اسلام کے بارہ میں سمجھایا۔ کہنے لگا خدا کی قسم آج تک اس سے بہتر اور پاکیزہ کلام میرے کانوں نے نہیں سنا اور نہ اس سے بہتر کوئی مذہب میری آنکھوں نے دیکھا میں کھلے دل سے آپ کی مقدس تعلیم اور دین حق کو قبول کرتا ہوں۔ کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد واپس اپنے وطن پہنچا۔ سب سے پہلے باپ سے ملاقات ہوئی۔ اس کو دعوت اسلام دی وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر بیوی کو سمجھایا وہ بھی مسلمان ہو گئی۔ اپنے گھر کو مسلمان کرنے کے بعد پھر اپنے قبیلے دوس میں دعوت اسلام پہنچانا شروع کر دی مگر حسب منشا کامیابی نہ ہوئی۔ اپنے ساتھیوں سمیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ **ان دوسا عصت وابت فادع اللہ علیہا**۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ دوس کے لوگ سرکشی پر اتر آئے ہیں۔ اور اسلام قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں آپ ان کے لئے بددعا کریں۔ آپ نے بددعا کی بجائے دعا فرمائی۔ **اللھم اھد دوسا وات بھم**۔ کہ یا اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے اور انہیں دائرہ اسلام میں لے آ۔ آپ نے فرمایا طفیل جاؤ اور لوگوں کو نرمی اور محبت سے دین خدا کی طرف بلاؤ۔ چنانچہ ان کی دعوت سے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ حضرت ابو ھریرۃ بھی انہی کی دعوت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے کی غرض سے اپنے غلام کے ہمراہ عازم مدینہ منورہ ہوئے۔ راستے میں غلام ان سے جدا ہو گیا۔ یہ پیدل چلتے رہے اور راستے میں یہ شعر پڑھتے جاتے۔

یا لیلۃ من طولھا و عنائھا
علی انھا من دارۃ الکفر نجت

کہ اس رات کی درازی اور تکلیف کی شکایت (تو ضرور کرتا ہوں) لیکن (یہ

رات بڑی مبارک تھی کہ) اس نے مجھے کفر کے شر سے نجات دی۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ پہنچا۔ **فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ** تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام پر قائم رہنے کی بیعت کر لی۔ ابھی میں آپ کے پاس ہی تھا کہ وہ غلام دکھائی دیا۔ آپ نے فرمایا **يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا غُلَامُكَ** اے ابو ہریرہؓ تیرا غلام بھی آ گیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اسے اللہ کی رضا کیلئے آزاد کر دیا قبل از اسلام ان کا نام عبد شمس تھا اسلام قبول کرنے کے بعد ان کا نام عبد الرحمن رکھا گیا ان کے پاس ہر وقت ایک چھوٹی سی بلی رہتی تھی۔ جس کو یہ اٹھائے رکھتے۔ اس لئے ان کی کنیت ابو ہریرہ مشہور ہو گئی۔ اور آج تک ان کی کنیت ہی ان کے نام پر غالب ہے۔ مدینہ منورہ پہنچ کر تحصیل علم میں مشغول ہو گئے۔ طالب علمی کا زمانہ بہت عسرت میں گزرا نہ کھانا میسر تھا اور نہ ہی پہننے کو اچھا کپڑا ملتا تھا۔ پیٹ پر بھوک کی وجہ سے اکثر پتھر باندھ رکھتے بسا اوقات بھوک کی شدت برداشت نہ ہوتی تو لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی بجائے رغبت الطعام کی آیات سنا کر ان کا مطلب پوچھتے تا کہ وہ سمجھ جائیں کہ یہ بھوکا ہے۔ اور کھانا کھلا دیں۔ حضرت جعفرؓ کبھی کبھار ان کو اپنے گھر لے جاتے اگر کھانے کو کچھ نہ ہوتا تو گھی کی خالی شہد کی ہی دے دیتے۔ اور وہ اس کو چاٹ لیتے۔ ایک دن بھوک کی وجہ سے زمین پر گر پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گزرتے ہوئے دیکھا تو ساتھ لے گئے اور خوب دودھ پلایا کہ وہ سیر ہو گئے۔ ہر وقت آپ کی خدمت کے لئے آپ کے پاس رہتے۔ آپ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے ابو ہریرہؓ استنجے کیلئے پتھر لاؤ۔ یہ پتھر لا کر آپ کے پاس رکھ دیتے سختی سے سنت کا اتباع کرتے۔ ایک دفعہ عشاء کی نماز میں **إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ** پڑھی اور سجدہ کیا حضرت ابو رافعؓ نے پوچھا یہ آپ نے کیا کیا۔ تو کہنے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا۔ لہذا میں ہمیشہ سجدہ

کرتا رہوں گا۔ (صحیح بخاری باب القراۃ فی العشاء) حضرت ابوھریرۃ مہینہ میں تین روزے پابندی سے رکھتے۔ اشراق کی نماز پڑھتے۔ اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ اور کہتے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہی وصیت کی ہے۔ (بخاری شریف باب صلوٰۃ الضحیٰ فی الحضر) ایک دن مروان کے گھر ایک تصویر دیکھی تو کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح چیزیں بنائے۔ وہ ایک چیونٹی یا ایک دانہ جو ہی بنا کر دکھائے۔ (مسلم شریف کتاب اللباس) ایک دن بحرین کے گورنر کو دیکھا وہ اپنا تہبند لٹکائے چلا آرہا تھا تو کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جو اپنا تہبند لٹکا کر اتراتا ہوا چلے۔ (مسلم شریف کتاب اللباس) حضرت ابوھریرۃ کی والدہ مشرکہ تھی اور یہ انہیں دعوت اسلام دیا کرتے تھے ایک دن حسب معمول دعوت دی تو والدہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کچھ نازیبا الفاظ کہے۔ جن کو سن کر رنجیدہ ہوا اور روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور اپنی والدہ کی ہدایت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا **اللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ** یا اللہ ابوھریرۃ کی ماں کو ہدایت دے دعا سن کر بہت خوش ہوتے گھر گئے تو دیکھا دروازہ بند ہے اور پانی گرنے کی آواز آرہی ہے۔ والدہ غسل کر رہی تھی۔ فارغ ہو کر انہوں نے دروازہ کھولا اور کہنے لگی **اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ** کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگئی۔ حضرت ابوھریرۃ خوشی میں روتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی ہے۔ میری ماں مسلمان ہوگئی ہے۔ (مسلم شریف باب فضائل ابی ھریرۃ)

حضرت ابو ھریرۃؓ کو احادیث حفظ کرنے کا بہت شوق تھا۔ بقول ان کے سوائے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے کوئی صحابیؓ ان سے زیادہ حدیث کا علم نہیں رکھتا تھا۔ ایک دن کہنے لگے لوگ کہتے ہیں۔ **اِنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یُکْثِرُ الْحَدِیْث** کہ ابو ھریرہؓ بہت حدیثیں بیان کرتا ہے۔ **مَا لِلْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ لَایُحَدِّثُوْنَ مِثْلَ اَحَادِیْثِہٖ** مہاجر اور انصار اس کی طرح کیوں احادیث بیان نہیں کرتے۔ بات یہ ہے۔ **اِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ کَانَ یَشْغَلُھُمُ الصَّفْقُ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ کَانَ یَشْغَلُھُمْ عَمَلُ اَمْوَالِھِمْ** کہ میرے مہاجر بھائی بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہتے اور میرے انصار بھائی اپنی کھیتی باڑی میں مشغول رہتے۔ اور میں ایک مسکین آدمی تھا۔ پیٹ بھر لینے کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہی حاضر رہتا۔ جب یہ سب حضرات غائب ہوتے تو میں موجود ہوتا۔ اور جن حدیثوں کو یہ بھول جاتے میں انہیں یاد رکھتا۔ ایک دن **قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا لَنْ یَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ ثَوْبَہٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ ھٰذِہٖ ثُمَّ یَجْمَعُہٗ اِلٰی صَدْرِہٖ فَلَا یَنْسٰی مِنْ مَقَالَتِیْ شَیْئًا اَبَدًا۔** نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے کپڑے کو میری اس تقریر کے ختم ہونے تک بچھائے رکھے پھر اسے سینے سے لگائے تو وہ میری احادیث کو کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی کملی کو پھیلا دیا حالانکہ میرے بدن پر اس کے سوا اور کپڑا نہیں تھا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تقریر ختم کی تو میں نے وہ چادر اپنے سینے سے لگائی۔ **فَوَالَّذِیْ بَعَثَہٗ بِالْحَقِّ مَانَسِیْتُ مِنْ مَقَالَتِہٖ تِلْکَ اِلٰی یَوْمِیْ ھٰذَا۔** پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث کیا ہے۔ میں آج تک آپ کے اس ارشاد کی بدولت کوئی حدیث نہیں بھولا۔

پارہ نمبر ۱

بَابُ اُمُوْرِ الْاِیْمَانِ.....ایمان کے کاموں کا بیان

(۱) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسِتُّوْنَ شُعْبَۃً وَّ الْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں ہیں اور حیا (شرم) بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

(۲) بَابُ حُبُّ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِیْمَانِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی بھی ایمان دار نہیں ہوگا جب تک میں اس کے والد اور اولاد سے بھی زیادہ اس کا محبوب نہ بن جاؤں۔

(۳) بَابُ مَنْ قَالَ اِنَّ الْاِیْمَانَ ھُوَ الْعَمَلُ

اس شخص کے قول کی تصدیق جس نے کہا ایمان عمل کا نام ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ

الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ اِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا۔ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ کہا گیا اس کے بعد کون سا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ کہا گیا پھر کونسا۔ آپ نے فرمایا حج مبرور (ایسا حج جس میں ریا نہ ہو)

(۴) بَابُ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ

منافق کی نشانیاں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں۔ جب بات کرے جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے خلاف کرے۔ جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

(۵) بَابُ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْاِيْمَانِ

لیلۃ القدر کا قیام ایمان ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جو شخص لیلۃ القدر کا قیام ایمان اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کرے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(۶) بَابُ اَلْجِهَادُ مِنَ الْاِيْمَانِ

جہاد بھی ایمان میں داخل ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وَسَلَّمَ قَالَ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ الْاِيْمَانُ بِيْ اَوْ تَصْدِيْقُ بِرُسُلِيْ اَنْ اَرْجِعَهُ بِمَا قَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَاقَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلُ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے) نکلا اللہ اس کا ضامن ہو گیا (اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ) اس کو میری ذات پر یقین اور میرے نبیوں کی تصدیق نے (گھر) سے نکالا۔ (میں اس بات کا ضامن ہوں) کہ یا تو اس کو واپس کر دوں ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ یا (شہید ہونے کے بعد) اس کو جنت میں داخل کر دوں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ سمجھتا تو کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر مارا جاؤں۔

(۷) بَابُ تَطَوُّعِ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْاِيْمَانِ

رمضان شریف کی راتوں کا قیام بھی ایمان میں شامل ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان کی راتوں کو ایمان اور ثواب کی نیت سے عبادت کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

(۸) بَابُ صَوْمِ رَمَضَانَ اِحْتِسَابًا مِنَ الْاِیْمَانِ

خاص نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا جزو ہیں۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے ایمان اور خاص نیت کے ساتھ رکھے تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(۹) بَابُ اَلدِّیْنُ یُسْرٌ

دین آسان ہے۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلاَّ غَلَبَہٗ فَسَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا وَ اَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَۃِ وَ الرَّوْحَۃِ وَشَیْءٍ مِّنَ الدُّلْجَۃِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا (مطلب یہ کہ اس کی سختی نہ چل سکے گی) پس اپنے عمل میں پختگی اختیار کرو اور جہاں تک ممکن ہو میانہ روی کرو اور خوش ہو جاؤ۔ اور صبح شام اور کچھ حصہ رات (عبادت) سے مدد حاصل کرو۔

(۱۰) بَابُ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

آدمی کے اسلام کی خوبی۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب اپنے اسلام کو عمدہ بنالے تو اس کے ہر نیک کام کے بدلے میں اس کو دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں ملتی ہیں۔ اور ہر برا کام جو وہ کرتا ہے تو وہ اتنا ہی لکھا جاتا ہے (جتنا کہ اس نے کیا ہے)

(۱۱) بَابُ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ مِنَ الْاِيْمَانِ

جنازے کے ساتھ جانا ایمان میں داخل ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر واپس ہوگا۔ ہر قیراط اتنا بڑا ہوگا جتنا احد پہاڑ اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ آئے

تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔

(۱۲) بَابُ سُؤَالِ جِبْرِیْلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت جبرائیل کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَارِزًا یَوْمًا لِلنَّاسِ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ مَاالْاِیْمَانُ قَالَ الْاِیْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ بِلِقَآئِہٖ وَ بِرُسُلِہٖ وَ تُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکَ بِہٖ وَ تُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَ تُؤَدِّیَ الزَّکٰوۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ قَالَ مَتَی السَّاعَۃُ قَالَ مَاالْمَسْئُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُکَ عَنْ اَشْرَاطِھَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَۃُ رَبَّھَا وَ اِذَا تَطَاوَلَ رُعَاۃُ الْاِبِلِ الْبُھْمِ فِی الْبُنْیَانِ فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ تَلَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ الْاٰیَۃَ ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْہُ فَلَمْ یَرَوْا شَیْئًا فَقَالَ ھٰذَا جِبْرَئِیْلُ جَآءَ یُعَلِّمُ النَّاسَ دِیْنَھُمْ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پاک کے وجود اور اس کی وحدانیت پر ایمان لاؤ۔ اس کے فرشتوں پر اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے برحق ہونے پر اور اس کے رسولوں کے برحق ہونے پر اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر ایمان لاؤ۔ پھر اس نے پوچھا کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم خالص اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ

بناؤ اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو پھر اس نے پوچھا احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر یہ درجہ حاصل نہ ہو تو پھر یہ سمجھو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے پھر اس نے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا مسئول سائل سے زیادہ نہیں جانتا (ہاں البتہ) میں اس کی نشانیاں بتلا سکتا ہوں کہ جب لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ اور جب سیاہ اونٹوں کو چرانے والے مکانات کی تعمیر میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ (یاد رکھو) قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں ہے جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے کہ وہ کب ہوگی (آخر آیت تک) پھر وہ پوچھنے والا پیٹھ پھیر کر جانے لگا آپ نے فرمایا اسے واپس لاؤ مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ آپ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔

(۳۰) بَابُ مَنْ سُئِلَ عِلْماً وَهُوَ مُشْتَغِلٌ فِي حَدِيثِهِ فَأَتَمَّ الْحَدِيثَ

جس سے کوئی علم کی بات پوچھی جائے اور وہ اپنی باتوں میں مصروف ہو تو پہلے وہ اپنی بات پوری کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَآءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَاقَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَمْ يَسْمَعْ حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ أَيْنَ أُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ فَقَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا

قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ اپنی گفتگو میں مصروف رہے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ آپ نے دیہاتی کی بات سنی لیکن پسند نہیں کی اور بعض کہنے لگے کہ آپ نے اس کی بات سنی ہی نہیں جب آپ اپنی باتیں پوری کر چکے تو روای کہتا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یوں فرمایا وہ قیامت کے بارے میں پوچھنے والا کہاں گیا۔ اس نے کہا جناب میں موجود ہوں آپ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت قائم ہونے کا انتظار کر۔ اس نے کہا امانت ضائع ہونے کا کیا مطلب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب حکومت کے کام نااہل لوگوں کو سونپ دیئے جائیں۔ تو قیامت کا انتظار کر۔

(۱۳) بَابُ مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ

جو شخص فتوٰی کا جواب ہاتھ یا سر کے اشارہ سے دے۔

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْهَرْجُ فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب) علم اٹھا لیا جائے گا جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے۔ اور هرج بڑھ جائے گا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هرج سے کیا مراد ہے؟ آپ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر فرمایا اس طرح گویا آپ نے اس سے قتل مراد لیا۔

(۱۵) بَابُ الحِرْصِ عَلَى الحَدِيْثِ

علم حدیث حاصل کرنے کی حرص کے بارہ میں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ. اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ القِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْ لَاَ يَسْاَلُنِيْ عَنْ هٰذَا الحَدِيْثِ اَحَدٌ اَوَّلَ مِنْكَ لِمَارَاَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الحَدِيْثِ اَسْعَدُالنَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ القِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهِ اَوْ نَفْسِهِ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ سعادت کسے ملے گی۔ آپ نے فرمایا۔ اے ابو ھریرہ مجھے یقین تھا کہ تم سے پہلے کوئی اس بارہ میں مجھ سے سوال نہیں کرے گا کیونکہ میں نے حدیث کے متعلق تمہاری حرص دیکھ لی تھی۔ (سنو)۔ قیامت کو سب زیادہ فیض یاب میری شفاعت سے وہ شخص ہوگا جو سچے دل سے لاالٰہ الا اللہ کہے گا۔ (دل سے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ شرک سے بچے)

(۱۶) بَابُ اِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنے والے کے گناہ کے بارہ میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ رَاٰنِيْ فِي المَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطٰنَ لَايَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر تم نام رکھو۔ مگر میری کنیت اختیار نہ کرو اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا تلاش کرے۔

(۱۷) بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

علم کو لکھنے کے بارہ میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلاً مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ فَأُخْبِرَ بِذَالِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ (قَالَ مُحَمَّدٌ وَاجْعَلُوهُ عَلَى الشَّكِّ كَذَا قَالَ أَبُونُعَيْمٍ الْقَتْلَ أَوِالْفِيلَ وَغَيْرُهُ يَقُولُ الْفِيلَ) وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنُونَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ إِلَّا الْإِذْخِرَ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خزاعہ کے کسی شخص نے ہولیث کے کسی آدمی کو اپنے کسی مقتول کے بدلے قتل کر دیا۔ یہ فتح مکہ والے سال کی بات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی۔ آپ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے قتل یا ہاتھی کو روک لیا۔ (امام بخاری فرماتے ہیں اس لفظ کو شک کے ساتھ سمجھو۔ ایسا ہی ابو نعیم وغیرہ نے القتل اور الفیل کہا ہے) ان کے علاوہ دوسرے لوگ الفیل کہتے ہیں۔ اور اللہ نے ان پر اپنے رسول ﷺ اور مسلمانوں کو غالب کر دیا ہے۔ سمجھ لو کہ مکہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوا۔ نہ مجھ سے پہلے اور نہ میرے بعد کسی کے لئے ہو گا۔ اور میرے لئے بھی صرف دن کے تھوڑے سے حصے کے لئے حلال کر دیا گیا تھا۔ خبردار۔ وہ اس وقت حرام ہے۔ نہ اس کا کوئی کانٹا توڑا جائے۔ نہ اس کے درخت کاٹے جائیں۔ اور نہ اس کی گری پڑی چیزیں اٹھائی جائیں مگر وہ شخص جو اس کے مالک تک پہنچانے کا ارادہ کرے۔ اگر کوئی شخص مارا جائے تو اس کے عزیزوں کو اختیار ہے دو باتوں کا۔ یا دیت لے لیں یا قصاص۔ اتنے میں ایک یمنی آدمی (ابو شاہ نامی) آیا اور کہنے لگا کہ یہ مسائل میرے لئے لکھوا دیجئے آپ نے فرمایا ابو فلاں کے لئے یہ مسائل لکھ دو۔ ایک قریشی شخص نے کہا یا رسول اللہ مگر اذخر (مطلب کہ اذخر کاٹنے کی اجازت دے دیجئے) کیونکہ اسے ہم گھروں کی چھتوں پر ڈالتے ہیں اور اپنی قبروں پر بھی ڈالتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اذخر کاٹنے کی اجازت ہے۔

(۱۸) بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ

علم کو محفوظ رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا اٰيَتَانِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَاحَدَّثْتُ حَدِيْثًا ثُمَّ يَتْلُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ

يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰى إِلٰى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِهِ وَ يَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَ يَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت حدیثیں بیان کرتا ہے اور اگر قرآن میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔ اور پھر یہ آیت پڑھی کہ جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی دلیلوں اور آیتوں کو چھپاتے ہیں (آخر آیت رحیم تک) واقعہ یہ ہے کہ ہمارے مہاجرین بھائی بازار کی خرید و فروخت میں لگے رہتے اور انصار بھائی اپنی جائیدادوں میں مشغول رہتے اور ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چمٹا رہتا۔ اور ان مجلسوں میں حاضر رہتا جن میں دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ باتیں محفوظ رکھتا جو دوسرے محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے۔

(۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ قَالَ اُبْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے بہت باتیں سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ۔ میں نے اپنی چادر پھیلائی۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے چلو بنائی۔ (اور میری چادر میں ڈال دی) فرمایا چادر کو لپیٹ لو۔ میں نے چادر کو اپنے بدن پر لپیٹ لیا۔ پھر اس کے بعد میں کوئی چیز نہیں بھولا۔

(۴۰) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ فَاَمَّا اَحَدُ هُمَا فَبَثَثْتُهٗ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ اَلْبُلْعُوْمُ مَجْرَى الطَّعَامِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو برتن یاد کر لئے ہیں۔ ایک کو تو میں نے پھیلا دیا ہے۔ اور دوسرا برتن اگر میں پھیلاؤں تو میرا یہ نرخرا کاٹ دیا جائے۔ امام بخاری نے فرمایا بلعوم سے مراد وہ نرخرا جس سے کھانا اترتا ہے۔

(۴۱) بَابٌ لَاتُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

بغیر پانی کے نماز قبول نہیں ہوتی۔

سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَ مَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْضُرَاطٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص حدث کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ جب تک وہ دوبارہ وضو نہ کرے۔ حضر موت کے ایک شخص نے پوچھا ابوہریرہؓ حدث ہوتا کیا ہے۔ آپ نے فرمایا فساء یا ضراط۔ (فساء اس ہوا کو کہتے ہیں جو آہستہ سے آدمی کے پاخانہ کی جگہ سے نکلے اور ضراط وہ ہوا ہے جو آواز سے نکلے)۔

(۴۲) بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

وضو کی فضیلت کے بارہ میں۔

عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَقِيْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ

فَتَوَضَّأَ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ۔

نعیم مجمر کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ مسجد کی چھت پر چڑھا تو آپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میری امت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں بلائے جائیں گے۔ جو شخص تم میں سے اپنی چمک بڑھانا چاہتا ہے وہ بڑھائے۔ (مطلب یہ ہے کہ ہاتھوں کو مونڈھوں تک اور پاؤں کو گھٹنوں تک دھوئے)۔

(۴۳) بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

پتھروں سے استنجاء کرنے کے بارہ میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا أَوْ نَحْوَهُ وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو گیا۔ آپ کی عادت مبارک تھی کہ آپ چلتے وقت ادھر ادھر نہیں دیکھا کرتے تھے میں آپ کے قریب ہوا (مجھے دیکھ کر) آپ نے فرمایا مجھے پتھر تلاش کر دو تاکہ میں ان سے پاکی حاصل کروں۔ یا ایسے ہی کوئی لفظ فرمائے۔ اور فرمایا ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ چنانچہ میں اپنے کپڑے میں پتھر رکھ کر آپ کے پاس لے گیا۔ اور آپ

کے پہلو میں رکھ کر خود ایک جانب ہو گیا۔ جب آپ قضاحاجت سے فارغ ہوئے تو آپ نے ان پتھروں سے استنجا کیا۔

(۲۴) بَابُ الْاِسْتِنْثَارِ فِی الْوُضُوْءِ

وضو میں ناک جھاڑنا۔

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ اَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو اِدْرِیْسَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّه قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْیَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا انہیں یونس نے زہری کے واسطے سے خبر دی کہا انہیں ابو ادریس نے بتایا۔ انہوں نے ابو ھریرہؓ سے سنا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص وضو کرے اسے چاہیے کہ ناک صاف کرے اور جو شخص استنجا کرے پتھر سے اسے چاہیے کہ طاق عدد سے کرے۔

(۲۵) بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا

طاق عدد پتھروں سے استنجا کرنا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ فِیْ اَنْفِهٖ مَآءً ثُمَّ لِیَنْثُرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْیُوْتِرْ وَاِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْیَغْسِلْ یَدَهٗ قَبْلَ اَنْ یُّدْخِلَهَا فِیْ وُضُوْءِهٖ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی ناک میں پانی ڈالے اور پھر اسے صاف کرے۔ اور جو شخص پتھروں سے استنجا کرے اسے چاہیے کہ طاق عدد سے

کرے اور جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اسے دھو لے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

(۲۶) بَابُ غَسْلِ الْاَعْقَابِ

ایڑھیوں کے دھونے کے بارہ میں۔

سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَاِنَّ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے پاس سے گزرے اس حال میں کہ وہ لوٹے سے وضو کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ اچھی طرح سے وضو کرو۔ کیونکہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خشک) ایڑھیوں کیلئے آگ کا عذاب ہے۔

(۲۷) بَابُ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ

جب کتا برتن میں پی لے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کتا برتن میں سے کچھ پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھولو۔

(۲۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰى كَلْبًا يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَاَخَذَ الرَّجُلُ خُفَّهٗ فَجَعَلَ يَغْرِفُ لَهٗ بِهٖ حَتّٰى اَرْوَاهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص

نے ایک کتے کو دیکھا جو پیاس کی وجہ سے گیلی مٹی کھا رہا تھا تو اس شخص نے اپنا موزہ لے کر اس سے پانی بھر کر اس کو پلایا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دیا۔ اللہ نے اس شخص کے اس کام کی قدر کی اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔

(۲۹) بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوْءَ اِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ

پیشاب اور پاخانہ کی راہ سے کچھ نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ صَلٰوةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ مَالَمْ يُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ اَعْجَمِيٌّ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ الصَّوْتُ يَعْنِي الضَّرْطَةَ

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ اس وقت تک نماز ہی میں رہتا ہے جب تک وہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے۔ تاوقتیکہ وہ حدث نہ کرے۔ ایک عجمی آدمی نے پوچھا کہ اے ابو ھریرہ حدث کیا چیز ہے؟ کہنے لگے کہ وہ ہوا جو پاخانہ کی جگہ سے آواز کے ساتھ نکلے۔

(۳۰) بَابُ صَبِّ الْمَآءِ عَلَى الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں پیشاب پر پانی بہا دینے کے بارہ میں۔

اَنَّ اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِنْ مَآءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَآءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ۔

حضرت ابو ھریرہؓ نے فرمایا کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ تو لوگ

اس پر جھپٹنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ اور اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو بے شک تم نرمی کے لئے بھیجے گئے ہو سختی کے لئے نہیں۔

(۳۱) بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَآءِ

نجاستوں کے بارہ میں جو گھی اور پانی میں گر جائیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر زخم جو اللہ کی راہ میں مسلمان کو لگے وہ قیامت کے دن اسی حالت میں ہوگا جس طرح وہ لگا تھا۔ اس میں سے خون بہتا ہوگا۔ جس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

(۳۲) بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ

ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے کے بارہ میں۔

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ دنیا میں پچھلے زمانے میں آئے ہیں مگر آخرت میں سب سے آگے ہوں گے۔ اور اسی سند سے یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے۔ پھر اس میں غسل کرنے لگے۔

پارہ نمبر ۲

(۳۳) بَابُ إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ يَخْرُجُ

جس شخص کو یاد آئے کہ وہ جنبی ہے تو وہ مسجد سے نکل جائے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَ عُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی تکبیر ہو گئی اور صفیں برابر ہو گئیں۔ لوگ کھڑے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے سے ہماری طرف تشریف لائے۔ جب آپ مصلے پر کھڑے ہو چکے تو یاد آیا کہ وہ جنبی ہیں۔ آپ نے ہمیں کہا کہ اپنی جگہ کھڑے رہنا آپ واپس گئے پس غسل کیا اور پھر ہماری طرف تشریف لائے تو سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے نماز کے لئے تکبیر کہی۔ اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔

(۳۴) بَابُ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخَلْوَةِ۔

باب اس شخص کے بارہ میں جس نے تنہائی میں ننگے ہو کر غسل کیا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوا إِسْرَآئِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَعَ مُوسَى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا

حجرُ ثوبي يا حجرُ حتّٰى نظرت بنوا اسرآئيل الٰى موسٰى وقالوا و اللّٰه ما بموسٰى من باس وّ اخذ ثوبهٗ و طفق بالحجر ضربًا قال ابوهريرة واللّٰه انّهٗ لندبٌ بالحجر ستّةٌ او سبعةٌ ضربًا بالحجر

حضرت ابو ھریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل ننگے ہو کر نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھا کرتے تھے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ وسلم تنہا پردہ میں غسل کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا واللہ موسیٰ کو ہمارے ساتھ غسل کرنے میں یہ چیز مانع ہے کہ ان کے خصیے بڑھے ہوئے ہیں۔ ایک دفعہ موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے اور کپڑوں کو ایک پتھر پر رکھ دیا۔ پس پتھر کپڑوں کو لے بھاگا۔ موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے پیچھے بڑی تیزی سے دوڑے اور کہتے جاتے تھے اے پتھر میرے کپڑے دے۔ اے پتھر میرے کپڑے دے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا دیکھ لیا۔ اور کہنے لگے کہ خدا موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا کپڑا پکڑ لیا اور پتھر کو مارنے لگے۔ ابو ھریرہؓ نے کہا اللہ کی قسم اس پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کی مار کے چھ یا سات نشان باقی ہیں۔

(۳۵) وعن ابي هريرة عن النبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم قال بينا ايّوب عليه السّلام يغتسل عريانًا فخرّ عليه جرادٌ من ذهب فجعل ايّوب يحتثي في ثوبه فناداهُ ربّهٗ يا ايّوب الم اكن اغنيتك عمّا ترى قال بلٰى وعزّتك ولٰكن لا غنى بي عن بركتك

حضرت ابو ھریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ایوب

علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں آپ پر گرنے لگیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام انہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے۔ اتنے میں ان کے رب نے انہیں پکارا کہ اے ایوب! کیا میں نے تمہیں اس چیز سے بے نیاز نہیں کر دیا جس کو تم دیکھ رہے ہو۔ ایوب نے جواب دیا۔ ہاں۔ تیری بزرگی کی قسم۔ لیکن تیری برکت سے میرے لئے بے نیازی کیونکر ممکن ہے۔

(۳۶) بَابُ عَرَقِ الْجُنُبِ وَاَنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

باب جنبی کے پسینے کے متعلق اور مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ وَاَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

حضرت ابوھریرہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کے کسی راستے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہو گئی۔ اس وقت وہ جنابت کی حالت میں تھے۔ کہتے ہیں کہ میں پیچھے رہ کر لوٹ گیا اور غسل کر کے واپس آ گیا۔ آپ نے فرمایا اے ابوھریرہ کہاں چلے گئے تھے۔ کہنے لگے کہ میں جنابت کی حالت میں تھا۔ اس لئے میں نے آپ کے ساتھ بغیر غسل کے بیٹھنا برا سمجھا۔ آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ۔ مومن نجس نہیں ہوتا۔

(۳۷) بَابُ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ۔

جب دونوں ختان آپس میں مل جائیں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَلَسَ

بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

حضرت ابو ھریرۃؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب مرد عورت کے چارزانوں میں بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ جماع کی کوشش کی تو غسل واجب ہو گیا۔

(۳۸) بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

ایک کپڑے کو بدن پر لپیٹ کر نماز پڑھنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟ (مطلب یہ ہے کہ ایک ہی کپڑا جس سے ستر عورت ہو سکے نماز درست ہے)

(۳۹) بَابُ إِذَا صَلَّى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

جب ایک کپڑے میں کوئی نماز پڑھے تو اس کو کندھوں پر ڈالے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ

حضرت ابو ھریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کچھ نہ ہو۔

(۴۰) بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الْقَمِيْصِ وَالسَّرَاوِيْلِ وَالتُّبَّانِ وَالْقَبَاءِ

قمیض، شلوار، جانگیا اور قبا پہن کر نماز پڑھنے کے بیان میں

عن ابی ھریرۃ قال قام رجلٌ الی النبیِّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فسألہ عن الصلوۃ فی الثوبِ الواحد فقال اوکُلُّکم یجدُ ثوبین ثمّ سال رجلٌ عمر فقال اذا وسّع اللّٰہ فاوسعوا جمع رجلٌ علیہ ثیابہ صلّی رجلٌ فی ازارٍ و رداءٍ فی ازارٍ و قمیصٍ فی ازارٍ و قباءٍ فی سراویل و رداءٍ فی سراویل و قمیصٍ فی سراویل و قباءٍ فی تبانٍ و قمیصٍ۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا اور اس نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنے کے بارہ میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہیں؟ پھر (یہی مسئلہ) حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں فراخی دی ہے تو تم بھی فراخت کے ساتھ رہو۔ آدمی کو چاہیے کہ نماز میں اپنے کپڑے اکٹھے کرے۔ کوئی آدمی تہبند اور چادر میں نماز پڑھے۔ کوئی تہبند اور قمیص میں کوئی تہبند اور قبا میں کوئی شلوار اور چادر میں کوئی شلوار اور قمیص میں کوئی شلوار اور قبا میں کوئی جانگیا اور قمیص میں۔

(۲۱) بابُ ما یُستَرُ من العورۃ۔

ستر کو (شرمگاہ) ڈھانپنے کے بیان میں

عن ابی ھریرۃ قال نھی النبیُّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم عن بیعتین عن اللماس والنباذ وان یشتمل الصمّاء وان یحتبی الرجل فی ثوبٍ واحد

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔ یعنی چھونے کی بیع اور دوسری پھینکنے کی بیع سے اور اشتمال صماء سے

سے اور ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنے سے۔

تشریح: عرب میں خرید و فروخت کا ایک طریقہ یہ تھا کہ خریدنے والا اپنی آنکھ بند کر کے کسی چیز پر ہاتھ رکھ دیتا۔ اور دوسرا طریقہ یہ تھا کہ خود بیچنے والا آنکھ بند کر کے کوئی چیز خریدنے والے کی طرف پھینک دیتا۔ پہلی صورت کو لماس اور دوسری کو نباذ کہا جاتا تھا اس میں نقصان کا احتمال تھا اس لئے اسلام نے اسے ناجائز قرار دے دیا۔

اشتمال صماء یہ ہے کہ کپڑے کو لپیٹ لے اور ایک طرف سے اس کو اٹھا کر کندھے پر ڈال لے اس سے شرمگاہ کھل جاتی ہے۔ اس لئے منع فرمایا۔ ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنا یہ ہے کہ دونوں سرین کو زمین سے لگا دے اور دونوں پنڈلیاں کھڑی کر دے۔ اس میں بھی شرمگاہ کھلنے کا احتمال ہے۔ اس لئے بیٹھنا منع ہوا۔

(۴۲) بَابُ لَا يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلٰوةِ۔

نماز میں اپنی دائیں طرف نہیں تھوکنا چاہیے۔

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي حَائِطِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَاةً فَحَتَّهَا ثُمَّ قَالَ إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمْ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِينِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى۔

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار پر تھوک بلغم دیکھا۔ آپ نے اسے کنکری پکڑ کر کھرچ ڈالا۔ اور فرمایا کہ اگر تم نے تھوکنا ہو تو سامنے یا دائیں طرف مت تھوکا کرو۔ البتہ بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوک لیا کرو۔

(۴۳) بَابُ دَفْنِ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ۔

تھوک کو مسجد میں مٹی کے اندر دفن کرے

سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَادَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكًا وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْتَحْتَ قَدَمِهٖ فَيَدْفِنُهَا

حضرت ابو ھریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ جب تک وہ اپنی نماز کی جگہ میں ہوتا ہے خدا تعالیٰ سے سرگوشی کرتا رہتا ہے۔ اور دائیں طرف بھی نہ تھوکے کیونکہ اس طرف فرشتہ ہوتا ہے۔ بلکہ بائیں طرف یا قدم کے نیچے تھوک کر مٹی میں چھپا دے۔

(۴۴) بَابُ عِظَةِ الْاِمَامِ النَّاسَ فِي اِتْمَامِ الصَّلٰوةِ

امام لوگوں کو نماز پوری طرح پڑھنے کے متعلق وعظ کرے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِي

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا یہ خیال ہے کہ میرا منہ نماز میں قبلہ کی طرف ہے۔ خدا کی قسم مجھ پر تمہارا خشوع اور رکوع پوشیدہ نہیں ہے۔ میں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے تمہیں دیکھتا ہوں۔

نوٹ: مہر نبوت آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ آپ اس کے ذریعے پیچھے دیکھ لیا کرتے تھے۔

(۴۵) بَابُ الصَّلٰوۃِ فِی الْبِیْعَۃِ

گرجے میں نماز پڑھنے کے متعلق۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ هِمْ مَسَاجِدَ

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودیوں کو اللہ ہلاک کرے انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد بنا لیا۔

(۴۶) بَابُ نَوْمِ الرِّجَالِ فِی الْمَسْجِدِ۔

مسجد میں مردوں کا سونا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّۃِ مَامِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَآءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَّاِمَّا کِسَآءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْکَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهُ بِیَدِهٖ کَرَاهِیَۃَ اَنْ تُرٰی عَوْرَتُهٗ

حضرت ابو هریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا۔ ان میں کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس چادر ہو۔ یا فقط تہبند ہو یا رات کو اوڑھنے والی چادر جنہیں یہ لوگ اپنی گردنوں سے باندھ لیتے۔ یہ کپڑے کسی کی آدھی پنڈلی تک آتے۔ اور کسی کے ٹخنوں تک۔ یہ حضرات ان کپڑوں کو اس خیال سے کہ کہیں شرمگاہ نہ کھل جائے اپنے ہاتھوں سے سمیٹے رہتے۔

(۴۷) بَابُ الْحَدَثِ فِی الْمَسْجِدِ۔ مسجد میں ہوا خارج کرنا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ صَلّٰی

فِيهِ مَالَمْ يُحْدِثْ تَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک تم اپنے مصلے پر جہاں تم نے نماز پڑھی تھی باوضو بیٹھے رہو تو فرشتے تمہارے لئے دعا کرتے رہتے ہیں کہ یا اللہ اس کو بخش دو۔ یا اللہ اس پر رحم کرو۔

(۳۸) بَابُ كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَالْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَالْقَذَى۔

مسجد میں جھاڑو دینا۔ گندگی اور تنکوں کو چننا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً اَسْوَدَ اَوِمْرَأَةً سَوْدَآءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالُوامَاتَ فَقَالَ اَفَلاَ كُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِي بِهٖ دُلُّوْنِي عَلٰى قَبْرِهٖ اَوْقَالَ عَلٰى قَبْرِهَا فَاَتٰى قَبْرَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی وہ فوت ہو گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت کیا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ تو فوت ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے کیوں نہ خبر دی۔ مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ پھر آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز پڑھی۔

(۳۹) بَابُ الْاَسِيْرِ اَوِالْغَرِيْمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ۔

قیدی یا قرضدار کو مسجد میں باندھنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ وَاَرَدْتُ اَنْ اَرْبِطَهٗ اِلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ

قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ اغْفِرْلِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي قَالَ رَوْحٌ فَرَدَّهُ خَاسِئًا

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے پاس آیا۔ یا اس طرح کی بات آپ نے فرمائی وہ میری نماز میں خلل ڈالنا چاہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ دے دیا اور میں نے سوچا کہ مسجد کے کسی ستون کے ساتھ اسے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آ گئی۔ کہ یا رب مجھے بخش دے اور ایسا ملک عطا کیجئے جو میرے بعد کسی کو حاصل نہ ہو (راوی حدیث) روح نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جن کو ذلیل کر کے دھتکار دیا۔

(٥٠) بَابُ الْاِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ۔

جب کوئی شخص مسلمان ہو تو اس کا غسل کرنا۔

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ ابْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ سوار نجد کی طرف بھیجے۔ یہ لوگ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو پکڑ لائے۔ انہوں نے اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

لائے (اور تیسرے روز) آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ (رہائی کے بعد) وہ مسجد نبوی کے قریب ایک کھجور کے باغ میں گئے اور وہاں غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے سچے رسول ہیں۔

(۵۱) بَابُ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ۔

مسجد میں ہاتھوں سے تشبیک جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلوٰتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ قَدْسَمَّا هَا أَبُوهُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيتُ أَنَا قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَ وَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَ خَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قَصُرَتِ الصَّلوٰةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُوبَكْرٍ و عُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُوالْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلوٰةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُوالْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَاتَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ كَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کے بعد کی دو نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی۔ ابن سیرینؒ نے کہا کہ حضرت

ابو ھریرۃ نے اس کا نام تو لیا تھا لیکن میں بھول گیا۔ حضرت ابو ھریرۃ نے کہا کہ آپ نے ہمیں دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ اس کے بعد ایک لکڑی سے جو مسجد میں رکھی ہوئی تھی آپ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ آپ بہت غصے میں ہیں۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا اور ان کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا۔ اور آپ نے اپنے دائیں رخسار کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے سہارا دیا۔ اور جو لوگ نماز پڑھ کر جلدی نکل جایا کرتے تھے وہ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے۔ لوگ کہنے لگے کیا نماز کم کر دی گئی ہے؟ لوگوں میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی موجود تھے۔ لیکن وہ بھی بات کرنے سے ڈرتے تھے۔ ان ہی میں ایک شخص تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے۔ اسے ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ بھول گئے ہیں؟ یا نماز کم کر دی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا نہ میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم ہوئی ہے۔ پھر آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ ذوالیدین صحیح کہ رہے ہیں؟ حاضرین کہنے لگے جی ہاں۔ پس آپ آگے بڑھے اور جو نماز رہ گئی تھی وہ پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا۔ پھر تکبیر کہی اور سہو کا سجدہ کیا۔ معمول کے مطابق یا اس سے ذرا لمبا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر تکبیر کہی اور دوسرا سجدہ کیا معمول کے مطابق یا اس سے لمبا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ بعض دفعہ لوگوں نے سوال کیا پھر سلام پھیرا؟ تو جواب دیتے کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ عمران بن حصین کہتے تھے کہ پھر سلام پھیرا۔

پارہ نمبر ۳

(۵۲) بَابُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسِ كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا

پانچوں وقت کی نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ

خمسا ماتقول ذالك يبقي من درنه؟ قالوا لايبقي من درنه شيئًا قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحوالله بها الخطايا۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہائے تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اس کے بدن پر میل باقی رہے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہرگز نہیں۔ آپ نے فرمایا یہی حال پانچ وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہوں کو مٹاد یتا ہے۔

(۵۳) باب الابراد بالظهر في شدة الحر۔

سخت گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوة فان شدة الحرمن فيح جهنم واشتكت النار الى ربها فقالت يا رب اكل بعضي بعضا فاذن لها بنفسين نفس في الشتاء ونفس في الصيف وهو اشد ماتجدون من الحروهو اشد ماتجدون من الزمهرير۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب گرمی تیز ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو۔ کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی بھاپ سے ہے دوزخ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ اے میرے رب میرے بعض حصے نے بعض حصہ کو کھالیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی۔ ایک سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں۔ اب سخت گرمی اور سخت سردی جو تم محسوس کرتے ہو وہ اسی وجہ سے ہے۔

(۵۴) بَابُ فضلِ صلوۃِ العَصرِ۔

عصر کی نماز کی فضیلت۔

عَنْ ابی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَتَعَاقَبُوْنَ فِیْکُمْ مَلٰٓئِکَۃٌ بِاللَّیْلِ و مَلٰٓئِکَۃٌ بِالنَّھَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِی صَلٰوۃِ الْفَجْرِ و صَلٰوۃِ الْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْکُمْ فَیَسْاَلُھُمْ رَبُّھُمْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِھِمْ کَیْفَ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ فَیَقُوْلُوْنَ تَرَکْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ وَاَتَیْنَاھُمْ وَھُمْ یُصَلُّوْنَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ رات اور دن میں فرشتوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں۔ اور فجر اور عصر کی نمازوں میں وہ جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر تمہارے پاس رات گزارنے والے فرشتے جب اوپر چڑھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے بندوں کو ان سے بہت زیادہ جانتا ہے۔ میرے بندوں کو تم نے کس حال میں چھوڑا تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے جب ان کو چھوڑا تو وہ (فجر) کی نماز پڑھ رہے تھے۔ اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

(۵۵) بَابُ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوْبِ۔

جس نے عصر کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے پالی تو اس کی نماز ہو گئی۔

عَنْ ابی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَکَ اَحَدُکُمْ سَجْدَۃً مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ وَاِذَا اَدْرَکَ سَجْدَۃً مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر عصر کی نماز کی ایک رکعت بھی کوئی شخص غروب ہونے سے پہلے پالے تو وہ پوری نماز پڑھ لے اسی طرح اگر کوئی شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک رکعت پالے تو وہ پوری نماز پڑھ لے (اس کی نماز ہو جائے گی)

(۵۶) بَابُ ذِكْرِ الْعِشَآءِ وَالْعَتَمَةِ۔

عشا اور عتمہ کا بیان

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ الْعِشَآءُ وَالْفَجْرُ وَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي الْعَتَمَةِ وَالْفَجْرِ

حضرت ابوھریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرکے فرمایا کہ منافقین پر عشاء اور فجر سب نمازوں سے زیادہ بھاری ہیں۔ آپ نے فرمایا کاش کہ وہ جان لیتے کہ عشاء اور فجر کی نماز میں کتنا ثواب ہے۔

(۵۷) بَابُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ۔

صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک نماز پڑھنے کے متعلق۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ صَلٰوتَيْنِ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَعَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ يُفْضِيْ بِفَرْجِهٖ اِلَى السَّمَآءِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دو طرح کی خرید و فروخت اور دو طرح کے لباس اور دو وقتوں کی نمازوں سے منع فرمایا ہے نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ دو لباس اشتمال صماء یعنی ایک کپڑا سے اوپر اس طرح لپیٹ لینا کہ شرمگاہ کھل جائے۔ اور احتباء یعنی ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھنا۔ اور دو طرح کی خرید و فروخت منابذہ اور ملامسہ ہے۔

(۲۸) بَابُ فَضْلِ التَّاذِيْنِ۔

اذان کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ نَفْسِهٖ يَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پاد مارتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ پیٹھ موڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔ جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے لیکن جب تکبیر شروع ہوتی وہ پھر پیٹھ موڑ کر بھاگ گیا۔ جب تکبیر ختم ہوتی ہے تو دوبارہ آ جاتا ہے۔ تاکہ نمازی کے دل میں وسوسے ڈال سکے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر۔ وہ چیزیں یاد کراتا ہے جن کا اسے خیال بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ آدمی کو یہ خیال ہی نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

(۵۹) بَابُ الاِسْتِہَامِ فِی الآذَانِ۔

اذان کے لئے قرعہ ڈالنا۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَافِی النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الاَوَّلِ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ اِلاَّ اَنْ یَسْتَھِمُوْا لَا اسْتَھَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِی التَّھْجِیْرِ لَا اسْتَبَقُوْا اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور نماز پہلی صف میں پڑھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے تو قرعہ ڈالنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ ہوتا۔ البتہ وہ قرعہ اندازی ہی کرتے۔ اور اگر وہ جانتے کہ نماز کے لئے جلدی آنے میں کتنا ثواب ملتا ہے تو وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے۔ اور اگر وہ جانتے کہ عشاء اور صبح کی نماز کا کتنا ثواب ہے تو وہ ضرور ان نمازوں میں حاضر ہوتے خواہ ان کو چوتڑوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔

(۶۰) بَابُ مَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا۔

نماز کا جو حصہ پاؤ اسے پڑھ لو۔ اور جو رہ جائے اس کو جماعت کے بعد پورا کر لو۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمُ الاِقَامَۃَ فَامْشُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃَ وَالْوَقَارَ وَلَا تُسْرِعُوْا فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم تکبیر کی آواز سن لو تو نماز کی طرف چل پڑو۔ سکون اور وقار کو ملحوظ رکھو اور دوڑ کے مت آؤ۔ نماز کو جو حصہ ملے اسے پڑھ لو۔ اور جو نہ مل سکے اسے بعد میں پورا کر لو۔

(۶۱) بَابُ وُجُوْبِ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فرض ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ لِیُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَیُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَیْهِمْ بُیُوْتَهُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ یَجِدُ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کے لئے کہوں کہ اس کے لئے اذان دی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ امامت کروائے اور میں ان لوگوں کی طرف جاؤں (جو نماز باجماعت میں حاضر نہیں ہوتے) اور ان کو ان کے گھروں سمیت جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر یہ لوگ جان لیں کہ انہیں مسجد میں ایک گوشت والی ہڈی یا دو عمدہ کھر مل جائیں گے تو یہ عشاء کی نماز میں ضرور حاضر ہو جائیں۔

(۶۲) بَابُ فَضْلِ صَلٰوۃِ الْجَمَاعَۃِ۔

نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت۔

سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوةِ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ یَخْطُ

خطوۃ الا رفعت بھا درجۃ وحط عنہ بھا خطیئۃ فاذا صلی لم تزل الملائکۃ تصلی علیہ مادام فی مصلاۃ اللھم صل علیہ اللھم ارحمہ ولا یزال احدکم فی صلوۃ ما انتظر الصلوۃ

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا گھر میں یا بازار میں نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ بہتر ہے۔ وہ اس لئے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے۔ اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھ کر اچھی طرح وضو کرتا ہے۔ پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے۔ اور نماز کے سوا اس کا کوئی دوسرا ارادہ نہیں ہوتا۔ تو ہر قدم کے بدلے اس کا درجہ بڑھتا ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلے پر بیٹھا رہتا ہے۔ کہتے ہیں اے اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ اے اللہ اس پر رحم کر۔ اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو تو گویا تم نماز میں ہی مشغول ہو۔

(۲۳) باب فضل صلوۃ الفجر فی جماعۃ۔

فجر کی نماز با جماعت پڑھنے کی فضیلت۔

ان ابا ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تفضل صلوۃ الجمیع صلاۃ احدکم وحدہ بخمس و عشرین جزأ وتجتمع ملائکۃ اللیل وملائکۃ النھار فی صلوۃ الفجر ثم یقول ابوھریرۃ فاقرءوا ان شئتم ان قرآن الفجر کان مشھودا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا اکیلے پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ بہتر ہے اور رات دن کے

فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں۔ پھر ابو ھریرہؓ نے فرمایا کہ اگر تم پڑھنا چاہو تو یہ آیت پڑھو۔ کہ فجر میں قرآن مجید کی تلاوت کے وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

(۲۴) بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيْرِ اِلَى الظُّهْرِ۔

ظہر کی نماز کے لئے سویرے جانے کی فضیلت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَلَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي النِّدَآءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا

حضرت ابو ھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کسی راستے پر چل رہا تھا۔ اس نے کانٹوں دار ٹہنی راستے میں دیکھی۔ اس نے اسے راستے سے دور کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کی قدر کی۔ اور اس کو بخش دیا پھر آپ نے فرمایا شہیدوں کی پانچ قسمیں ہیں۔ طاعون سے مرنے والے۔ پیٹ کی تکلیف سے مرنے والے۔ ڈوب کر مرنے والے اور کسی دیوار کے نیچے دب کر مرنے والے۔ اور اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے والے۔ اور آپ نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں شریک ہونے کا کتنا ثواب ہے تو اس کے سوا کوئی چارہ ہی نہ ہو کہ قرعہ ڈالا جائے۔ (مطلب یہ ہے کہ قرعہ ڈال کر جگہ لی جائے) اور اگر

لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ظہر کی نماز کے لئے سویرے جانے میں کتنا ثواب ہے تو وہ ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں۔ اور اگر یہ جان لیں کہ عشا اور صبح کی نماز (باجماعت پڑھنے کی کتنی فضیلت ہے) تو گھٹنوں اور کہنیوں کے بل گھسٹتے ہوئے مسجد میں آئیں۔

(۱۵) بَابُ فَضْلِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ۔

عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَافِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَ لَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَا يَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدُ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں ہوتی۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ ان کو باجماعت پڑھنا کتنا ثواب ہے تو (اگر وہ نہ بھی چل سکتے) تو گھٹنوں اور کہنیوں کے بل گھسٹ کر مسجد میں آتے۔ میرا تو ارادہ ہوا تھا کہ مؤذن کو کہوں کہ وہ تکبیر کہے اور پھر کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں خود آگ کے شعلے لیکر ان سب کے گھر وں کو جلا دوں جو ابھی تک نماز پڑھنے کے لئے نہیں آئے۔

(۱۶) بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ۔

جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ

يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ إِخْفَاءً حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات قسم کے آدمی جن کو اللہ تعالیٰ اپنے (عرش) کے سایہ میں جگہ دے گا جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ انصاف کرنے والا بادشاہ۔ وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اپنے رب کی عبادت میں صرف کر دی۔ وہ شخص جس کا دل مسجد کی طرف لگا رہتا ہے۔ وہ دو شخص جو اللہ کے لئے باہم محبت کریں۔ ان کے ملنے اور جدا ہونے کی بنیاد محبت الٰہی ہو۔ وہ شخص جس کو کسی خاندانی حسین جمیل عورت نے دعوت گناہ دی تو اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ سے ڈر لگتا ہے۔ (اس کی دعوت گناہ قبول نہیں کی) وہ شخص جس نے پوشیدہ صدقہ دیا یہاں تک کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلا کہ دائیں نے کیا دیا ہے۔ اور وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

(۲۷) بَابُ فَضْلِ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَنْ رَاحَ

مسجد میں صبح شام آنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسجد میں

صبح شام نماز پڑھنے کے لئے آتا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کی مہمانی کا سامان کرے گا۔ وہ صبح شام جب بھی مسجد میں جائے۔

(۶۸) بَابُ اِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ۔

امام سے پہلے سر اٹھانے والے کا گناہ

سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اَوْ اَلَا يَخْشٰى اَحَدُكُمْ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ اَوْيَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میں سے وہ شخص جو (رکوع یا سجدہ میں) امام سے پہلے اپنا سر اٹھالیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح منادے یا اس کی صورت کو گدھے کی صورت جیسی منادے۔

(۶۹) بَابُ اِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَآءَ۔

جب اکیلا نماز پڑھے تو جتنی چاہے لمبی کرے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَاشَآءَ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی پڑھائے کیونکہ جماعت میں ضعیف اور بوڑھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ اور جب اکیلا پڑھے تو جتنی چاہے لمبی

کرے۔

(٧٠) بَابُ إِقَامَةِ الصَّفِّ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ۔

صف برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ وَأَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔ پس اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنالک الحمد کہو۔ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور نماز میں صفیں برابر رکھو کیونکہ نماز کا حسن صفیں برابر رکھنے میں ہے۔

نوٹ: پہلے یہ حکم تھا کہ امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں مگر آپ کے آخری فعل سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں۔

(٧١) بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا۔

سب نمازوں میں امام اور مقتدی کیلئے قرأت کا واجب ہونا۔ (قرأت سے سورت فاتحہ کا پڑھنا مراد ہے)

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ فَقَالَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی کَمَا صَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَیْرَهٗ فَعَلِّمْنِیْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَآئِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوتِكَ کُلِّهَا۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ پھر ایک اور آدمی آیا۔ اس نے نماز پڑھی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا کہ واپس جا اور پھر نماز پڑھ۔ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح نماز پڑھی۔ اور پھر آکر سلام کیا۔ آپ نے پھر فرمایا واپس جا اور دوبارہ نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ آخر اس شخص نے کہا اس ذات کی قسم۔ جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس کے علاوہ اور کوئی اچھا طریقہ نہیں جانتا۔ آپ مجھے نماز سکھا دیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تو نماز کیلئے کھڑا ہو تو پہلے تکبیر کہہ پھر پڑھ جو تجھ کو آسان ہو قرآن سے پھر رکوع کر۔ یہاں تک کہ تو مطمئن ہو جائے۔ پھر سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر یہاں تک کہ تو سجدے میں مطمئن ہو جائے۔ پھر سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا۔ اور اپنی ساری نماز اسی طرح پوری کر۔

نوٹ: فَاقْرَءُ وْ مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ۔ سے مراد سورت فاتحہ ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں سب سے زیادہ آسان یہی سورت ہے۔

(۷۲) بَابُ الْقِرَآءَۃِ فِي الْعِشَآءِ بِالسَّجْدَۃِ

عشاء کی نماز میں سجدہ کی سورت پڑھنا۔

عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاءَ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ قَالَ سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلاَ أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ

ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ تو آپ نے اذا السماء انشقت سورت پڑھی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا یہ سجدہ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اس سورت میں میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سجدہ کیا تھا۔ اس لئے میں بھی ہمیشہ سجدہ کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ آپ سے جا ملوں۔

(۷۳) بَابُ الْقِرَآءَۃِ فِي الْفَجْرِ۔

نماز فجر میں قرآت کرنا۔

إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفٰى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَّمْ تَزِدْ عَلٰى أُمِّ الْقُرْاٰنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ

حضرت عطاء بن ابی رباح نے خبر دی کہ انہوں نے ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہر نماز میں قرآن مجید کی تلاوت کی جائے گی۔ جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قرآن سنایا تھا ہم بھی تمہیں ان میں سنائیں گے۔ اور جن نمازوں میں آپ نے آہستہ قرآت کی ہم بھی ان میں آہستہ ہی قرآت کریں گے۔ اور اگر سورت فاتحہ ہی پڑھو

جب بھی کافی ہے۔ اور اگر زیادہ پڑھ لو تو وہ بہت بہتر ہے۔

(۷۳) بَابُ جَهْرِ الْاِمَامِ بِالتَّامِيْنِ۔

امام کا جہری نمازوں میں اونچی آواز سے آمین کہنا۔

وَ قَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ اَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَ مَنْ وَّرَآءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُنَادِى الْاِمَامَ لَا تُفَوِّتْنِىْ بِاٰمِيْنَ وَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهٗ وَيَحُضُّهُمْ وَ سَمِعْتُ مِنْهُ فِىْ ذَالِكَ خَبَرًا۔

اور عطاء بن ابی رباح نے کہا آمین ایک دعا ہے۔ اور عبداللہ بن زبیرؓ اور ان لوگوں نے جو آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اتنی زور سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔ اور حضرت ابوھریرہؓ امام سے کہا کرتے تھے کہ آمین سے ہمیں محروم نہ رکھنا۔ اور نافع نے کہا کہ ابن عمرؓ آمین کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ اور ان کو رغبت دیتے تھے۔ اور میں نے اس کے متعلق آپ سے ایک حدیث بھی سنی تھی۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَآئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن شہاب نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہتے تھے۔

(۷۵) بَابُ فَضْلِ التَّأمِیْنِ۔

آمین کہنے کی فضیلت

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُکُمْ آمِیْن وَقَالَتِ الْمَلآئِکَۃُ فِی السَّمَآءِ آمِیْن فَوَافَقَتْ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

حضرت ابو ھریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص آمین کہے اور فرشتوں نے بھی اس وقت آسمان پر آمین کہی۔ تو ایک کی آمین دوسرے کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

نوٹ: الحمد شریف کے خاتمہ پر فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ سری نمازوں میں آہستہ اور جہری نمازوں میں اونچی۔ پس جس نمازی کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے گناہ معاف ہو گئے۔

(۷۶) بَابُ اِتْمَامِ التَّکْبِیْرِ فِی الرُّکُوْعِ۔

تکبیر رکوع میں پوری کرنا۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّی بِھِمْ فَیُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ وَ رَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّی لَاَشْبَھُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر ضرور کہتے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو فرماتے کہ میں نماز پڑھنے میں تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہت رکھنے والا ہوں۔

(۷۷) بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ۔

جب سجدہ کرکے کھڑا ہو تو تکبیر کہے۔

إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَالِكَ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر جب رکوع کرتے تب بھی تکبیر کہتے۔ پھر جب سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور کھڑے ہی کھڑے ربنا لک الحمد کہتے۔ پھر جب سجدے کے لئے جھکتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ اسی طرح آپ تمام نماز میں کرتے تھے یہاں تک کہ نماز پوری کر لیتے۔ قعدہ اولیٰ سے اٹھنے پر بھی تکبیر کہتے۔

(۷۸) بَابُ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

ربنا ولک الحمد کہنے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ

لمن حمدہ کہے تو تم اللھم ربنا ولک الحمد کہو۔ کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ موافق ہو گیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(۷۹) بَابُ مَایَقُوْلُ الْاِمَامُ وَ مَنْ خَلْفَهٗ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ۔

امام اور مقتدی رکوع سے سر اٹھاتے وقت کیا کہیں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ يُكَبِّرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

حضرت ابی ھریرۃ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو (بعد میں) ربنا ولک الحمد بھی کہتے۔ اس طرح جب آپ رکوع کرتے اور سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے اور دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے وقت بھی آپ اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

(۸۰) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَاُقَرِّبَنَّ صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَيَدْعُوْا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے قریب کر دوں گا۔ چنانچہ وہ ظہر۔ عشاء اور صبح کی آخری رکعتوں میں سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد قنوت پڑھا کرتے تھے۔ مومنین کے حق میں دعا کرتے اور کفار پر لعنت بھیجتے۔

(۸۰) بَابُ فَضْلِ السُّجُوْدِ۔

سجدہ کی فضیلت کا بیان

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَ هُمَا اَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُوْنَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْأً فَيَتَّبِعْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيْتَ وَ تَبْقٰى هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِيْهَا مُنَافِقُوْهَا فَيَاتِيْهِمُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَاتِيَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَاتِيْهِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوْهُمْ وَ يُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يَجُوْزُ مِنَ الرُّسُلِ بِاُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا الرُّسُلُ وَ كَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَ فِي جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَاَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوْا نَعَمْ فَاِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا اِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِاَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوْبَقُ بِعَمَلِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُوْا حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ اَرَادَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَآئِكَةَ اَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَ يَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ وَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ اَنْ تَاكُلَ اَثَرَ

السُّجُوْدِ فَيَخْرُجُوْنَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ اٰدَمَ تَاكُلُهُ النَّارُ اِلاَّ اَثَرَ
السُّجُوْدِ فَيُخْرَجُوْنَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ
الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيْلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ
مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقٰى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ اٰخِرُ
أَهْلِ النَّارِ دُخُولاً الْجَنَّةِ مُقْبِلاً بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ
اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِي رِيْحُهَا وَ أَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا
فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْتَ اِنْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِكَ اَنْ تَسْئَلَ غَيْرَ ذٰلِكَ
فَيَقُوْلُ لاَ وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللّٰهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيْثَاقٍ فَيَصْرِفُ
اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأٰى بَهْجَتَهَا
سَكَتَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ
الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعُهُوْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ
لاَ تَسْئَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا اَكُوْنُ اَشْقٰى
خَلْقِكَ فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْتَ اِنْ اَعْطَيْتُ ذٰلِكَ اَنْ لاَ تَسْئَالَ غَيْرَهُ
فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا اَسْئَالُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ
وَّمِيْثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ اِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأٰى زَهْرَتَهَا وَمَا
فِيْهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُوْرِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَسْكُتَ فَيَقُوْلُ يَا
رَبِّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيْحَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا
اَغْدَرَكَ اَلَيْسَ قَدْ اَعْطَيْتَ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ اَنْ لَا تَسْئَلَ غَيْرَ الَّذِي
اَعْطَيْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي اَشْقٰى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ لَهُ تَمَنَّ

فَيَتَمَنّٰى حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ زِدْ مِنْ كَذَا وَ كَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى إِذَا انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ.

حضرت سعید بن مسیب اور عطاء بن یزید لیثی کہتے ہیں کہ انھیں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھ سکیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں جب کے اس کے سامنے کوئی بادل نہ ہو۔ شبہ ہوتا ہے۔ لوگوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ پھر آپ نے پوچھا کیا تمہیں سورج دیکھنے میں جب کہ اس کے سامنے کوئی بادل نہ ہو۔ شبہ ہوتا ہے۔ لوگوں نے کہا نہیں یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تم اس طرح اپنے رب کو دیکھو گے؟ لوگ قیامت کے دن جمع کیے جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا جسے کوئی پوجتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے۔ چنانچہ بہت سے لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے۔ بہت سے چاند کے پیچھے اور بہت سے بتوں کے پیچھے ہو چلیں گے۔ یہ امت باقی رہ جائے گی۔ اس میں منافق بھی ہوں گے۔ پس ان کے پاس اللہ تعالیٰ ایک صورت میں آئے گا۔ اور ان سے کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے ہم اپنے رب کے آنے تک یہیں کھڑے رہیں گے۔ جب ہمارا رب آئے گا ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت میں آئے گا جسے وہ پہچان لیں گے۔ کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ بھی کہیں گے۔ بے شک تو ہمارا رب ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انھیں بلائے گا۔ پل صراط جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔ آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے ساتھ اس پر سے گزرنے والا سب سے پہلا رسول ہوں گا۔ اور اس دن انبیاء کے سوا کوئی بات بھی نہیں کر سکے گا۔ اور انبیاء بھی صرف یہ کہیں گے یااللہ مجھے بچالو۔ یااللہ مجھے

محفوظ رکھیو۔ اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کی طرح آنکڑیں ہوں گے۔ سعدان کے کانٹے تو تم نے دیکھے ہوں گے؟ صحابہؓ نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا وہ سعدان کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ مگر ان کے طول و عرض کو اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ یہ آنکس لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق کھینچ لیں گے۔ بہت سے لوگ اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔ بہت سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ پھر ان کی نجات ہو گی۔ جہنمیوں میں سے اللہ تعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا۔ تو ملائکہ کو حکم دے گا کہ جو خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے انھیں باہر نکال لو۔ چنانچہ ان کو وہ باہر نکالیں گے۔ اور ان کو سجدے کے نشان سے پہچان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر سجدہ کے نشان کو جلانا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ سب جہنم سے نکال لیئے جائیں گے۔ تو سجدہ کے نشان کے علاوہ ان کے جسم کے سب حصوں کو وہ جلا چکی ہو گی۔ پھر ان پر آب حیات ڈالا جائے گا جس سے وہ اس طرح ابھر آئیں گے جیسے سیلاب کے کوڑے کرکٹ پر سیلاب کے تھمنے کے بعد قدرتی بیج ابھر آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ لیکن ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا۔ یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری دوزخی ہو گا۔ اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا۔ وہ کہے گا اے میرے رب میرے منہ کو دوزخ کی طرف سے پھیر دے۔ کیونکہ اس کی بدبو مجھے مارے جا رہی ہے۔ اور اس کی چمک مجھے جلائے جا رہی ہے۔ خداوند تعالیٰ پوچھے گا کہ اگر تیری یہ تمنا پوری کر دوں تو تو دوبارہ کوئی سوال تو نہیں کرے گا۔ بندہ کہے گا تیری بزرگی کی قسم۔ میں اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ اور جیسے اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ قول و اقرار کرے گا۔ آخر اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف سے اس کا منہ پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا۔ اور اس کی شادابی نظروں کے سامنے آئے گی تو جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ چپ رہے گا لیکن پھر وہ بول پڑے گا۔

اے اللہ مجھے جنت کے دروازے کے قریب پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا کیا تو نے عہد نہیں کیا تھا کہ اس ایک سوال کے سوا اور سوال نہیں کرے گا۔ وہ کہے گا اے میرے رب مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ رب العزت فرمائے گا کہ پھر کیا ضمانت ہے کہ اگر یہ تیری تمنا پوری کر دی جائے تو دوسرا کوئی سوال نہیں کرے گا۔ وہ کہے گا تیری عزت کی قسم میں اس کے بعد کوئی سوال نہیں کروں گا۔ چنانچہ اپنے رب سے ہر طرح کے عہد و پیمان باندھے گا۔ پھر وہ جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔ دروازہ پر پہنچ کر جب وہ جنت کی تروتازگی اور مسرتوں کو دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے گا وہ چپ رہے گا۔ لیکن وہ پھر بول پڑے گا کہ یا اللہ مجھے جنت کے اندر پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ افسوس اے ابن آدم تو ایسا دغاباز کیوں بن گیا؟ کیا (ابھی تو نے عہد و پیمان) نہیں باندھا تھا؟ کہ جو کچھ مجھے دے دیا گیا ہے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ وہ کہے گا اے رب مجھے اپنی سب سے زیادہ بدنصیب مخلوق نہ بنا۔ اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا اور اسے جنت میں داخلے کی اجازت فرما دے گا۔ پھر فرمائے گا مانگ تیری تمنا کیا ہے۔ وہ اپنی تمنائیں بتائے گا جب اس کی تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا فلاں چیز اور مانگو فلاں چیز اور مانگو۔ اللہ تعالیٰ اسے یاد کرائے گا۔ جب اس کی تمام تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہیں یہ سب کچھ اور اتنی ہی اور دی گئیں۔

پارہ نمبر ۲

(۸۲) بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ۔

نماز کے بعد ذکر کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى

وَ النَّعِيمِ الْمُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَ يَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فَضْلُ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا وَ يَعْتَمِرُونَ وَ يُجَاهِدُونَ وَ يَتَصَدَّقُونَ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِمَا إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ لَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَ كُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَ تَحْمَدُونَ وَ تُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلٰثِيْنَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَ ثَلٰثِيْنَ وَ نَحْمَدُ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ نُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَ ثَلَاثِيْنَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثُوْنَ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غریب لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ دولتمند لوگ بلند درجات اور ہمیشہ رہنے والی جنت پا حاصل کر چکے۔ جبکہ جس طرح ہم نماز پڑھتے وہ بھی پڑھتے ہیں۔ اور جیسے ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں۔ لیکن مال و دولت کی وجہ سے انہیں ہم پر فوقیت حاصل ہے۔ اس کی وجہ سے وہ حج کرتے ہیں۔ عمرہ کرتے ہیں۔ جہاد کرتے ہیں۔ صدقہ دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسا عمل بتاتا ہوں۔ اگر تم اس کی پابندی کرو گے تو تم اپنے سے آگے بڑھنے والے لوگوں کو پا لو گے۔ اور تمہارے مرتبہ تک پھر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور تم سب سے اچھے ہو جاؤ گے۔ سوا ان کے جو یہ عمل شروع کر دیں ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔ پھر ہم میں اختلاف ہو گیا کسی نے کہا کہ ہم تسبیح تینتیس مرتبہ تحمید تینتیس مرتبہ اور تکبیر چونتیس مرتبہ کہیں گے میں نے اس پر آپ سے دوبارہ معلوم کیا تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ الحمد للہ

اور اللہ اکبر کہوتا کہ ہر ایک ان میں سے تینتیس مرتبہ ہو جائے۔

(۸۳) بَابُ فَضْلِ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کی نماز کو جانے کی فضیلت

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَّ مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَّ مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا اَقْرَنَ وَ مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَّ مَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلآئِکَةُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کرکے نماز پڑھنے جائے تو گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی۔ اگر دوسرے نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک گائے کی قربانی دی۔ اور جو تیسرے نمبر پر گیا تو گویا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی دی اور جو چوتھے نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک مرغی کی قربانی دی اور جو پانچویں نمبر پر گیا تو گویا اس نے ایک انڈے کی قربانی دی۔ (پھر) جب امام خطبہ دینے کے لئے نکلتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

نوٹ: اس حدیث میں مرغ اور انڈے کی قربانی کا جو ذکر ہے۔ یہاں مجازاً قربانی مراد ہے۔ جو تقرب الی اللہ کے معنی میں ہے یعنی اجر و ثواب۔

(۸۴) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَیْنَمَا هُوَ یَخْطُبُ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِمَ تَحْتَبِسُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هُوَ اِلاَّ اَنْ سَمِعْتُ النِّدَاءَ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاحَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ.

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ لوگ نماز میں آنے کے لئے کیوں دیر کرتے ہیں۔ (اول وقت کیوں نہیں آتے) آنے والے آدمی نے کہا کہ دیر صرف اتنی ہوئی کہ اذان سنتے ہی میں نے وضو کیا۔ (اور پھر حاضر ہو گیا) آپ نے فرمایا کیا آپ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا کہ جب کوئی جمعہ کے لئے جائے تو وہ غسل کرے۔

نوٹ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آدمی کے جواب سے سمجھ گئے کہ یہ بغیر غسل کے جمعہ کے لئے آگئے ہیں۔ تبھی غسل جمعہ کی اہمیت بیان کر دی۔

(۸۵) بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مسواک کرنا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ عَلَى النَّاسِ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت یا لوگوں کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز کے لئے ان کو مسواک کا حکم دے دیتا۔

(۸۶) بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے دن نماز فجر میں کون سی سورت پڑھی جائے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورت سجدہ اور سورت دھر پڑھا کرتے تھے۔

(۸۷) بَابُ۔ اَلْغُسْلُ عَلٰى مَنْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ۔

غسل اس پر واجب ہے۔ جس پر جمعہ واجب ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ اَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر سات دن میں ایک دن (جمعہ کو) غسل کرے۔

(۸۸) بَابُ الْمَشْيِ اِلَى الْجُمُعَةِ۔ جمعہ کی نماز کے لئے چلنے کا بیان۔

اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا جب نماز کے لئے تکبیر کہی جائے تو دوڑ کر مت آؤ بلکہ پورے سکون سے آؤ (معمول کی چال کے مطابق) پھر جو حصہ نماز کا امام کے ساتھ پاؤ اسے

پڑھ لو۔ اور جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو۔

(۸۹) بَابُ الاستماعِ إلَى الخُطبَةِ۔ کان لگا کر خطبہ سننا

عَن أبِي هُرَيرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ إذَا كَانَ يَومُ الجُمُعَةِ وَقَفَتِ المَلَائِكَةُ عَلَى بَابِ المَسجِدِ يَكتُبُونَ الأَوَّلَ فَالأَوَّلَ وَمَثَلُ المُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهدِي بَدَنَةً ثُمَّ كَالَّذِي يُهدِي بَقَرَةً ثُمَّ كَبشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيضَةً فَإذَا خَرَجَ الإمَامُ طَوَوا صُحُفَهُم وَيَستَمِعُونَ الذِّكرَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور آنے والوں کے نام ترتیب سے لکھتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والے کو اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو گائے کی قربانی کا پھر مینڈھے کی قربانی کا پھر مرغی کا پھر انڈے کا۔ (پھر) امام جب خطبہ دینے کے لئے باہر نکلتا ہے تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

(۹۰) بَابُ الانصَاتِ يَومَ الجُمُعَةِ وَالإمَامُ يَخطُبُ۔

جمعہ کے دن خطبہ کے وقت چپ رہنا

أنَّ أبَا هُرَيرَةَ أخبَرَهُ أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ إذَا قُلتَ لِصَاحِبِكَ يَومَ الجُمُعَةِ أنصِت وَالإمَامُ يَخطُبُ فَقَد لَغَوتَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے قریب بیٹھے ہوئے آدمی سے کہے کہ چپ رہ،

تو تو نے ایک اخو حرکت کی۔

(۹۱) بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے دن وہ گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَايُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان بندہ نماز پڑھ رہا ہو۔ وہ جس چیز کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا تو اللہ تعالیٰ اسے وہ ضرور دے دیتا ہے۔ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ وہ گھڑی بہت تھوڑی سی ہے۔

(۹۲) بَابُ مَا قِيلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْآيَاتِ

زلزلے اور قیامت کی نشانیوں کے بارہ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَ تَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دین کا علم نہ اٹھ جائے گا اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو جائے گی اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزرے گا۔ فتنے فساد پھوٹ پڑیں گے اور

ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ اور ہرج سے مراد قتل ہے۔ مسلسل قتل تمہارے درمیان مال و دولت کی اتنی کثرت ہو گی کہ وہ عام ہو جائے گا۔

(۹۳) باب في كم تقصر الصلوة.

نماز کتنی مسافت میں قصر کرنی چاہیے۔

عَنْ ابي هريرة رضي الله عنه قال قال النبيُّ صلى الله عليه وسلّم لا يحلُّ لا مرأة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تسافر مسيرة يوم وليلة ليس معها حرمة

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتی ہو۔ جائز نہیں ہے کہ وہ بغیر کسی ذی محرم کے ایک دن رات کا سفر کرے۔

پارہ نمبر ۵

(۹۴) باب عقد الشيطان على قافية الرأس.

شیطان کا گدی پر گرہ لگانا۔

عَنْ ابي هريرة رضي الله تعالى عنه انّ رسول الله صلى الله عليه وسلّم قال يعقد الشيطانُ على قافية رأس احدكم اذا هو نام ثلث عقد يضرب عند كلّ عقدة عليك ليلٌ طويلٌ فارقُد فإن استيقظ فذكر الله انحلّت عقدةٌ فان توضا انحلّت عقدة فان صلى انحلّت عقدةٌ فاصبح نشيطا طيب النّفس والا اصبح خبيث النّفس كسلان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات کو سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ سو جا۔ ابھی رات بہت باقی ہے۔ پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کی یاد کرنے لگا۔ تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اور صبح کے وقت آدمی خوش باش رہتا ہے۔ ورنہ بدباطن اور سست رہتا ہے۔

(۹۵) بابُ الدُّعآءِ والصَّلٰوۃِ من اٰخرِ اللَّیل۔

رات کے آخر میں نماز اور دعا کا بیان

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہُ انّ رسول اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم قال یَنزِلُ رَبُّنا تبارکَ و تعالٰی کُلَّ لیلۃٍ الی السّمآءِ الدُّنیا حتّٰی یبقٰی ثُلُثُ اللَّیلِ الاٰخِرِ یقولُ من یَدعُونی فَاَستَجِیبَ لہٗ من یسئلُنی فَاُعطِیَہٗ من یَستَغفِرُنی فَاَغفِرَ لہٗ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا پروردگار بلند برکت والا ہر رات آخری تہائی حصہ میں آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا میں اس کو عطا کروں ہے کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا میں اس کو بخش دوں۔

(۹۶) بابُ فضلِ الطُّھورِ باللَّیلِ والنَّھار۔

رات دن با وضو رہنے کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہُ انّ النّبیّ صلّی اللّٰہُ علیہ وسلّم قال لبلالٍ عند صلٰوۃِ الفجرِ یا بلالُ حدِّثنی بارجی

عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّی سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ قَالَ مَاعَمِلْتُ عَمَلاً اَرْجٰی عِنْدِی اَنِّی لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِی سَاعَةِ لَیْلٍ اَوْنَهَارٍ اِلَّاصَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِی اَنْ اُصَلِّیَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ سے فجر کی نماز کے وقت پوچھا کہ اے بلالؓ مجھے اپنا سب سے زیادہ امید والا عمل بتاؤ جو تو نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے۔ کیونکہ میں نے اپنے آگے جنت میں تمہارے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔ بلالؓ نے عرض کیا میں نے تو اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید والا کوئی عمل نہیں کیا۔ کہ جب بھی میں نے رات کو یا دن کو کسی وقت بھی وضو کیا تو میں نے اس وضو کی نماز پڑھی جو میرے لئے مقدر تھی۔ (مطلب یہ کہ میں تحیۃ الوضوا دا کرتا ہوں)۔

(۹۷) بَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰی فِی الْحَضَرِ

حضر میں چاشت کی نماز پڑھنا۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِی خَلِیْلِی بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ حَتّٰی اَمُوْتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلٰوةِ الضُّحٰی وَنَوْمٍ عَلٰی وِتْرٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے دوست نے وصیت کی کہ تین چیزوں کو موت تک نہ چھوڑوں۔ ہر مہینے (ایام بیض ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ تاریخ) کے تین روزے رکھنا چاشت کی نماز پڑھنا۔ وتر پڑھ کر سونا۔

(۹۸) بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوةِ فِی مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ

مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز کی فضیلت۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ قَالَ لاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلاَّ اِلٰی ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین مسجدوں کے سوا کسی کے لئے کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) ایک مسجد حرام دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد اور تیسری مسجد اقصیٰ۔

(۹۹) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِیْمَا سِوَاهُ اِلاَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد میں نماز پڑھنے سے ہزار درجہ افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔

(۱۰۰) بَابُ فَضْلِ مَابَیْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ۔

آپ کے منبر اور قبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْه وَسَلَّمَ قَالَ مَابَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ

ہے۔ اور میرا منبر قیامت کے دن میرے حوض پر ہوگا۔

(۱۰۱) بَابُ اِذَا دَعَتِ الْاُمُّ وَلَدَهَا فِي الصَّلٰوةِ۔

جب ماں اپنے بچے کو نماز میں بلائے۔

قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَتِ امْرَأَةٌ اِبْنَهَا وَهُوَ فِي صَوْمَعَتِهِ قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلٰوتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلٰوتِي قَالَتْ يَا جُرَيْجُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اُمِّي وَصَلٰوتِي قَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا يَمُوتُ جُرَيْجُ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي وَجْهِ الْمَيَامِيسِ وَكَانَتْ تَأْوِي اِلٰى صَوْمَعَتِهِ رَاعِيَةُ تَرْعَى الْغَنَمَ فَوَلَدَتْ فَقِيلَ لَهَا مِمَّنْ هٰذَا الْوَلَدُ قَالَتْ مِنْ جُرَيْجٍ نَزَلَ مِنْ صَوْمَعَتِهِ قَالَ جُرَيْجُ اَيْنَ هٰذِهِ الَّتِي تَزْعَمُ اَنَّ وَلَدَهَا لِي قَالَ يَا بَابُوسُ مَنْ اَبُوكَ قَالَ رَاعِي الْغَنَمِ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عورت نے اپنے بچے کو بلایا اس وقت وہ اپنے عبادت خانے میں تھا۔ ماں نے کہا اے جریج۔ کہنے لگا یا اللہ میری ماں اور میری نماز۔ ماں نے پھر آواز دی اے جریج۔ وہ کہنے لگا یا اللہ میری ماں اور میری نماز۔ (مطلب یہ تھا کہ یا اللہ ایک طرف ماں ہے اور ایک طرف نماز ہے) ماں نے پھر پکارا اے جریج (وہ اب بھی یہی سوچ رہا تھا) کہ یا اللہ میری ماں اور نماز آخر ماں نے تنگ آ کر بد دعا کر دی کہ اے اللہ جریج کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک وہ کسی فاحشہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔ جریج کی عبادت گاہ کے قریب ایک بکریاں چرانے والی آیا کرتی تھی اتفاق سے اس نے بچہ جنا۔ لوگوں نے پوچھا یہ بچہ کس کا ہے۔ کہنے لگی جریج کا وہ ایک دن اپنے عبادت خانے سے نکل کر میرے پاس آیا

تو جریج نے پوچھا وہ عورت کون ہے جس نے مجھ پر تہمت لگائی ہے۔ کہ اس کا بچہ مجھ سے ہے (عورت بچہ کو لے کر آئی) تو جریج نے بچے کو پوچھا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ تو بچے نے جواب دیا کہ بکریاں چرانے والا میرا باپ ہے۔

(۱۰۳) بابُ الخصر فی الصلٰوۃ

نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا کیسا ہے

عن ابی هریرة رضی اللہ تعالٰی عنہ نھی النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم ان یُصلّی الرّجل مُختصرا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے

(۱۰۴) بابُ اذا سلّم فی رکعتین اوفی ثلاث فسجد سجدتین مثل سجود الصّلٰوۃ

دو رکعتیں یا تین رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دے تو نماز کے سجدوں کی طرح دو سجدے کر کے سلام پھیرے

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال صلّی بنا النبیُّ صلّی اللہُ علیہ وسلّم الظّھر اوالعصر فسلّم فقال لہ ذوالیدین الصّلٰوۃُ یا رسول اللہ انقصت فقال النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلّم لا صحابہ احقٌّ ما یقول؟ قالوا نعم فصلّی رکعتین اُخریین ثمّ سجد سجدتین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا تو ذوالیدین کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کیا نماز کی رکعتیں کم ہو گئی ہیں۔ (کیونکہ آپ نے بھول کر دو رکعتوں پر سلام
پھیر دیا تھا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ سے پوچھا یہ سچ کہتے ہیں صحابہؓ نے کہا
جی ہاں اس نے سچ کہا ہے۔ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں اور پڑھائیں پھر دو
سجدے سہو کے کیے۔

(۱۰۴) بَابُ السَّهْوِ فِي الْفَرْضِ وَالتَّطَوُّعِ۔

فرض اور نفل دونوں نمازوں میں سجدہ سہو۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي جَآءَ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى فَاِذَا وَجَدَ ذَالِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنے
کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آ کر اس کی نماز میں شبہ پیدا کر دیتا ہے۔ پھر اسے یہ بھی پتہ
نہیں رہتا کہ کتنی رکعتیں پڑھی۔ تم میں سے جب کسی کو ایسا واقعہ پیش آئے تو وہ بیٹھے
بیٹھے دو سجدے کرے۔

(۱۰۵) بَابُ الْاَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَآئِزِ۔

جنازہ میں شریک ہونے کا حکم

اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَ عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا ہے۔ کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ مریض کی عیادت کرنا۔ جنازے کے ساتھ جانا۔ دعوت قبول کرنا۔ چھینک پر الحمد للہ کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا۔

(۱۰۶) بابُ فضلِ من مَاتَ لهُ ولدٌ فاحتسب۔

فضیلت اس شخص کی جس کی اولاد فوت ہو جائے اور وہ ثواب کی نیت سے صبر کرے۔

عن ابی هُریرۃ رضی اللّٰهُ تعالٰی عنهُ عن النّبی صلّی اللّٰهُ علیه وسلّم قال لا یموتُ لمُسلمٍ ثلاثةٌ من الولد فیلجُ النّارَ الاّ تحلّة القسم قال ابُو عبداللّٰه و ان منکُم الاّ وارِدُها

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے اگر تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا (اگر جائے گا بھی تو صرف) قسم پوری کرنے کے لئے۔ ابو عبداللہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں آیا ہے کہ تم میں سے ہر شخص کو دوزخ کے اوپر سے گزرنا ہوگا۔

(۱۰۷) بابُ السُّرعة بالجنازۃ۔

جنازہ کو جلدی لے چلنا۔

عن ابی هُریرۃ رضی اللّٰهُ تعالٰی عنهُ عن النّبیّ صلّی اللّٰهُ علیه وسلّم قال اسرِعوا بالجنازۃ فان تکُ صالحةً فخیرٌ تقدّمُونها و ان تکُ سوی ذالک فشرٌ تضعُونهُ عن رقابکُم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جنازہ کو جلد چلا کرو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف نزدیک کر رہے

ہو۔ اور اگر اس کے سوا ہے تو وہ ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتارتے ہو۔

(۱۰۸) بَابُ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ۔

جنازہ کی نماز میں صفیں بنانا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعاً

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو نجاشی کی وفات کی خبر سنائی۔ پھر آپ آگے بڑھے اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ پھر آپ نے چار تکبیریں کہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ چار مرتبہ تکبیر کہہ کر جنازہ پڑھایا)

(۱۰۹) بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ۔

جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت۔

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَقَالَ أَكْثَرَ أَبُوهُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ فَرَّطْتُ وَضَيَّعْتُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو جنازہ کے ساتھ گیا۔ اسے ایک قیراط کا ثواب ملے گا۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ ابو ھریرہؓ بہت زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی اس کی تصدیق کی۔ اور فرمایا کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے اس پر ابن عمر نے کہا پھر تو ہم نے بہت سے قیراطوں کا نقصان اٹھایا۔

(۱۱۰) بَابُ مَنِ انْتَظَرَ حَتّٰى تُدْفَنَ۔

جو شخص دفن ہونے تک ٹھہرا رہے۔

اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جنازہ میں شرکت کی کہ نماز پڑھی اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو دفن تک ساتھ رہا اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں فرمایا دو عظیم پہاڑوں کے برابر۔

(۱۱۱) بَابُ مَنْ اَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ اَوْ نَحْوِهَا.

جو شخص ارض مقدس یا اسی طرح کسی دوسری جگہ دفن ہونے کو پسند کرے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَآءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ اِلٰى رَبِّهِ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِي اِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ فَسَاَلَ اللّٰهَ اَنْ يُّدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَیْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِیْقِ عِنْدَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ملک الموت (آدمی کی شکل میں) موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجے گئے۔ جب وہ آئے تو موسیٰ علیہ السلام نے (نہ پہچان کر) انہیں ایک زور سے طمانچہ مار کر ان کی آنکھ پھوڑ دی۔ وہ واپس اپنے رب کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ یااللہ تو نے مجھے ایسے آدمی کی طرف بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی۔ اور فرمایا کہ دوبارہ جاؤ اور ان سے کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں جتنے بال آپ کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے ہر بال کے بدلے ایک سال عمر دی جائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یااللہ پھر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر موت آجائے گی۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا پھر ابھی ہی آجائے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ انہیں ایک پتھر کی مار ارض مقدس کے قریب کر دیا جائے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں ان کی قبر دکھاتا جو سرخ ٹیلے کے پاس راستے کے قریب ہے۔

(۱۱۲) بَابٌ اِذَا اَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ یُصَلّٰی عَلَیْهِ۔

جب بچہ مسلمان ہو جائے اور مر جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟

اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَامِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْیُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِیْمَةُ بَهِیْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جس طرح ایک چوپایہ صحیح سالم بچہ جنتا ہے کیا تم اس کا کوئی عضو کٹا ہوا دیکھتے ہو؟ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خلقت میں کوئی تبدیلی ممکن نہیں۔ یہی دین قیم ہے۔

(۱۱۳) بَابُ مَا جَآءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ۔

اس شخص کے بارہ میں جس نے خودکشی کی۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہے وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا۔ اور جو شخص برچھے یا تیر سے اپنے آپ کو مار لیتا ہے وہ دوزخ میں بھی برچھے یا تیر سے اپنے آپ کو مارتا رہے گا۔

(۱۱۴) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

پارہ نمبر ۶

(۱۱۵) بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ۔

مشرکوں کی نابالغ اولاد کے بارہ میں کیا آیا ہے۔

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِي الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ أَللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی نابالغ اولاد کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔ (مطلب یہ ہے کہ اگر وہ نیک عمل کریں گے تو جنت میں جائیں گے۔ ورنہ جہنم میں)

(۱۱۶) بَابُ وُجُوبِ الزَّكٰوةِ

باب ہے زکوۃ کے فرض ہونے کا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ وَ

تُؤدِی الزَّکٰوۃَ الْمَفْرُوضَۃَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپ مجھے کوئی ایسا کام بتلائیں جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور اس کا کسی کو شریک نہ ٹھہرا فرض نماز قائم کر۔ اور فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ دیہاتی نے کہا اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ان اعمال پر میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔ جب وہ پیٹھ موڑ کر جانے لگا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو جنتی ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

(۱۱۷) اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ کَانَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ کَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ کَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَمَنْ قَالَھَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَہٗ وَ نَفْسَہٗ اِلَّا بِحَقِّہٖ وَ حِسَابُہٗ عَلَی اللّٰہِ فَقَالَ وَاللّٰہِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ فَاِنَّ الزَّکٰوۃَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا کَانُوْا یُؤَدُّوْنَھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِھَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰہِ مَا ھُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ فَعَرَفْتُ اَنَّہُ الْحَقُّ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے کئی قبائل کافر ہو گئے۔ اور (انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے لڑنا چاہا) تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی موجودگی میں کیونکر جنگ کر سکتے ہیں۔ کہ مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہیں دے دیتے۔ اور جو شخص اس کی شہادت دے دے تو اس کا مال و جان محفوظ ہو جائے گا سوائے اس کے حق کے یعنی سوا قصاص کے۔ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہو گا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا اللہ کی قسم میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ (مطلب یہ کہ وہ نماز تو پڑھے مگر زکوٰۃ نہ دے) کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم اگر انہوں نے زکوٰۃ میں ایک بچہ دینے سے بھی انکار کیا جسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں ان سے بھی لڑوں گا حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی قسم یہ بات اس چیز کا نتیجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیا تھا۔ بعد میں میں بھی اس نتیجہ پر پہنچا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے۔

(۱۱۸) بَابُ اِثْمِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے کا گناہ۔

اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَاْتِي الْاِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَاُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَاْتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ اِذَا لَمْ يُعْطِ فِيْهَا حَقَّهَا تَطَاُهُ بِاَظْلَافِهَا وَ تَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَ قَالَ مِنْ

حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَآءِ قَالَ وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ۔

حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹ (قیامت کے دن) اپنے مالکوں کے پاس جنھوں نے ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی ہو گی۔ موٹے تازے ہو کر آئیں گے۔ اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گے۔ بکریاں بھی اپنے مالکوں کے پاس جنھوں نے ان کے حق ادا نہیں کیے ہوں گے۔ پہلے سے زیادہ موٹی تازی ہو کر آئیں گی۔ اور انہیں اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا حق یہ بھی ہے کہ انہیں پانی ہی پر دوہا جائے۔ (مطلب یہ ہے کہ گھاٹ میں ہی جہاں وہ پانی پی رہی ہوں) آپ نے فرمایا کہ کوئی شخص قیامت کے دن اس طرح نہ آئے کہ وہ اپنی گردن پر بکری اٹھائے ہوئے ہو اور وہ چلا رہی ہو۔ اور وہ مجھے کہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عذاب سے بچایئے۔ اور میں اسے یہ جواب دوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا (میرا کام پہنچانا تھا) سو میں پہنچا چکا۔ اور اسی طرح کوئی شخص اپنی گردن پر اونٹ لئے ہوئے قیامت کے دن نہ آئے۔ کہ اونٹ بلبلا رہا ہو اور وہ مجھ سے فریاد کرے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بچایئے اور میں یہ جواب دوں کہ تیرے لئے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میں نے تجھ تک اللہ تعالیٰ کا حکم زکوٰۃ کے متعلق پہنچا دیا تھا۔

(۱۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ

لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(آل عمران آیت نمبر ۱۸۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی۔ تو قیامت کے دن اس کا مال نہایت زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرلے گا۔ اس کی آنکھوں کے پاس دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ پھر وہ سانپ اس کے دونوں جبڑوں سے اسے پکڑے گا اور کہے گا میں تیرا مال اور تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اور وہ لوگ یہ گمان نہ کریں جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے۔ کہ وہ ان کے لئے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لئے بری ہے۔ قیامت کو اس کا طوق بنا کر ان کی گردن میں ڈالا جائے گا۔ جس مال کے معاملہ میں انھوں نے بخل کیا ہے۔

(۱۴۰) بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ۔

حلال کمائی سے صدقہ کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ صرف حلال کمائی کا صدقہ قبول کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول کرتا ہے۔ پھر پرورش کرتا ہے اس کی صدقہ کرنے والے کے لئے۔ بالکل اسی طرح جس طرح پرورش کرتا ہے ایک تمہارا اپنے گھوڑے کے بچے کی۔ یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

(١٢١) بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ۔

صدقہ کرنا اس وقت سے پہلے کہ جب لینے والا کوئی نہ رہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمُ الْمَالُ فَيَفِيْضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَّقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَ حَتّٰى يَعْرِضَهٗ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِيْ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت آنے سے پہلے مال ودولت کی اتنی کثرت ہو جائے گی اور لوگ اس قدر مال دار ہو جائیں گے کہ صاحب مال کو فکر لاحق ہو جائے گی کہ اس کی زکوۃ کون قبول کرے۔ یہاں تک کہ جس کو وہ زکوۃ پیش کرے گا تو وہ کہے گا کہ مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے۔

(١٢٢) بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيْحِ الصَّحِيْحِ۔

تندرستی اور مال کی خواہش کے وقت صدقہ کرنے کی فضیلت

حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّدَقَةِ

أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَ تَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس صدقہ میں سب سے زیادہ ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس صدقہ میں جسے تم صحت کی حالت میں بخل کے باوجود کرو۔ تمہیں ایک طرف تو فقیری کا ڈر ہو۔ اور دوسری طرف مالدار بننے کی امید ہو۔ اور (صدقہ خیرات میں) ڈھیل نہیں ہونی چاہیے۔ یہاں تک کہ جان حلق تک آجائے اور تو اس وقت کہنے لگے فلاں کے لئے اتنا اور فلاں کے لئے اتنا۔ حالانکہ وہ تو اب فلاں کا ہو چکا۔

(۱۲۳) بَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَقَوْلِهِ إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَ تُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

چھپ کر صدقہ کرنا افضل ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ ایک شخص نے صدقہ کیا اور اسے اس طرح چھپایا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہیں ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم صدقہ کو ظاہر کرو تو یہ بھی اچھا ہے اور اگر پوشیدہ طور پر دو اور دو فقراء کو تو یہ بھی تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور وہ تمہارے گناہ مٹا دے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح

خبردار ہے۔

(۱۲۳) بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَلَا يَعْلَمُ۔

لاعلمی میں اگر کسی نے مالدار کو صدقہ دے دیا تو؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَ عَلَى زَانِيَةٍ وَ عَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيْلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے کہا کہ (آج رات) میں ضرور صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا صبح ہوئی تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ رات کسی نے چور کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا یا اللہ سب تعریف تیرے ہی لیئے ہے (آج رات) میں پھر ضرور صدقہ دوں گا۔ چنانچہ وہ دوبارہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک فاحشہ کے ہاتھ میں دے دیا۔ جب صبح ہوئی تو پھر لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات کسی نے

فاحشہ عورت کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا یا اللہ سب تعریف تیرے ہی لئے ہے۔ میں زانیہ کو اپنا صدقہ دے آیا۔ اچھا آج رات پھر صدقہ دوں گا۔ چنانچہ اپنا صدقہ لے کر پھر نکلا۔ اور ایک مالدار کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے کہ ایک مالدار کو کسی نے صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا اے اللہ حمد تیرے ہی لئے ہے۔ میں اپنا صدقہ لاعلمی سے چور فاحشہ اور مالدار کو دے آیا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بتایا گیا کہ جہاں تک چور کے ہاتھ میں صدقہ چلے جانے کا سوال ہے تو شاید وہ چوری سے رک جائے۔ اسی طرح فاحشہ کو صدقہ ملنے سے امکان ہے کہ وہ زنا سے رک جائے۔ اور مالدار کے ہاتھ میں صدقہ جانے سے ہو سکتا ہے کہ وہ عبرت پکڑے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرنا شروع کر دے۔

(۱۲۵) بَابُ لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًی۔

بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی آدمی مالدار ہی رہے۔

اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرًا لصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے۔ اور پہلے ان کو دو جو تمہاری کفالت میں ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ سارا مال ہی نہ صدقہ کر دو کہ تم خود محتاج ہو جاؤ)۔

(۱۲۶) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَ اتَّقٰی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان جس نے دیا اور تقویٰ اختیار کیا۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلاَّ مَلَکَانِ یَنْزِلاَنِ فَیَقُوْلُ اَحَدُ ھُمَا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَ یَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ جب بندے صبح کرتے ہوں تو دو فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں۔ ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے۔ اور دوسرا کہتا ہے یا اللہ بخیل کے مال کو تلف کر دے۔

(۱۲۷) بَابُ مَثَلُ الْمُتَصَدِّقِ وَ الْبَخِیْلِ۔

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال کا بیان۔

اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُنْفِقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ عَلَیْھِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ مِّنْ ثُدَیِّھِمَا اِلٰی تَرَاقِیْھِمَا فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَلاَ یُنْفِقُ اِلاَّ سَبَغَتْ اَوْوَفَرَتْ عَلٰی جِلْدِہٖ حَتّٰی تُخْفِیَ بَنَانَہٗ وَ تَعْفُوَ اَثَرَہٗ وَاَمَّا الْبَخِیْلُ فَلاَ یُرِیْدُ اَنْ یُّنْفِقَ شَیْئًا اِلاَّ لَزِقَتْ کُلُّ حَلْقَۃٍ مَکَانَھَا فَھُوَ یُوَسِّعُھَا فَلاَ تَتَّسِعُ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن کے جسم پر چھاتی سے لیکر ہنسلی تک دو لوہے کے کرتے ہوں۔ خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کے تمام جسم کو وہ کرتا چھپا لیتا ہے یا (راوی نے کہا) تمام جسم پر وہ پھیل جاتا ہے۔ یہاں

تنگ کر اس کی انگلیاں اس میں چھپ جاتی ہیں۔ اور چلنے میں اس کے پاؤں کا نشان مٹ جاتا ہے۔ لیکن بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کرتے کا ہر حلقہ اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے۔ بخیل اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر وہ کشادہ نہیں ہوتا۔

(۱۲۸) بَابُ أَخْذِ الْعِنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ۔

بکری کا بچہ زکوٰۃ میں لینا۔

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں کے متعلق فرمایا) اللہ کی قسم اگر یہ مجھے ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی انکار کریں گے جیسے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ادا کیا کرتے تھے تو میں ان سے بھی جہاد کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے یہی معلوم ہوا کہ ابوبکرؓ کا جہاد کرنا اللہ تعالیٰ نے شرح صدر فرما دیا تھا۔ پھر مجھے بھی معلوم ہو گیا کہ ابوبکرؓ حق پر ہیں۔

(۱۲۹) بَابُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

مسلمان پر اس کے گھوڑوں کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

(۱۳۰) بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ فِی الرِّقَابِ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان زکوٰۃ کے مال سے غلام آزاد کرنا۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَۃٍ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِیْدِ وَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلاَّ اَنَّہٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاہُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَہٗ وَاَعْتُدَہٗ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھِیَ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ وَّ مِثْلُھَا مَعَھَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ سے کہا گیا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن جمیل کو یہی غصہ ہے کہ کل تک تو وہ فقیر تھا پھر اللہ نے اپنے رسول کی دعا کی وجہ سے اس کو غنی بنا دیا۔ رہی بات خالد۔ تو تم لوگ اس پر ظلم کرتے ہو۔ اس نے تو اپنی زرہیں اور سامان جنگ اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر رکھی ہیں اور عباس بن عبدالمطلب وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ہیں۔ ان کی زکوٰۃ ان کے ذمہ صدقہ ہے۔ اور اتنی ہی اور میں ان کی طرف سے دوں گا۔

(۱۳۱) بَابُ الْاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْئَلَۃِ۔

سوال سے بچنے کا بیان۔

عَنْ أبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَأنْ یَّأخُذَ أحَدُکُمْ حَبْلَهٗ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَهْرِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ أنْ یَّأتِیَ رَجُلًا فَیَسْألَهٗ أعْطَاهُ أوْ مَنَعَهٗ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اگر کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھ باندھ کر اپنی کمر پر اٹھا کر لے آئے (پھر انہیں بازار میں فروخت کر کے اپنا رزق حاصل کرے) تو وہ اس شخص سے بہتر ہے جو کسی کے پاس آ کر سوال کرے۔ پھر جس سے سوال کیا گیا ہے۔ وہ اسے دے یا نہ دے۔

(۱۳۲) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا۔

وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔

أخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ الَّذِی تَرُدُّهُ الْأُکْلَةُ وَالْأُکْلَتَانِ وَلٰکِنِ الْمِسْکِیْنُ الَّذِی لَیْسَ لَهٗ غِنًی وَیَسْتَحْیِی وَلَا یَسْئَلُ النَّاسَ اِلْحَافًا۔

محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو لقمے در در پھرائیں۔ مسکین تو وہ ہے کہ جس کے پاس مال نہیں۔ لیکن اسے سوال سے شرم آتی ہے۔ اور وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتا۔

(۱۳۳) بَابُ أخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ۔

کھجور کا پھل توڑنے کے وقت زکوٰۃ لی جائے۔

عن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بالتمر عند صرام النخل فیجیٔ ھذا بتمرہ و ھذا من تمرہ حتی یصیر عندہ کوما من تمر فجعل الحسن و الحسین یلعبان بذلک التمر فاخذ احدھما تمرۃ فجعلہ فی فیہ فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخرجھا من فیہ فقال اما علمت ان آل محمد لا یاکلون الصدقۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس توڑنے کے وقت زکوٰۃ کی کھجور لائی جاتی۔ ہر شخص اپنی زکوٰۃ لاتا۔ یہاں تک کہ کھجور کا ڈھیر لگ جاتا۔ ایک دفعہ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان کھجوروں سے کھیل رہے تھے۔ تو ایک نے کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو اس کے منہ سے کھجور نکال دی۔ اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ محمد کی اولاد زکوٰۃ کا مال نہیں کھاتی۔

(۱۳۴) باب ما یستخرج من البحر۔

جو مال سمندر سے نکالا جائے۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رجلا من بنی اسرائیل سال بعض بنی اسرائیل ان یسلفہ الف دینار فدفعھا الیہ فخرج فی البحر فلم یجد مرکبا فاخذ خشبۃ فنقرھا فادخل فیھا الف دینار فرمی بھا فی البحر فخرج الرجل الذی کان اسلفہ فاذا بالخشبۃ فاخذ لاھلہ حطبا فذکر الحدیث فلما نشرھا وجد المال۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نے دوسرے بنی اسرائیل کے ایک شخص سے ہزار اشرفیاں قرض مانگیں۔ اس نے اللہ کے بھروسے پر اس کو دے دیں۔ اب جس نے قرض لیا تھا وہ سمندر پر گیا کہ سوار ہو کر قرض خواہ کا قرض اتارے لیکن سواری نہ ملی۔ آخر اس نے قرض خواہ تک پہنچنے سے ناامید ہو کر ایک لکڑی لی اس کو کرید کر ہزار اشرفی اس میں رکھ کر وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی۔ اتفاق سے قرض خواہ کام کاج کیلئے باہر نکلا۔ تو سمندر میں اس نے ایک لکڑی دیکھی۔ وہ اس کو جلانے کے لئے پکڑ کر گھر لے آیا۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ لکڑی کو چیرا تو اس میں سے اشرفیاں پائیں۔

(۱۳۵) بَابُ فَضْلِ حَجِّ الْمَبْرُوْرِ۔

حج مبرور کی فضیلت۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ جِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قِیْلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کونسا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا اس کے بعد۔ آپ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔ پوچھا پھر اس کے بعد۔ آپ نے فرمایا حج مبرور۔

نوٹ: حج مبرور وہ ہے **لَا یُخَالِطُهٗ شَیْءٌ مِنَ الْاِثْمِ**۔ جس میں گناہ کا مطلقاً دخل نہ ہو۔

(۱۳۶) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ کہ جس شخص نے اپنا حج کیا کہ اس میں نہ تو کوئی فحش بات کی اور نہ کوئی گناہ تو وہ ایسے لوٹتا ہے جیسے آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ گناہ سے بالکل پاک ہو جاتا ہے)۔

(۱۳۷) بَابُ هَدْمِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کے گرانے کا بیان

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُوالسُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا ایک حبشی تباہ کر دے گا۔

نوٹ: یہ اس وقت ہو گا جب زمین پر ایک بھی مسلمان باقی نہ رہے گا۔

(۱۳۸) بَابُ لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ۔

بیت اللہ شریف کا طواف کوئی ننگا آدمی نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی مشرک حج کر سکتا ہے۔

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَابَكْرٍ الصِّدِّيْقَ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حج کے موقع پر جس کا امیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بنایا تھا۔

انھیں دسویں تاریخ کو ایک گروہ کے ساتھ لوگوں کے سامنے یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کوئی شخص ننگا طواف کر سکتا ہے۔

پارہ نمبر ۷

(۱۳۹) بَابُ تَقْلِيدِ النَّعْلِ۔

جوتوں کا ہار ڈالنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا وہ قربانی کا اونٹ لے کر جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا یہ تو قربانی کا ہے۔ آپ نے پھر فرمایا سوار ہو جا (کوئی حرج نہیں ہے) حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا کہ وہ اس پر سوار ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا ہے۔ اور جوتے کا ہار اس اونٹ کی گردن میں ہے۔

(۱۴۰) بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ۔

احرام کھولتے وقت بال منڈانا یا ترشوانا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ

لِلْمُحَلِّقِیْنَ قَالُوا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ کترانے والوں کو بھی۔ آپ نے فرمایا اے اللہ سر منڈانے والوں کو بخش دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کترانے والوں کو بھی۔ آپ نے فرمایا اے اللہ سر منڈوانے والوں کو بخش دے یہ تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔ فرمایا اور کترانے والوں کو بھی۔

(۱۴۱) بَابُ وُجُوْبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا۔

عمرہ کا وجوب اور اس کی فضیلت۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرے کے بعد دوسرے عمرہ تک دونوں کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہے۔ اور حج مبرور کی جزا جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

(۱۴۲) بَابُ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ۔

سفر بھی ایک عذاب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَنَوْمَهٗ فَاِذَا قَضٰی نَهْمَتَهٗ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰی اَهْلِهٖ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ آدمی کو کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے۔ اس لئے جب کوئی اپنی ضرورت پوری کر چکے تو فوراً گھر واپس آ جائے۔

(۱۴۲) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَلَا رَفَثَ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ حج میں شہوت کی باتیں نہیں کرنا چاہئے۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس گھر (کعبہ) کا حج کیا اور اس میں نہ شہوت کی بات منہ سے نکالی اور نہ کوئی گناہ کا کام کیا تو وہ اس دن کی طرح واپس ہوگا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

نوٹ: قرآن مجید میں جو رفث کا لفظ آیا ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ جماع۔ یا جماع کے متعلق شہوت انگیز باتیں۔ سفر حج سراسر ریاضت اور نفس کشی کا سفر ہے لہذا ہر اس قسم کی بات سے پرہیز کرنا چاہئے جس سے شہوت برانگیختہ ہو۔

(۱۴۳) بَابُ فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ۔

مدینہ منورہ کی فضیلت۔ بے شک وہ برے آدمیوں کو نکال دیتا ہے۔

سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ

سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسے شہر میں (ہجرت کا) حکم ہوا ہے جو دوسرے شہروں کو کھا جائے گا۔ لوگ اس کو یثرب کہتے ہیں لیکن اس کا نام مدینہ ہے۔ وہ برے لوگوں کو اس طرح باہر کر دے گا۔ جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو الگ کر دیتی ہے۔

(۱۳۵) لابتی المدینۃ

مدینہ کے دونوں پتھریلے میدان۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ انہ کان یقول لو رأیت الظباء با المدینۃ ترتع ما ذعرتھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مابین لابتیھا حرام۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اگر میں مدینہ منورہ میں ہرن چرتے ہوئے دیکھوں تو انہیں بھی نہ چھیڑوں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مدینہ کی زمین دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان حرم ہے۔

(۱۳۶) باب الایمان یارز الی المدینۃ۔

ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان مدینہ میں اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ آتا ہے۔

(۱۳۷) بَابُ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ۔

مدینہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَآئِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں۔ نہ اس میں طاعون داخل ہوگا اور نہ ہی دجال۔

(۱۳۸) بَابٌ ۔۔۔۔۔۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَابَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر قیامت کے دن میرے حوض پر ہوگا۔

(۱۳۹) بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ۔

روزہ کی فضیلت کا بیان۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَ اِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ اَوْشَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّي صَآئِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ

طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ وَ شَهْوَتَهُ مِنْ اَجْلِي اَلصِّيَامُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دوزخ سے بچنے کے لئے ایک ڈھال ہے۔ اس لئے روزہ دار نہ فحش باتیں کرے اور نہ ہی جہالت کی باتیں۔ اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اس کا جواب صرف یہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اور یہ الفاظ دو مرتبہ کہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میرے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے ہی لئے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔

(۱۵۰) بَابُ الرَّيَّانِ لِلصَّآئِمِيْنَ۔

روزہ داروں کیلئے ریان کا بیان (جنت کے دروازے کا نام ہے)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نُوْدِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَاللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ

الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُوْا أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اللہ کے راستے میں دو چیزیں خرچ کرے گا۔ اسے فرشتے جنت کے دروازوں سے بلائیں گے کہ اے اللہ کے بندے۔ یہ دروازہ اچھا ہے۔ پھر جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو مجاہد ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو روزہ دار ہوگا اسے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ اور جو زکوۃ دینے والا ہوگا اسے زکوۃ کے دروازہ سے بلایا جائے گا۔ اس پر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ ان دروازوں سے بلائیں جائیں گے ان کو کسی اور دروازے کی ضرورت نہیں آپ یہ فرمائیں کہ کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اور مجھے امید ہے کہ تو بھی ان میں سے ہوگا۔

نوٹ: لفظ ریان۔ ری سے مشتق ہے۔ جس کے معنی سیرابی کے ہیں۔ چونکہ روزے دار کو روزہ کی حالت میں پیاس لگتی ہے۔ اس لئے اس کا بدل ریان ہی رکھا ہے۔ اس دروازے سے ان کو داخل کر کے پھر یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ اور ان کو سیراب کر دیا جائے گا۔ کہ پھر وہ تا ابد پیاس محسوس نہیں کریں گے۔ **جعلنا اللّٰہ منھم۔**

(۱۵۱) بَابُ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْشَهْرُ رَمَضَانَ

رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

(۱۵۲) وَعَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ سُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

(۱۵۳) بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ

جو شخص رمضان میں جھوٹ بولنا نہ چھوڑے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ بولنے اور دغا کرنے سے باز نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا روزہ قبول نہیں ہے۔

(۱۵۴) بَابُ هَلْ يَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ اِذَا شُتِمَ۔

کیا روزہ دار کو کوئی گالی دے تو وہ کہے کہ میں روزہ سے ہوں؟۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّيَامَ

فَاِنَّهُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ وَ اِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌا صَآئِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک فرماتا ہے کہ انسان کا ہر نیک عمل اسی کے لئے ہی ہے۔ مگر روزہ وہ خاص میرے لئے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ گناہوں کی ڈھال ہے۔ اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہیے۔ اور نہ ہی شور مچانا چاہیے۔ اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوں گی۔ ایک جب روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ تو دوسرا جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب پا کر خوش ہو گا۔

(۱۵۵) بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا۔

جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو۔

سَمِعْتُ اَبَاهُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِیْنَ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے موقوف کرو۔ اور اگر ابر ہو جائے تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔

(۱۵۶) بَابُ لاَ يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ۔

رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزے نہ رکھے جائیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذَالِكَ الْيَوْمَ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ ہاں اگر کسی کو ان تاریخوں میں روزہ رکھنے کی عادت ہو تو وہ رکھ لے۔

(۱۵۷) بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْشَرِبَ نَاسِيًا۔

روزہ دار بھول کر کچھ کھا پی لے تو پھر ....

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص بھول کر کچھ کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔ کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔ (مطلب یہ ہے کہ اس کا روزہ نہیں ٹوٹا)

(۱۵۸) بَابُ اِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْئٌ

اگر کسی نے رمضان میں قصداً جماع کر لیا۔ اور اس کے پاس کفارہ کے لئے کچھ نہ ہو تو جو اسے بطور صدقہ ملے تو اسی کو وہ کفارہ میں دے دے۔

اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَالَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَأَتِي وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذَالِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰى اَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے پوچھا کیا ہوا۔ کہنے لگا کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ جسے تم آزاد کر سکو۔ کہنے لگا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم دو مہینے کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟۔ کہنے لگا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم

ساتھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟۔ کہنے لگا نہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گئے۔ ہم بھی اسی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ آپ کی خدمت میں ایک بڑی ٹوکری کھجوروں کی پیش کی گئی (عرق ٹوکری کو کہتے ہیں) آپ نے فرمایا سائل کہاں ہے۔ اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔ کہنے لگا۔ کیا میں اس پر صدقہ کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو؟ اللہ کی قسم ان دونوں پتھر یلے میدانوں کے درمیان میرے گھرانے سے زیادہ کوئی گھر بھی زیادہ محتاج نہیں ہے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے کہ آپ کے سامنے والے دانت ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔ (اللہ تمہارا گناہ معاف کر دے گا)

پارہ نمبر ۸

(۱۵۹) بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ

وصال کے روزے رکھنے والے کیلئے سزا۔

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيْتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَ يَسْقِيْنِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيْلِ لَهُمْ حِيْنَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ (سحری افطاری کے بغیر) اس پر ایک آدمی نے مسلمانوں میں سے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تو وصال کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا میری طرح تم میں سے کون ہے؟۔ میرا رب تو مجھے رات کو کھلا پلا دیتا ہے۔ لوگ اس پر بھی روزوں کے وصال سے نہ رکے۔ تو آپ نے دو دن تک ان کے ساتھ وصال کیا۔ پھر عید کا چاند نظر آ گیا۔ آپ نے فرمایا اگر چاند نہ نظر آتا تو میں اور کئی دن تک وصال کرتا۔ گویا کہ آپ نے بطور سزا ان کو یہ الفاظ کہے۔

(۱۶۰) بَابُ صِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ۔

ایام بیض کے روزے رکھنا۔ (چاند کی تیرہ، چودہ، پندرہ)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِيْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَكْعَتَیِ الضُّحٰی وَ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر مہینے کی تین تاریخوں میں روزہ رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ اسی طرح چاشت کی دو رکعتوں کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی۔

(۱۶۱) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

جمعہ کے دن روزہ رکھنا

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا يَوْمًا قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے۔ جب تک کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن روزہ نہ رکھتا ہو۔

(۱۴۲) باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان۔

رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرنا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال کان النبیُّ صلّی اللہ علیہ وسلم یعتکفُ فی کلّ رمضان عشرۃ ایّام فلمّا کان العامُ الّذی قُبض فیہ اعتکف عشرین یومًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال رمضان میں دس دن کا اعتکاف کیا کرتے تھے۔ لیکن جس سال آپ کا انتقال ہوا اس سال آپ نے بیس دن کا اعتکاف کیا تھا۔

(۱۴۳) باب من لم یبال من حیثُ کسب المال۔

روزی کمانے میں حلال حرام کی پرواہ نہ کرے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن النّبی صلّی اللہ علیہ وسلم قال یاتی علی النّاس زمانٌ لا یبالی المرءُ ما اخذ منہ أمن الحلال ام من الحرام۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان کوئی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو اس نے مال کمایا ہے وہ حلال طریقے سے ہے یا حرام طریقے سے۔

(۱۴۴) باب کسب الرّجل و عملہ بیدہ۔

انسان کا کمانا اور اپنے ہاتھ سے محنت کرنا۔

حدّثنا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم انّ داوٗد علیہ السّلام کان لا یاکل الا من عمل

ید۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام صرف اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

نوٹ: حضرت آدم کھیتی کا کام۔ حضرت داؤد لوہاری کا کام۔ حضرت نوح بڑھئی کا کام۔ حضرت ادریس درزی کا کام۔ حضرت موسیٰ بکریاں چرایا کرتے تھے۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجارت کیا کرتے تھے۔

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ۔

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے وہ اس سے بہتر ہے کہ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ پھر وہ اسے کچھ دے یا نہ دے۔

(۴۵) بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا۔

جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی۔

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جب کسی تنگدست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہتا کہ اس سے درگزر کر جاؤ۔ شاید اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر

کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کے مرنے کے بعد اسے قتل کر دیا۔

(۱۶۶) بَابُ يَمحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ۔

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَالِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا قسم کھانے والے کا سامان تو بک جاتا ہے۔ مگر برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۱۶۷) بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْأَسْوَاقِ۔

بازاروں کا بیان۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوتِهِ فِي سُوْقِهِ وَ بَيْتِهِ بِضْعًا وَ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً وَ ذٰلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ وَالْمَلٰئِكَةُ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَادَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَالَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ مَالَمْ يُؤْذِ فِيْهِ وَقَالَ أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بازار میں یا اپنے گھر میں نماز پڑھنے سے بیس درجوں سے

پچھلو پر فضیلت رکھتی ہے۔ کیونکہ جب ایک شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے۔ پھر مسجد میں صرف نماز کے ارادہ سے آتا ہے نماز کے سوا اور کوئی چیز اسے نہ چلنے کا باعث نہیں بنتی تو جو بھی وہ قدم اٹھاتا ہے۔ اس سے ایک درجہ اس کا بلند ہوتا ہے۔ یا اس کا ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ اور جب تک وہ شخص اپنے مصلے پر ٹھہرا رہتا ہے۔ جس پر اس نے نماز پڑھی ہے۔ تو فرشتے برابر اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ کہ اے اللہ اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ اے اللہ اس پر رحم فرما۔ اور یہ اس وقت تک ہوتا رہتا ہے۔ جب تک وہ وضو توڑ کر فرشتوں کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔ جتنی دیر تک آدمی نماز کی وجہ سے رکا رہتا ہے وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے۔

(۱۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى أَتٰى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ فَجَآءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ اللّٰهُمَّ أَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

حضرت ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے کسی حصہ میں باہر چلے تو آپ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے آپ سے۔ اسی طرح آپ بنی قینقاع کے بازار میں آ گئے۔ (پھر واپس ہوتے ہوئے) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے۔ اور فرمایا وہ بچہ کہاں ہے وہ بچہ کہاں ہے؟ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کسی مشغولیت کی وجہ سے فوراً آپ کے پاس نہ آ سکی۔ میں نے خیال کیا کہ شاید وہ حسن کو کپڑے پہنا رہی ہو یا نہلا رہی ہو۔ تھوڑی دیر بعد

حسن ہوتے ہوئے آئے آپ نے اسے سینے سے لگا لیا اور بوسہ لیا اور فرمایا اے اللہ اسے محبوب رکھ۔ اور اس شخص کو بھی محبوب رکھ جو اس سے محبت کرے۔

(۱۴۹) بابُ لا یبیعُ علی بیعِ اخیہ۔

کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع میں دخل اندازی نہ کرے۔

عن ابی ھُریرۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہ قال نہی رسُولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ان یبیع حاضرٌ لبادٍ ولا تناجشوا ولا یبیعُ الرّجلُ علی بیعِ اخیہ ولا یخطبُ علی خِطبۃِ اخیہ ولا تسئالُ المرأۃُ طلاق اُختہا لتکفأ ما فی انائہا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال بیچے اور یہ کہ کوئی سامان خریدنے کی نیت کے بغیر دوسرے خریداروں سے بڑھ کر بولی دے۔ اسی طرح کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے میں مداخلت نہ کرے۔ کوئی شخص کسی کے نکاح کے پیغام پر اپنا پیغام بھیجے اور کوئی عورت اپنی کسی دینی بہن کو اس نیت سے طلاق نہ دلوائے کہ اس کے حصہ کو خود حاصل کرے۔

(۱۵۰) بابُ بیعِ المُنابذۃ۔

بیع منابذہ کا بیان۔

عن ابی ھُریرۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہ انّ رسُول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم نہی عن الملامسۃ والمُنابذۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

نوٹ: بیع مُنابذہ۔ طَرحُ الرّجلِ ثوبہٗ بالبیعِ اِلی الرّجُلِ قبلَ

فليجلدها ولا يثرب ثم ان زنت فليجلدها ولا يثرب ثم ان زنت الثالثة فليبعها ولو بحبل من شعر.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی باندی زنا کرے اور اس کا شرعی ثبوت مل جائے تو اسے کوڑے لگائے اور پھر اسے لعنت ملامت نہ کرے۔ اس کے بعد اگر وہ پھر زنا کرے تو پھر اسے کوڑے لگائے اور پھر اسے لعنت ملامت نہ کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو اسے فروخت کر دے چاہے بالوں کی ایک رسی کے بدلے ہی کیوں نہ ہو (خریدار کو بتا دے)

(۱۷۳) باب اذا اراد بيع تمر بتمر خير منه.

اگر کوئی شخص خراب کھجور کے بدلے اچھی کھجور لینا چاہے۔

عن ابی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم استعمل رجلا على خيبر فجاءه بتمر جنيب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكل تمر خيبر هكذا قال لا والله يا رسول الله انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعين والصاعين بالثلاثة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفعل بع الجمع بالدراهم ثم ابتع بالدراهم جنيبا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا تحصیلدار بنایا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجوریں لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی قسم کی ہیں؟ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم یا رسول اللہ۔ ہم تو ایک صاع اچھی کھجور دو صاع خراب کھجوروں کے بدلے میں خریدتے ہیں۔ اور دو صاع تین صاع کے بدلے میں بیچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو بلکہ

صحابہؓ سے فرمایا کہ اسے اونٹ دے دو۔ صحابہؓ نے اس کے اونٹ جیسا اونٹ تلاش کیا مگر وہ نہ ملا۔ اس سے زیادہ عمر کا مل گیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہی دے دو۔ اس شخص نے کہا آپ نے مجھے پورا پورا حق دے دیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو بھی پورا پورا بدلہ دے۔ آپ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرض کو پوری طرح ادا کر دیتے ہیں۔

(۱۷۴) بابُ اذا وكّل رجلا فترك الوكيلُ شيئا۔

جب کسی نے ایک شخص کو وکیل بنایا تو وکیل نے اپنی مرضی سے کچھ چھوڑ دیا تو جائز ہے۔

عن أبي هريرة رضي اللهُ تعالى عنهُ قال وكّلني رسولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّم بحفظ زكوة رمضان فاتاني اتٍ فجعل يحثوا من الطّعام فاخذتهُ و قلتُ واللهِ لارفعنّك إلى رسول الله صلّى اللهُ عليه وسلّمَ قال انّي محتاجٌ وّ عليّ عيالٌ ولي حاجةٌ شديدةٌ قال فخلّيتُ عنهُ فاصبحتُ فقال النّبيُّ صلّى اللهُ عليه وسلّم يا ابا هريرةَ ما فعل اسيرُك البارحة قال قلتُ يا رسولَ الله شكا حاجةً شديدةً وّعيالاً فرحمتُهُ فخلّيتُ سبيلهُ قال اما انّهُ قد كذبك و سيعودُ فعرفتُ انّهُ سيعودُ لقول رسول الله صلّى اللهُ عليه وسلّم انّهُ سيعودُ فرصدتُهُ فجآء يحثوا من الطّعام فاخذتهُ فقلتُ لا رفعنّك الى رسول الله صلّى اللهُ عليه وسلّم قال دعني فانّي محتاجٌ وّ عليّ عيالٌ لا اعودُ فرحمتهُ فخلّيتُ سبيلهُ فاصبحتُ فقال لي رسولُ الله صلّى اللهُ عليه وسلّمْ يا اباهريرةَ ما فعل أسيرُك قلتُ يا رسولَ الله

شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَ عِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَآءَ يَحْثُوا مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعَمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوٰۃ کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ رات کو اچانک ایک شخص آیا اور غلہ میں سے لپ بھر بھر کر اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا۔ اور کہا اللہ کی قسم میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلوں گا۔ اس پر اس نے کہا میں بہت محتاج

ہوں۔ بال بچوں والا ہوں اور سخت ضرورت مند ہوں۔ حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں کہ (اس کی سخت حاجت پر) میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پوچھا ابوھریرہ گذشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا کیا تھا؟۔ میں نے کہا یارسول اللہ اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کا رونا رویا تو مجھے اس پر رحم آگیا۔ اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا وہ تمہارے سے جھوٹ بول کر گیا ہے۔ لہذا وہ پھر آئے گا۔ حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا۔ اس لئے میں اس کی تاک میں بیٹھ گیا۔ پس وہ آیا اور غلے کے لپ بھرنے لگا۔ تو میں نے اسے پھر پکڑ لیا۔ اور کہا کہ میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر چلوں گا۔ اب وہ پھر التجائیں کرنے لگا کہ میں محتاج ہوں عیالدار ہوں حاجت مند ہوں مجھے چھوڑ دو۔ اب میں نہیں آؤں گا۔ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوھریرہ تمہارے رات والے قیدی نے کیا کیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے اپنی سخت ضرورت کا رونا رویا تو میں نے ترس کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا وہ جھوٹ بول کر گیا ہے۔ وہ پھر آئے گا۔ میں پھر اس کی تاک میں بیٹھ گیا۔ پس وہ آیا اور اس نے غلہ اٹھانا شروع کر دیا۔ میں نے اسے پھر پکڑ لیا۔ اور کہا کہ اب تو تجھے ضرور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر چلوں گا۔ یہ تیسرا موقع ہے ہر مرتبہ تم نے کہا کہ اب میں نہیں آؤں گا مگر تم باز نہیں آئے۔ اس نے کہا مجھے چھوڑ دو۔ میں تجھے چند ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تجھے فائدہ پہنچائے گا۔ میں نے کہا وہ کلمات کیا ہیں۔ اس نے کہا جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ اس کی برکت سے ایک نگران فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری حفاظت کرتا رہے گا۔ اور صبح

تک شیطان تمہارے پاس نہیں آسکے گا۔ (اس نے آیۃ الکرسی بتلائی) میں نے پھر اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا اے ابوہریرہؓ گزشتہ رات تمہارے قیدی نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے مجھے چند کلمات سکھائے ہیں اور یقین دلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس سے ضرور فائدہ پہنچائے گا۔ اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا وہ کلمات کیا ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اس نے کہا تھا کہ جب تم اپنے بستر پر سو تو شروع سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھ پر ایک نگران فرشتہ مقرر کر دے گا۔ جو صبح تک شیطان کو تمہارے پاس نہیں آنے دے گا۔ صحابہ خیر کو سب سے بڑھ کر لینے والے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ کی بات سن کر فرمایا۔ اگرچہ وہ جھوٹا تھا مگر بات تم کو سچ بتا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ابوہریرہؓ کیا تم جانتے ہو کہ ان تین راتوں میں تمہارا معاملہ کس سے پیش آتا رہا ہے انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔

(۱۷۷) بَابُ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

کھیتی کے لئے کتا پالنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کتا رکھا اس نے روزانہ اپنے عمل سے ایک قیراط کم کر لیا البتہ کھیتی یا مویشی کی حفاظت کے لئے جائز ہے۔

نوٹ: بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت۔ شکار کے لئے اور کھیتی کیلئے جائز ہے۔ ہے وعید

اس کے لئے ہے۔ جو شخص شوقیہ کتا رکھتا ہے۔

(١٤٨) بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ۔

کھیتی کے لئے بیل سے کام لینا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى بَقَرَةٍ اِلْتَفَتَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَاَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِيْ فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ۔

حضرت ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بیل پر سوار ہو کر جا رہا تھا کہ اس بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں سواری کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ بلکہ میری پیدائش کھیتی کے لئے ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکر اور عمر بھی ایمان لائے اور ایک دفعہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری پکڑی تو چرواہے نے اس کا پیچھا کیا۔ بھیڑیا بولا آج تو تو اسے چھڑاتا ہے۔ جس دن درندے ہی درندے رہ جائیں گے۔ اس دن میرے سوا بکریوں کو چرانے والا کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور عمر بھی ایمان لائے۔ ابوسلمہ نے کہا کہ ابوبکر اور عمر اس مجلس میں موجود نہیں تھے۔

(١٤٩) بَابُ اِذَا قَالَ اكْفِنِيْ مَؤُنَةَ النَّخْلِ اَوْغَيْرِهٖ

باغ والا کسی سے کہے کہ تو درختوں کی دیکھ بھال کر

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا فَقَالُوْا تَكْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمْرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ ہمارے باغات ہم میں اور ہمارے مہاجر بھائیوں میں تقسیم کر دیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ انصار نے کہا آپ لوگ ہمارے درختوں میں محنت کریں تو ہم تمہیں اپنے پھلوں میں شریک کریں گے۔ مہاجرین نے کہا اچھا ہم نے سنا اور قبول کیا۔

(۱۸۰) باب ....

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَ عِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَآءُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بیان فرما رہے تھے اور آپ کے پاس ایک دیہاتی آدمی بھی موجود تھا کہ اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کھیتی کرنے کی اجازت چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تو اپنی موجودہ حالت پر راضی نہیں ہے۔ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ لیکن میرا جی کھیتی کرنے کو چاہتا

ہے۔ آپ نے فرمایا پھر اس نے بیج ڈالا۔ پلک جھپکنے میں وہ اُگ بھی آیا۔ پک بھی گیا۔ اور کاٹ بھی لیا گیا۔ اور اس کے دانے پہاڑوں کی طرح ہو گئے۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ابن آدم۔ اسے رکھ لے۔ تجھے کوئی چیز آسودہ نہیں کر سکتی۔ یہ سن کر دیہاتی نے کہا قسم خدا کی وہ تو قریشی یا انصاری ہی ہوگا۔ کیونکہ یہی لوگ کھیتی کرنے والے ہیں ہم تو کھیتی کرتے ہی نہیں۔ اس بات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

(۱۸۱) بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغَرْسِ

درخت بونے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُوْلُوْنَ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُوْنَ مِثْلَ أَحَادِيْثِهِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي فَأَحْضُرُ حِيْنَ يَغِيْبُوْنَ وَأَعِي حِيْنَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلٰى صَدْرِهِ فَلَا يَنْسٰى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلٰى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلٰى يَوْمِي هٰذَا وَاللّٰهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ إِلٰى قَوْلِهِ

الرَّجِیۡمُ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ھریرہ بہت حدیثیں بیان کرتا ہے۔ حالانکہ مجھے بھی اللہ سے ملنا ہے۔ (میں غلط بیانی کیسے کر سکتا ہوں) لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجر اور انصار اس کی طرح کیوں احادیث بیان نہیں کرتے۔ بات یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی بازاروں میں خرید و فروخت میں مشغول رہتے اور میرے انصار بھائی اپنی کھیتی باڑی میں مشغول رہتے اور میں ایک مسکین آدمی تھا۔ پیٹ بھر لینے کے بعد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہی حاضر رہتا۔ جب یہ سب حضرات غائب ہوتے تو میں موجود ہوتا۔ اور جن احادیث کو یہ بھول جاتے تو میں انہیں یاد رکھتا۔ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم میں سے جو شخص اپنے کپڑے کو میری اس تقریر کے ختم ہونے تک پھیلائے رکھے۔ پھر اسے اپنے سینے سے لگا لے تو وہ میری احادیث کو کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی کملی کو پھیلا دیا حالانکہ میرے بدن پر اس کے سوا اور کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تقریر ختم فرمائی تو میں نے وہ چادر اپنے سینے سے لگالی۔ پس اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث کیا۔ پھر آج تک آپ کے اس ارشاد کی بدولت میں کوئی حدیث نہیں بھولا۔ اللہ کی قسم اگر قرآن مجید میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں تم سے کوئی حدیث بھی بیان نہ کرتا۔ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَکۡتُمُوۡنَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا مِنَ الۡبَیِّنٰتِ سے الرَّحِیۡمُ تک۔ کہ جس میں دین کو چھپانے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔

(۱۸۲) بَابُ مَنۡ قَالَ اِنَّ صَاحِبَ الۡمَآءِ اَحَقُّ بِالۡمَآءِ۔

جس نے کہا پانی کا مالک پانی کا زیادہ حقدار ہے۔

عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرورت سے زائد پانی کو اس غرض سے نہ روکو کہ ضرورت سے زائد گھاس بھی رکی رہے۔

(۱۸۳) بَابُ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ۔

جس نے اپنی جگہ میں کنواں کھودا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَّالْبِئْرُ جُبَارٌ وَّالْعَجْمَآءُ جُبَارٌ وَّ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کان (میں مرنے والے کا) تاوان نہیں۔ کنویں میں گر کر مرنے والے کا تاوان نہیں۔ کسی کا جانور کسی کو مار دے تو تاوان نہیں۔ اور گڑھے ہوئے مال میں سے پانچواں حصہ دینا ہوگا۔

(۱۸۴) بَابُ اِثْمِ مَنْ مَّنَعَ ابْنَ السَّبِيْلِ مِنَ الْمَآءِ

اس کا گناہ جس نے کسی مسافر کو پانی سے روک دیا۔

سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَآءٍ بِالطَّرِيْقِ فَمَنَعَهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ وَ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِدُنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ وَ رَجُلٌ اَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰهِ

الَّذِي لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ اُعْطِيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا۔

حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور اس نے مسافر کو اس کے استعمال سے روک دیا۔ دوسرا وہ شخص جو کسی حاکم سے بیعت صرف دنیا کے لئے کرے۔ اگر وہ حاکم اسے کچھ دے تو وہ راضی رہے۔ اور اگر نہ دے تو ناراض ہو جائے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنا سامان بیچنے کے لئے عصر کے بعد کھڑا ہوا اور کہنے لگا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس سامان کی قیمت اتنی اتنی مل رہی تھی۔ اس پر ایک شخص نے اسے سچا سمجھ کر اس کی بتائی ہوئی قیمت پر اس کا سامان خرید لیا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو درمیان میں رکھ کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سامان لے لیتے ہیں۔

(آخر جہ)

(۱۸۵) بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَآءِ۔

پانی پلانے کی فضیلت۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ

امسکہ بفیہ ثم رقی فسقی الکلب فشکر اللہ لہ فغفرلہ قالوا یا رسول اللہ وان لنا فی البھائم اجرا قال فی کل کبد رطبۃ اجر۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ پھر کنویں سے نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے اپنے دل میں کہا کہ یہ بھی ایسی پیاس میں مبتلا ہے۔ جیسے میں تھا (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو پانی سے بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس کام کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا۔ آپ نے فرمایا ہر جاندار میں ثواب ہے۔

(۱۸۶) باب شرب الناس والدواب من الانھار۔

آدمیوں اور چوپاؤں کا نہروں سے پانی پینا۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخیل لرجل اجر ولرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطھا فی سبیل اللہ فاطال بھا فی مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلھا ذالک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات ولو انہ انقطع طیلھا فاستنت شرفا او شرفین کانت اثارھا وارواثھا حسنات لہ ولو انھا مرت بنھر فشربت منہ ولم یرد ان یسقی کانت ذالک حسنات لہ فھی

لِذَالِكَ اَجْرٌ وَ رَجُلٌ رَّبَطَهَا تَغَنِّيًا وَ تَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَالِكَ سِتْرٌ وَّرَجُلٌ رَّبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَآءً وَّ نِوَآءً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ عَلٰى ذَالِكَ وِزْرٌ وَّسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑا ایک شخص کے لئے باعث ثواب ہے۔ دوسرے کیلئے پردہ ہے۔ اور تیسرے کے لئے بوجھ ہے۔ جس کے لئے گھوڑا باعث اجر ہے وہ وہ شخص ہے۔ جو اللہ کی راہ کے لئے اسے پالے وہ اسے کسی چراگاہ میں باندھے یا کسی باغ میں۔ تو جس قدر بھی وہ وہاں چرے گا اس کی نیکیوں میں لکھا جائے گا۔ اگر اتفاق سے اس کی رسی ٹوٹ گئی اور گھوڑا ایک یا دو مرتبہ آگے کے پاؤں اٹھا کر کودا تو اس کے آثار قدم اور لید بھی مالک کی نیکیوں میں لکھے جائیں گے۔ اگر وہ گھوڑا کسی ندی نالے سے گزرے اور اس کا پانی پیے خواہ مالک نے اسے پلانے کا ارادہ نہ کیا ہو۔ تو یہ بھی اس کی نیکیوں میں لکھا جائے گا۔ یہ گھوڑا اس کے لئے باعث اجر و ثواب ہے۔ دوسرا وہ شخص جو لوگوں سے بے نیاز رہنے اور ان کے سامنے دست سوال بڑھانے سے بچنے کے لئے گھوڑا پالے پھر اس کی گردن اور اس کی پیٹھ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے حق کو فراموش نہ کرے تو یہ گھوڑا اپنے مالک کے لئے پردہ ہے۔ تیسرا وہ شخص جو گھوڑے کو فخر۔ ریا اور مسلمانوں کی دشمنی کے لئے پالے تو یہ گھوڑا اس کے لئے وبال ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس

کے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔ سوا اس جامع آیت کے جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔ اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا۔ اس کا بدلہ پائے گا۔

(۱۸۷) بَابُ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَآءَهَا اَوْ اِتْلَافَهَا

جو شخص لوگوں کا مال ادا کرنے یا تلف کرنے کی نیت سے لے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں سے مال قرض کے طور پر ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کرا دے گا۔ اور جو کوئی نہ دینے کی نیت سے لے تو اللہ تعالیٰ اس کو تباہ کر دے گا۔

(۱۸۸) بَابُ اَدَآءِ الدُّيُوْنِ۔

قرضوں کا ادا کرنا۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِيْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِيْ اَنْ يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثٌ وَّعِنْدِيْ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا شَيْءٌ اَرْصُدُهُ لِدَيْنِيْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تب بھی مجھے یہ پسند نہیں کہ تین دن سے زیادہ وہ میرے پاس پڑا رہے۔ سوا اس کے کہ وہ جس کو قرض کے دینے کے لئے رکھ چھوڑوں۔

(۱۸۹) بَابُ اِسْتِقْرَاضِ الْاِبِلِ۔

اونٹ قرض لینا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَجُلاً تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَہٗ فَھَمَّ بِہٖ اَصْحَابُہٗ فَقَالَ دَعُوْہُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً وَّاشْتَرُوْالَہٗ بَعِیْرًا فَاَعْطُوْہُ اِیَّاہُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلاَّ اَفْضَلَ مِنْ سِنِّہٖ قَالَ اشْتَرُوْہُ فَاَعْطُوْہُ اِیَّاہُ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے قرض کا تقاضا کیا۔ اور سخت لفظ استعمال کئے۔ صحابہ نے اسے سزا دینا چاہی۔ تو آپ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو صاحب حق کے لئے کہنے کا حق ہوتا ہے۔ اور اسے ایک اونٹ خرید کر دے دو۔ لوگوں نے کہا کہ اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ مل رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہی خرید کے دے دو۔ کیونکہ تم میں اچھا وہی ہے جو قرض ادا کرنے میں سب سے اچھا ہو۔

(۱۹۰) بَابُ الْخُصُوْمَۃِ بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْیَھُوْدِ۔

مسلمان اور یہودی میں جھگڑا ہونا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُحَمَّدًا عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَقَالَ الْیَھُوْدِیُّ وَالَّذِیْ اصْطَفٰی مُوْسٰی عَلَی الْعَالَمِیْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ یَدَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَلَطَمَ وَجْہَ الْیَھُوْدِیِّ فَذَھَبَ الْیَھُوْدِیُّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِمَا

كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَالِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ دو شخصوں نے جن میں ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی۔ ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی۔ یہودی نے کہا اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب جہانوں پر بزرگی عطا فرمائی۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر یہودی کے منہ پر طمانچہ مار دیا۔ وہ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسلمان کے ساتھ اپنے واقعہ کو بیان کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو بلایا۔ اور اس سے اس واقعہ کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے آپ کو تفصیل بتا دی۔ آپ نے فرمایا مجھے موسیٰ علیہ السلام پر ترجیح نہ دو۔ لوگ قیامت کے دن بے ہوش کر دیئے جائیں گے۔ میں بھی بے ہوش ہو جاؤں گا۔ سب سے پہلے پھر میں ہوش میں آؤں گا۔ (میں دیکھوں گا) کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام بھی بے ہوش ہوں گے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آئیں گے۔ یا وہ ان میں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ کر رکھا ہے۔

(۱۹۱) بَابُ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰی مَعَرَّتُهٗ۔

ملزم کو شرارت کے ڈر سے باندھنا۔

اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلاً قِبَلَ نَجْدٍ فَجَآءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِىْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ ابْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِى الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِىْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ۔

سعید بن ابی سعید نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سواروں کا ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا۔ یہ لوگ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال جو اہل یمامہ کا سردار تھا۔ پکڑ لائے۔ اور اسے مسجد نبویؐ کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا۔ ثمامہ۔ تو کس خیال میں ہے۔ اس نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں اچھا ہوں۔ پھر اس نے پوری حدیث ذکر کی۔ آپ نے فرمایا ثمامہ کو چھوڑ دو۔

نوٹ: دوسری روایت میں یوں ہے کہ آپ ہر صبح کو ثمامہ کے پاس تشریف لے جاتے اور اس کا مزاج اور حالات پوچھتے۔ وہ کہتا کہ اگر آپ مجھے قتل کروا دیں گے۔ تو میرا بدلہ لینے والے لوگ بہت ہیں۔ اور اگر آپ مجھ کو چھوڑ دیں گے تو میں آپ کا ممنون رہوں گا۔ اور اگر آپ میری آزادی کے عوض روپیہ چاہتے ہیں تو جس قدر آپ فرمائیں گے میں آپ کو روپیہ دوں گا۔ کئی روز تک معاملہ اسی طرح چلتا رہا۔ آخر ایک روز آپ نے ثمامہ کو بلا شرط آزاد کر دیا۔ جب وہ جانے لگا تو صحابہؓ نے خیال کیا کہ

یہ فرار اختیار کر رہا ہے۔ مگر ثمامہ ایک درخت کے نیچے گیا جہاں پانی موجود تھا وہاں اس نے غسل کیا۔ اور پاک صاف ہو کر دربار رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں اسلام قبول کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ کلمہ شہادت پڑھا۔ اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔

(۱۴۲) بَابُ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ

کسی شخص نے کسی پر ظلم کیا ہو تو وہ اسے معاف کروالے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِاَحَدٍ مِنْ عِرْضِهِ اَوْشَيْئٌ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَايَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ وَ اِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی شخص کا ظلم کسی دوسرے شخص کی عزت پر ہو یا کسی اور طریقہ سے ظلم کیا ہو۔ تو اسے آج ہی وہ دن آنے سے پہلے معاف کرالے۔ جس دن نہ دینار ہوں گے اور نہ ہی درہم۔ بلکہ اگر اس کا کوئی نیک عمل ہو گا تو اس کے ظلم کے بدلے وہی لے لیا جائے گا۔ اور اگر کوئی نیک عمل اس کے پاس نہیں ہو گا۔ تو اس کے ساتھی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

(۱۴۳) بَابُ مَنْ اَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيْقِ۔

جس نے کوئی شئی یا تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹائی۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا

رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص راستے پر چل رہا تھا کہ اس نے وہاں کانٹے دار ٹہنی دیکھی۔ اس نے اسے اٹھا لیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کر لیا اور اسے بخش دیا۔

(۱۹۴) بَابُ النُّهْبَى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ

مالک کی اجازت کے بغیر اس کا مال اٹھا لینا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زانی مومن رہتے ہوئے زنا نہیں کر سکتا۔ شراب خور مومن رہتے ہوئے شراب نہیں پی سکتا چور مومن رہتے ہوئے چوری نہیں کر سکتا۔ اور کوئی شخص مومن رہتے ہوئے لوٹ اور غارت گری نہیں کر سکتا کہ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھی ہوئی ہوں اور وہ لوٹ رہا ہو۔

پارہ نمبر ۱۰

(۱۹۵) بَابُ الرَّهْنِ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ۔

گروی جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گروی جانور پر اس کے خرچ کے بدل سواری کی جائے گی۔ اسی طرح دودھ والے جانور کا جب وہ گروی ہو تو خرچ کے بدل اس کا دودھ پیا جائے گا۔ اور جو کوئی سواری کرے یا دودھ پیئے وہی اس کا خرچ اٹھائے۔

(١٩٦) بَابٌ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ۔

باب غلام آزاد کرنے کا ثواب۔

قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ۔

علی بن حسین کے ساتھی نے بیان کیا۔ ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے جسم کے ہر عضو کے بدلے اس شخص کے جسم کے بھی ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔

(١٩٧) بَابُ الْخَطَاءِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ۔

اگر بھول کر کسی کی زبان سے عتاق یا طلاق وغیرہ کا لفظ نکل جائے تو؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ صُدُورُهَا مَالَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف کردیا ہے۔ جب تک وہ انہیں عمل یا زبان پر نہ لائے۔

(۱۹۸) بَابُ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَلِلّٰهِ۔

جب آدمی نے اپنے غلام کو کہا کہ وہ اللہ کیلئے ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ ۔

يَا لَيْلَةً مِنْ طُولِهَا وَ عَنَا ئِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ وَأَبَقَ مِنِّي غُلَامٌ لِي فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْتَقْتُهُ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آتے ہوئے راستے میں یہ شعر کہا ۔

ہے بیاری گو کٹھن ہے لمبی میری رات
پر دلاتی اس نے دارالکفر سے مجھ کو نجات

کہتے ہیں کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے کھو گیا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اسلام پر قائم رہنے کے لئے بیعت کر لی۔ میں ابھی آپ کے پاس ہی تھا کہ وہ غلام دکھائی دیا۔ آپ نے فرمایا **یا اباھُرَیْرہ** ۔ یہ دیکھ تیرا غلام بھی آ گیا۔ میں

نے کہا حضورؐ وہ اللہ کے لئے آزاد ہے۔ پھر میں نے اسے آزاد کر دیا۔

(۱۹۹) بَابُ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا

اگر عربوں پر جہاد ہو اور کوئی ان کو غلام بنا لے؟

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَازِلْتُ اُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيلَ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین باتوں کی وجہ سے جنہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں بنو تمیم سے محبت کرتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا کہ یہ لوگ میری امت میں دجال کے سخت مخالف ہوں گے۔

ایک دفعہ بنو تمیم کے پاس سے زکوٰۃ وصول ہو کر آئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے۔

بنو تمیم کی ایک عورت قید ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے آزاد کر دو۔ کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

(۲۰۰) بَابُ الْعَبْدِ اِذَا اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ۔

جب غلام اپنے رب کی عبادت بھی اچھی طریقے سے کرے اور مالک کی خیر خواہی بھی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ کتنا اچھا ہے وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرتا ہے اور اپنے مالک کی خیر خواہی بھی کرتا ہے۔

(۲۰۱) بَابُ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ۔

جب کسی کا خادم کھانا لیکر آئے۔

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب کسی کا غلام کھانا لیکر آئے اور وہ اسے اپنے ساتھ نہ بٹھا سکے تو اسے ایک یا دو نوالے ضرور کھلا دے۔ کیونکہ اس نے اس کو تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی ہے۔

(۲۰۲) بَابُ إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

باب جب غلام کو مارے تو چہرے سے اجتناب کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی سے جھگڑا کرے تو چہرے پر مارنے سے پرہیز کرے۔

(۲۰۳) کتاب الهبة و فضلها و التحريض عليها۔

ہبہ کے مسائل اس کی فضیلت اور اس کی رغبت دلانا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَآءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو۔ کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کے معمولی ہدیہ کو بھی حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۰۴) باب القليل من الهبة۔

باب تھوڑی چیز ہبہ کرنا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى ذِرَاعٍ اَوْ كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے بازو یا پائے (کے گوشت) کی دعوت دی جائے تو میں قبول کر لوں گا۔ اور اگر مجھے بازو یا پائے کا تحفہ بھیجا جائے تو اسے بھی قبول کر لوں گا۔

(۲۰۵) باب قبول الهدية

ہدیہ کا قبول کرنا

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَهُمْ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چیز لائی جاتی تو آپ پوچھتے یہ تحفہ ہے یا صدقہ۔ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو آپ اپنے صحابہؓ کو فرماتے کہ کھاؤ۔ اور آپ خود نہ کھاتے اور اگر کہا جاتا کہ تحفہ ہے تو آپ خود بھی ہاتھ بڑھاتے اور صحابہؓ کے ساتھ اسے کھاتے۔

(۲۰۶) بَابُ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ۔

تحفہ منحہ کی فضیلت کے بارہ میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُوْا بِإِنَاءٍ وَ تَرُوحُ بِإِنَاءٍ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت ہی اچھا ہے ہدیہ اس دودھ دینے والی لونٹی کا جس نے حال ہی میں بچہ جنا ہو اور دودھ دینے والی بکری کا جو صبح شام اپنے دودھ سے برتن بھر دے۔

نوٹ: منحہ عربوں کی اصطلاح میں دودھ دینے والی لونٹی یا کسی بھی ایسے جانور کو کہتے تھے جو کسی کو کوئی بطور تحفہ دودھ پینے کے لئے دے دے۔

(۲۰۷) بَابُ إِذَا قَالَ أَخْدَمْتُكَ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ۔

جب کسی نے کہا یہ لڑکی میں نے تیری خدمت کے لئے دی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ فَأَعْطُوهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ

اللہ کبت الکافر واخدم ولیدۃ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے سارہ کے ساتھ ہجرت کی تو انھیں بادشاہ نے آجر کو (یعنی ہاجرہ کو) عطیہ میں دے دیا۔ پھر وہ واپس ہوئیں۔ اور ابراہیم سے کہا دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ایک لڑکی خدمت کے لئے بھی دے دی۔

(۲۰۸) باب فضل الاصلاح بین الناس والعدل بینھم

لوگوں کے درمیان ملاپ کرانے اور انصاف کرنے کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل سلامی من الناس علیہ صدقۃ کل یوم تطلع فیہ الشمس یعدل بین الناس صدقۃ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے بدن کے ہر جوڑ پر اس دن کا صدقہ واجب ہے۔ جس میں سورج طلوع ہوتا ہے لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔

پارہ نمبر ۱۱

(۲۰۹) باب ما یجوز من الاشتراط والثنیا فی الاقرار

اقرار میں شرط لگانا یا استثنیٰ کرنا جائز ہے۔

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدا من احصاھا دخل الجنۃ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جو شخص ان کو محفوظ رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۱۰) بَابُ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَآءُ وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ۔

کیا عزیزوں میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَ يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَاشِئْتِ مِنْ مَالِيْ لَآ أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈراؤ۔ تو آپ نے فرمایا اے قریشیو یا ایسا ہی اور کوئی کلمہ۔ تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے بدلے) مول لے لو (بچا لو) میں اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔ (یعنی اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں کر سکوں گا) اے عبد مناف کے بیٹو۔ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔ اے عباسؓ بیٹے عبدالمطلب کے میں اللہ کے ہاں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔ اے صفیہؓ میری پھوپھی اللہ تعالیٰ کے ہاں میں تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔ اے فاطمہؓ بیٹی محمدؐ

کی میرے مال میں سے جو چاہتی ہے مجھ سے مانگ لے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے کچھ کام نہیں آؤں گا۔

(۲۱۱) بَابُ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ۔

کیا وقف کرنے والا اپنے وقف سے فائدہ اٹھا سکتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْفِي الثَّالِثَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا اونٹ ہانک کر لے جاتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا۔ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ یہ قربانی کا ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا۔ افسوس یہ کلمہ آپ نے دوسری بار یا تیسری بار فرمایا۔

(۲۱۲) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتَمٰى ظُلْماً۔

وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَاهُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللهِ وَالسِّحْرُ وَ قَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَ أَكْلُ الرِّبٰوا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَ التَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلاَتِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا سات ہلاک کر دینے والے گناہوں سے بچتے رہو۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون سے گناہ ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ جادو کرنا۔ کسی کو ناحق قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ سود کھانا۔ یتیم کا مال کھانا۔ میدان جنگ سے بھاگ جانا۔ پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔

(۲۱۳) بَابُ اَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

لوگوں میں افضل وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔

اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَ تَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِهِ بِاَنْ يَّتَوَفَّاهُ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْيَرْجِعَهُ سَالِمًا مَّعَ اَجْرٍ اَوْغَنِيْمَةٍ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو (خلوص دل کے ساتھ) اس کے راستے میں جہاد کرتا ہے۔ اس شخص کی طرح ہے جو روزے رکھتا ہے اور قیام کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہد کی ذمہ داری لے لی ہے۔ کہ اگر اسے شہادت دے گا تو اسے جنت میں داخل کرے گا۔ یا پھر زندہ سلامت لوٹائے گا تو ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ۔

(۲۱۴) بَابُ دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات کا بیان۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

آمَنَ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِيْ أَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَ أَعْلَى الْجَنَّةِ أُرَاهُ فَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے۔ اور نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔ کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ خواہ وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرے یا اسی جگہ پڑا رہے جہاں وہ پیدا ہوا تھا۔ صحابہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دیں۔ آپ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ ان کے دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین میں ہے۔ اس لئے جب اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو۔ کیونکہ وہ جنت کا بہترین درجہ ہے۔ اور جنت کا بلند ترین درجہ ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے فرمایا اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے۔ اور وہیں سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

(۲۱۵) بَابُ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

اللہ کے راستے میں صبح شام چلنا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ تَغْرُبُ وَ قَالَ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ تَغْرُبُ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں ایک کمان جگہ دنیا کی ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام چلنا ان سب چیزوں سے بہتر ہے۔ جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

(۲۱۶) بَابُ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ

کافر اگر کفر کی حالت میں مسلمان کو قتل کرے پھر وہ مسلمان ہو جائے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے دو آدمیوں کے متعلق ہنس پڑے گا جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہو گئے۔ پہلا وہ جس نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا اور شہید ہو گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے قاتل کو توبہ کی توفیق دی اور وہ بھی اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا۔

(۲۱۷) بَابُ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهٖ فِي السَّفَرِ۔

اس شخص کی فضیلت جس نے سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھایا۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كُلُّ سُلَامٰی عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِی دَآبَّتِهٖ يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَمْشِيْهَآ اِلَی الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَ دَلُّ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ لازم ہے۔ اگر کوئی شخص کسی کی سواری میں مدد کرے اس کو سہارا دے کر اس پر سوار کرا دے۔ یا اس کا سامان اٹھا کر اس پر رکھ دے تو یہ بھی صدقہ ہے۔ اچھا کلمہ زبان سے نکالنا یہ بھی صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز کی طرف چلتا ہے وہ بھی صدقہ ہے کسی مسافر کو راستہ بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

(۲۱۸) بَابُ قِتَالِ الْيَهُوْدِ

یہودیوں سے لڑائی کا بیان۔

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا الْيَهُوْدَ حَتّٰی يَقُوْلَ الْحَجَرُ وَرَآءَهُ الْيَهُوْدِیُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِیٌّ وَّرَآئِی فَاقْتُلْهُ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تمہاری جنگ یہودیوں سے نہ ہو گی۔ اور وہ پتھر بھی اس وقت (اللہ کے حکم سے بول اٹھے گا جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہو گا۔ اے مسلمان یہ یہودی میری آڑ لیکر چھپا ہوا ہے۔ اسے قتل کر دو۔ (یہ قرب قیامت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا۔)

(۲۱۹) بَابُ الدُّعَآءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ بِالْهُدٰى لِيَتَأَلَّفَهُمْ

مشرکوں کے تالیف قلب کے لئے ان کی ہدایت کی دعا کرنا۔

قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَاَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمروؓ دوسی اپنے ساتھیوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ دوس کے لوگ سرکشی پر اتر آئے ہیں اور اللہ کا کلام سننے سے انکار کرتے ہیں۔ آپ ان کے لئے بد دعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اے اللہ دوس کے لوگوں کو ہدایت دے۔ اور انہیں دائرہ اسلام میں کھینچ لا۔

نوٹ: حضرت ابو ہریرہؓ بھی قبیلہ دوس سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی دعا کی برکت سے وہ لوگ مسلمان ہو گئے تھے۔

(۲۲۰) بَابُ التَّوْدِيْعِ

مسافر کو رخصت کرنا۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَعْثٍ وَّ قَالَ لَنَا اِنْ لَقِيْتُمْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ سَمَّاهُمَا فَحَرِّقُوْهُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ اَتَيْنَاهُ نُوَدِّعُهُ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ

تحرقوا فلانا و فلانا بالنار و ان النار لا یعذب بها الا الله فان اخذ تموهما فاقتلوهما۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا کہ اگر قریش کے فلاں فلاں دو آدمی (ھبار بن اسود اور نافع بن عبد عمر) تمہیں مل جائیں۔ تو انہیں آگ میں جلا دینا۔ حضرت ابوھریرہؓ نے کہا کہ جب ہم آپ کی خدمت میں آپ سے رخصت ہونے کی اجازت کے لئے حاضر ہوئے تو اس وقت آپ نے فرمایا کہ میں نے پہلے تمہیں حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں قریش تمہیں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا' لیکن حقیقت یہ ہے کہ آگ کی سزا دینا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کیلئے سزاوار نہیں ہے۔ اس لئے اگر وہ تمہیں مل جائیں تو انہیں قتل کر دینا۔ (جلاش)

نوٹ: ان دو مردوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زدتے ہیں عالت حمل ایسا مد چھارا تھا کہ اسکا حمل ساقط ہو گیا۔ اس لئے آپ نے انہیں جلانے کا حکم دیا تھا پھر وحی الٰہی سے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ معلوم ہوا کہ آگ میں جلانا حرام ہے۔

(۲۲۱) **باب یقاتل من ورآء الامام و یتقی به۔**

امام کے ساتھ ہو کر لڑنا اور اس کے زیر سایہ اپنا بچاؤ کرنا۔

انه سمع ابا هریرة رضی الله تعالی عنه انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول نحن الاخرون السابقون وبهذا الاسناد من اطاعنی فقد اطاع الله و من عصانی فقد عصی الله ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی وانما الامام جنة یقاتل من ورآئه و یتقی به فان امر بتقوی

اللّٰہِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَہٗ بِذٰلِکَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِہٖ فَاِنَّ عَلَیْہِ مِنْہُ۔

اعرج نے ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ ہم لوگ گو دنیا میں سب سے پیچھے آئے۔ لیکن آخرت میں جنت میں سب سے آگے ہوں گے۔ اور اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ امام کی مثال ڈھال جیسی ہے۔ کہ اس کی قیادت میں رہ کر اس کی آڑ میں جنگ کی جاتی ہے۔ اور اسی کے ذریعہ دشمن کے حملہ سے بچا جاتا ہے۔ پس اگر امام تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کا حکم دے اور انصاف کرے تو اس کا ثواب اسے ملے گا۔ اور اگر بے انصافی کرے گا تو اس کا وبال اس پر ہوگا۔

(۲۲۲) بَابٌ اِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ

اگر کوئی مشرک کسی مسلمان کو آگ سے جلا دے تو کیا اس کو بدلہ میں جلایا جا سکتا ہے؟

اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَآءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ اللّٰهَ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا تھا۔ تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کے سارے گھر جلا دیے گئے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اگر تمہیں ایک چیونٹی نے

کا تا تھا تو تم نے ایک ایسی امت کو جلا کر راکھ کر دیا جو اللہ کی تسبیح بیان کرتی تھی۔

(۲۲۳) بَابُ اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

اللہ تعالیٰ اپنے دین کی مدد ایک فاجر شخص سے بھی لے لیتا ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَاَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِي قُلْتَ اِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَاِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ اَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذَالِكَ اِذْ قِيْلَ اِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ بِهِ جِرَاحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَالِكَ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى بِالنَّاسِ اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں موجود تھے۔ آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا فرمایا یہ شخص دوزخی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص (مسلمانوں کی طرف سے) بڑی بہادری کے ساتھ لڑا اور وہ زخمی ہو گیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا وہ دوزخ میں جائے گا وہ تو بڑی بے

جگری کے ساتھ لڑا ہے۔ اور زخمی ہو کر مر بھی گیا ہے۔ آپ نے اب پھر وہی جواب دیا کہ وہ جہنم میں گیا۔ حضرت ابو ھریرۃؓ نے بیان کیا کہ قریب تھا کہ بعض لوگوں کے دلوں میں کچھ شبہ پیدا ہو جاتا۔ لیکن ابھی لوگ اسی غور و فکر میں تھے کہ کسی نے بتایا کہ ابھی وہ مرا نہیں ہے۔ البتہ زخم کاری ہے۔ پھر جب رات ہوئی تو اس نے زخموں کی تاب نہ لا کر خود کشی کر لی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا اللہ اکبر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے بلالؓ کو حکم دیا اور اس نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ مسلمان کے سوا جنت میں کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دین کی مدد کسی فاجر شخص سے بھی کرا لیتا ہے۔

(۲۲۴) بَابُ نَفَقَةِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی بیویوں کے نفقے کا بیان۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا مَاتَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَؤُوْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے وارث میرے بعد میراث کا ایک دینار بھی تقسیم نہ کریں۔ میں جو چھوڑوں اس میں سے میری بیویوں کا خرچ اور میرے عاملوں کا خرچ نکال کر باقی سب صدقہ ہے۔

پارہ نمبر ۱۳

(۲۲۵) بَابُ مَاجَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَءُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهُ۔

اللہ ہی ہے جس نے پیدا کیا مخلوق کو پہلی دفعہ۔ پھر وہی دوبارہ موت کے بعد

زندہ کرے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ يَقُولُ اللّٰهُ شَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَّشْتِمَنِي وَيُكَذِّبُنِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم نے مجھے گالی دی اور اس کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ مجھے گالی دیتا۔ اور اس نے مجھے جھٹلایا اور اس کے لئے مناسب نہیں تھا۔ اس کی گالی یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میری اولاد ہے اور اس کا جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے پہلی بار پیدا کیا ہے دوبارہ موت کے بعد وہ مجھے زندہ نہیں کر سکے گا۔

(۲۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب لوح محفوظ میں جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔

(۲۲۷) بَابُ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ

سورج اور چاند حساب سے چلتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن سورج اور چاند دونوں تاریک (بے نور) ہو جائیں گے۔

(۲۲۸) بَابُ ذِکْرِ الْمَلآئِکَۃِ۔

فرشتوں کا بیان۔

عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا أَحَبَّ اللّٰہُ الْعَبْدَ نَادٰی جِبْرِیْلُ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْہُ فَیُحِبُّہُ جِبْرِیْلُ فَیُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِیْ أَھْلِ السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَیُحِبُّہُ أَھْلُ السَّمَآءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقُبُوْلُ فِی الْاَرْضِ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ سے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے۔ تم بھی اس شخص سے محبت کرو۔ چنانچہ جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر جبریلؑ تمام اہل آسمان کو آواز دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے تم بھی اس سے محبت رکھو چنانچہ سب آسمان والے اس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد زمین والے بھی اس کو مقبول سمجھتے ہیں۔

(۲۲۹) بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صِفَۃِ الْجَنَّۃِ

جنت کی صفت کا بیان۔

اِنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْقَالَ بَیْنَا اَنَانَآئِمٌ رَأَیْتُنِیْ فِی الْجَنَّۃِ فَاِذَا امْرَأَۃٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰی جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ ھٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا

لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

حضرت ابوھریرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ نے فرمایا میں نے خواب میں جنت دیکھی میں نے اس میں ایک عورت کو دیکھا جو ایک محل کے کنارے وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے تو فرشتوں نے کہا یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی۔ اور میں وہاں سے پلٹ آیا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ رو پڑے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ کے ساتھ بھی غیرت کروں گا؟

(۲۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَالَاعَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی خیال گزرا ہے۔ اگر جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔ پس کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کیا چیزیں چھپا کر رکھی گئی ہیں۔

(۲۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُوْنَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا

يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَ مَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبُ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوں گے نہ وہ تھوکیں گے نہ ہی ان کی ناک سے کوئی آلائش نکلے گی اور نہ وہ پیشاب پاخانہ کریں گے۔ ان کے برتن سونے کے ہوں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی۔ انگیٹھیوں کا ایندھن عود کا ہوگا۔ پسینہ مشک جیسا خوشبودار ہوگا۔ اور ہر شخص کی دو بیویاں ہونگی۔ جن کی پنڈلیوں کا گودہ گوشت کے اوپر سے دکھائی دے گا۔ جنتیوں میں نہ کوئی اختلاف ہوگا اور نہ ہی بغض و عناد۔ ان کے دل ایک ہوں گے اور وہ صبح شام اللہ تعالی کی تسبیح بیان کیا کریں گے۔

(۲۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ وَلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں ایک سوار سو سال تک چل سکے گا۔ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو۔ وَظِلٍّ مَمْدُودٍ۔ لمبے سائے اور جنت میں تمہاری ایک کمان کے برابر جگہ پوری دنیا سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع غروب ہوتا ہے۔

(۲۲۳) بَابُ صِفَةِ النَّارِ

آگ کا بیان۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِیَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَیْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّیْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری آگ جہنم کی آگ کے مقابلہ میں (اپنی گرمی اور حرارت میں) ستر واں حصہ ہے۔ کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کفار اور گنہگاروں کے عذاب کیلئے تو) یہ دنیا کی آگ ہی کافی تھی آپ نے فرمایا کہ دنیا کی آگ کے مقابلہ میں جہنم کی آگ انہتر درجہ بڑھ کر ہے۔

(۲۲۴) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ بَیْنَ یَدَیْ اَحَدِكُمْ شَیْءٌ وَّهُوَ یُصَلِّی فَلْیَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کے سامنے سے کوئی چیز گزرے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اسے روکے، اگر وہ نہ رکے تو پھر روکے اور اگر پھر بھی وہ نہ رکے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(۲۲۵) عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ یَطْعُنُ الشَّیْطَانُ فِیْ جَنْبَیْهِ بِاِصْبَعِهٖ حِیْنَ یُوْلَدُ غَیْرَ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذَهَبَ یَطْعُنُ فَطَعَنَ فِی

الْحِجَابِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان ہر انسان کی پیدائش کے وقت اپنی انگلی سے اس کے پہلو میں کچوکے لگاتا ہے سوا عیسیٰ بن مریم کے جب انہیں وہ کچوکا لگانے گیا تو پردے پر لگا آیا۔

(۲۳۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ پس جب کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے کیونکہ جب کوئی جمائی لیتے ہوئے ہاہا کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

(۲۳۷) بَابُ خَيْرِ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ۔

مسلمان کا بہترین مال بکریاں ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کی چوٹی مشرق میں ہے۔ فخر اور تکبر گھوڑے والوں اونٹ والوں اور زمینداروں میں ہوتا ہے اور سکینہ بکری والوں میں ہوتا ہے۔

نوٹ: ایران۔ توران عرب کے مشرق کی طرف ہیں۔ یہاں کے بادشاہ بڑے مغرور

تھے۔ ایران کے بادشاہ نے آپ کا خط پھاڑ دیا تھا۔ اس لئے فرمایا کفر کی چوٹی مشرق میں ہے۔

(۲۲۸) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانھا رأت ملکاً و اذا سمعتم نھیق الحمار فتعوذوا باللہ من الشیطن فانہ رای شیطاناً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو۔ کیونکہ اس نے فرشتے کو دیکھا ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہے۔

(۲۲۹) باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ۔

جب مکھی پانی پینے میں گر جائے تو اس کو ڈبو دے۔

سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ ثم لینزعہ فان فی احدی جناحیہ داءً والاخری شفاءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب مکھی کسی کے پینے میں گر جائے تو اسے ڈبو کر پھر نکال کر پھینک دے۔ کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہوتی ہے۔ اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے۔

(۲۳۰) باب قول اللہ تعالی واذ قال ربک للملائکۃ

جب تیرے رب نے فرشتوں کو کہا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ تَحِيَّتُكَ وَ تَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے آدم علیہ السلام کو ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا۔ پھر فرمایا جاؤ ان فرشتوں کو سلام کہو اور سنو کہ کن لفظوں میں وہ تمہیں سلام کا جواب دیتے ہیں۔ پھر وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا طریقہ سلام ہو گا۔ آدم علیہ السلام نے جا کر السلام علیکم کہا۔ تو فرشتوں نے جواب میں کہا السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ انہوں نے رحمۃ اللہ کا لفظ بڑھا دیا۔ پس جو شخص بھی جنت میں داخل ہو گا وہ آدم علیہ السلام کی شکل اور قامت پر داخل ہو گا۔ آدم علیہ السلام کے بعد انسانوں کے اب تک قد چھوٹے ہوتے رہے۔

(۲۲۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَ اِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَ اِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے بارہ میں میری وصیت یاد رکھنا۔ کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی میں سب سے زیادہ ٹیڑھا اوپر کا حصہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اسے سیدھا کرنے کی

کوشش کرے تو توڑ کے رہے گا۔ اور اگر اسے یوں ہی چھوڑ دے تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ پس عورتوں کے بارہ میں میری نصیحت یاد رکھو۔ (ان سے اچھا سلوک کرو)۔

(۲۳۲) باب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاہِيمَ خَلِيلاً۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان اور اللہ نے ابراہیم کو خلیل بنایا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى اِبْرَاهِيمُ اَبَاهُ اٰذَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰذَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَاتَعْصِنِي فَيَقُوْلُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاہِيمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَنِي اَنْ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرَاہِيمُ مَاتَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر کو قیامت کے دن جب ملیں گے۔ تو ان کے چہرے پر سیاہی اور غبار ہو گا۔ حضرت ابراہیم کہیں گے کہ کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری مخالفت نہ کیجئے۔ وہ کہیں گے آج میں آپ کی مخالفت نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیم عرض کریں گے کہ اے رب تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ آج اس رسوائی سے بڑھ کر اور کون سی رسوائی ہو گی کہ میرے والد تیری رحمت سے بہت زیادہ دور ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کافروں پر حرام کر دی ہے۔ پھر کہا جائے

گا اے ابراہیم تمہارے قدموں کے نیچے کیا ہے۔ وہ دیکھیں گے تو ایک ذبح کیا ہوا جانور جو خون میں لتھڑا ہوا پڑا ہوگا۔ پھر اس کے پاؤں پکڑ کر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

(۲۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُوْمِ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم نے اسی (۸۰) سال کی عمر میں بسولے سے ختنہ کیا۔

نوٹ: اسی عمر میں ان کو ختنے کا حکم ہوا تھا۔ استرہ پاس نہیں تھا اس لئے حکم الٰہی کی تعمیل میں خود ہی بسولے سے ختنہ کر لیا۔

(۲۴۴) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان کیا تجھ کو موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ معلوم ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ رَأَيْتُ مُوْسٰى وَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسٰى فَاِذَا رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ بِهِ ثُمَّ أُتِيْتُ بِاِنَائَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيْلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا اِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات کی کیفیت بیان کی جس میں آپ کو معراج ہوا کہ میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ

ایک دبلے پتلے سیدھے بالوں والے آدمی ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوءہ میں سے ہیں۔ اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا وہ میانہ قد اور نہایت سرخ و سفید رنگ والے تھے ایسے معلوم ہوتا تھا کہ ابھی غسل خانہ سے نکلے ہیں۔ اور میں ابراہیم علیہ السلام سے ان کی اولاد میں سب سے زیادہ مشابہ ہوں۔ پھر دو برتن میرے سامنے لائے گئے۔ ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی جبرائیل علیہ السلام نے کہا دونوں میں سے جو جی چاہے پی لیں۔ میں نے دودھ پی لیا۔ مجھ سے کہا گیا آپ نے فطرت کو پسند کیا ہے۔ (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے) اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

(۲۳۵) بابُ قولِ اللہِ تعالٰی ووٰعدنا موسی ثلاثین لیلۃً۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتوں کا وعدہ کیا۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُوْا اِسْرَآئِیْلَ لَمْ یَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰی زَوْجَھَا الدَّھْرَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل (سلویٰ کا گوشت جمع کر کے نہ رکھتے) تو گوشت کبھی نہ سڑتا۔ اور اگر حوا علیہا السلام نہ ہوتیں (اپنے خاوند حضرت آدم علیہ السلام کی خیانت نہ کرتی) تو کوئی عورت اپنے شوہر کی خیانت نہ کرتی۔

(۲۳۶) بابُ واذکر فی الکتاب مریم۔

کتاب میں مریمؑ کا ذکر کر

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ فِی الدُّنْیَا

وَالآخِرَةِ وَالأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلاَتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عیسیٰ بن مریم سے اور لوگوں کی بہ نسبت زیادہ قریب ہوں۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ اور انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں، مائیں ان کی مختلف ہیں۔ (مسائل میں اگرچہ کچھ اختلاف ہے) لیکن دین سب کا ایک ہے۔

نوٹ: علاتی بھائی وہ ہوتے ہیں جن کا باپ ایک ہو اور مائیں جدا جدا ہوں۔ اسی طرح جملہ انبیاء کا دین ایک ہے اور فروعی مسائل جدا جدا ہیں۔

(۲۳۷) بَابُ نُزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا۔

سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلاً فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ يَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَ يَضَعُ الْجِزْيَةَ وَ يَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لاَ يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُوهُرَيْرَةَ وَاقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلاَّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ بن مریم تمہارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے۔ سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اس وقت مال کی اتنی کثرت ہو

جائے گی کہ کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔ اس وقت کا ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بڑھ کر ہوگا۔ پھر حضرت ابوھریرہؓ نے کہا اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو اور کوئی اہل کتاب ایسا نہیں ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے۔ اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوں گے۔

(۲۴۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأٰی عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلاً يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ قَالَ كَلاَّ وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِیْ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا پھر اس سے پوچھا کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا۔

(۲۴۹) اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

حضرت ابوھریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے۔ آپ نے فرمایا تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

پارہ نمبر ۱۲

(۲۵۰) بَابٌ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهٗ قَدْ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّهٗ اِنْ

كَانَ فِي أُمَّتِي هٰذِهٖ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گذشتہ امتوں میں محدث لوگ ہوا کرتے تھے۔ میری امت میں اگر کوئی ہے تو وہ عمرؓ بن خطاب ہے۔

نوٹ: محدث دال کے فتحہ کے ساتھ۔ صاحب الہام یہ ولایت کا ایک درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے دل میں ایک بات ڈال دی جاتی ہے۔ اس لئے کئی باتوں میں ان کی رائے کے مطابق وحی نازل ہوئی۔ حضرت عمرؓ کو یہ درجہ کامل طور پر حاصل ہوا۔

(۲۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعِ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے مکان خریدا۔ مکان کے خریدار کو اس میں سے ایک گھڑا ملا۔ جس میں سونا تھا وہ مکان کے مالک سے کہنے لگا بھائی یہ گھڑا لے جائیں میں نے تم سے زمین خریدی تھی۔ سونا نہیں خریدا تھا۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے تمہیں یہ زمین بیچ دی تھی اور جو کچھ اس میں موجود ہے۔ وہ بھی یہ دونوں شخص ایک آدمی کے پاس اپنا

مقدمہ لیکر گئے۔ فیصلہ کرنے والے نے پوچھا کیا تمہاری اولاد ہے۔ ایک نے کہا میرا لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے۔ فیصلہ کرنے والے نے کہا ان کا آپس میں نکاح کردو اور یہ سونا ان پر خرچ کردو اور صدقہ بھی کردو۔

(۲۵۲) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ إِذَا أَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے نوکروں کو اس نے کہہ رکھا تھا کہ جب تم میرے قرض دار کو مفلس پاؤ تو اسے معاف کر دیا کرو۔ شاید اللہ تعالیٰ بھی ہمیں معاف کر دے۔ آپ نے فرمایا جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا۔ تو اللہ نے اسے بخش دیا۔

(۲۵۳) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ كُلُّ اُمَّةٍ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ غَدًا لِلْيَهُوْدِ وَ بَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰى عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمٌ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہم دنیا میں تمام امتوں کے آخر میں آئے مگر قیامت کے دن تمام امتوں سے آگے ہوں گے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ انھیں کتاب پہلے دی گئی اور ہمیں بعد میں ملی اور یہی وہ دن (جمعہ) ہے جس کے بارہ میں لوگوں نے اختلاف کیا یہودیوں نے تو اس سے دوسرے

دن (ہفتہ) کو لے لیا اور عیسائیوں نے تیسرے دن (اتوار) کو۔ پھر ہر مسلمان کو ہفتے میں ایک دن (جمعہ کے دن) اپنے جسم اور سر کو دھولینا لازم ہے۔

(۲۵۴) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى۔

اے لوگو ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَ تَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انسانوں کو کان کی طرح پاؤ گے۔ (برائی اور بھلائی میں) جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں بہتر اور اچھی صفات والے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر اور اچھی صفت والے ہیں۔ بشرطیکہ وہ دین کا علم حاصل کریں۔ اور حکومت اور سرداری کے لائق اس کو پاؤ گے جو اس کو ناپسند کرتا ہو۔ اور آدمیوں میں سے سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دوغلا ہوگا۔ ان لوگوں میں ایک منہ لیکر آئے اور دوسروں میں دوسرا منہ۔

(۲۵۵) بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ۔

قبیلہ خزاعہ کا بیان۔

قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ

سَيَّبَ السَّوَائِبَ.

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا۔ یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ کی رسم نکالی۔

نوٹ: سائبہ وہ اونٹنی جسے وہ اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور اس پر کوئی سواری نہ کرتا اور نہ اس پر بوجھ لادا جاتا۔

(۲۵۶) بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَ لَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّأَنَا مُحَمَّدٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ قریش کی گالیوں اور لعنت ملامت کو کس طرح مجھ سے دور کرتا ہے۔ مجھے وہ مذمم کہہ کر برا کہتے ہیں اور مذمم پر لعنت کرتے ہیں۔ حالانکہ میں تو محمد ہوں ﷺ۔

(۲۵۷) بَابُ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ

يطوفون به و يعجبون له ويقولون هلاّ وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة وانا خاتم النبيين ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اسے ہر طرح کی زینت سے آراستہ کیا۔ مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ اب لوگ آتے ہیں اور مکان کو گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں کہ یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ تو میں ہی وہ اینٹ ہوں۔ اور میں خاتم النبیین ہوں۔

نوٹ: قصر نبوت ایک اینٹ کی وجہ سے جو غیر مکمل تھا وہ میں نے آ کر مکمل کر دیا۔

(۲۵۸) باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا بیان۔

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال ماعاب النبيُّ صلى الله عليه وسلم طعاما قطُّ ان اشتهاهُ اكلهُ والاّ تركهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا تھا۔ اگر آپ کو مرغوب ہوتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔

(۲۵۹) باب علامات النبوة ـ

نبوت کی نشانیوں کا بیان۔

انّ ابا هُريرةَ رضي الله عنهُ قال قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتنٌ القاعدُ فيها خيرٌ من القائم والقائمُ فيها خيرٌ من الماشي والماشي فيها خيرٌ من الساعي و من يُشرف

لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتنوں کا دور جب آئے گا تو اس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا۔ اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ اور جو اس میں جھانکے گا تو فتنہ اسے اچک لے گا۔ اس وقت جسے جہاں بھی پناہ مل جائے بس وہیں پناہ پکڑے تاکہ اپنے دین کو فتنوں سے بچا سکے۔

(۲۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک (مسلمانوں) کی دو جماعتیں آپس میں جنگ نہ کر لیں۔ یہ جنگ بہت بھاری ہوگی۔ حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔ اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تقریباً تیس جھوٹے دجال نہ پیدا ہو لیں۔ ان میں ہر ایک کا یہی گمان ہوگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔

پارہ نمبر ۵

(۲۶۱) بَابُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ۔

اپنے نفسوں پر وہ دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ اِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَامَعَنَا اِلاَّ الْمَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضُمُّ اَوْ يُضِيْفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الاَنْصَارِ اَنَا فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى اِمْرَأَتِهٖ فَقَالَ اَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا اِلاَّقُوْتَ صِبْيَانِيْ فَقَالَ هَيِّئِيْ طَعَامَكِ وَاَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ وَ نَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ اِذَا اَرَادُوْا عَشَآءً فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَ اَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَ نَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاَطْفَأَتْهُ فَجَعَلاَ يُرِيَانِهٖ اَنَّهُمَا يَاْكُلاَنِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ اَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُوْلٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی بھوک کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اسے ازواج مطہرات کے پاس بھیجا (تاکہ ان کو کھانا کھلادیں) ازواج نے کہلا بھیجا کہ ہمارے پاس پانی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اس کی کون مہمانی کرے گا۔ ایک انصاری صحابی ؓ نے کہا۔ میں کروں گا چنانچہ وہ ان کو اپنے گھر لے گیا۔ اور اپنی بیوی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر تواضع کر۔ بیوی نے کہا گھر میں بچوں کے کھانے کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ انصاری نے کہا جو کچھ بھی ہے اسے لے آؤ اور چراغ جلا دو اور بچے اگر کھانا مانگتے ہیں تو انہیں سلادو بیوی نے کھانا نکال دیا اور چراغ جلا دیا اور اپنے بچوں کو بھوکا سلادیا۔ پھر وہ چراغ درست کرنے کے بہانے کھڑی ہوئی اور چراغ بجھا دیا گویا کہ اسے

درست کر رہی ہے۔ پھر وہ ظاہر کرنے لگے کہ وہ بھی اس کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ لیکن انہوں نے بچوں سمیت رات فاقے سے گزار دی۔ صبح کے وقت جب وہ صحابیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا تمہارے عمل سے رات اللہ تعالیٰ ہنس پڑا۔ یا فرمایا تمہارے عمل سے اللہ تعالیٰ نے تعجب کیا۔ اور یہ آیت نازل فرما دی۔ وہ ترجیح دیتے ہیں اپنے اوپر دوسروں کو اگرچہ وہ خود فاقے سے ہی ہوں۔ اور جو اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا وہی فلاح پانے والے ہیں۔

(۲۴۲) بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ وَ فَضْلِهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح اور ان کی فضیلت کا بیان۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَ بَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ حضرت خدیجہؓ آپ کے پاس ایک برتن لئے آرہی ہے۔ جس میں کھانا پینا ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئے تو اس کو اس کے رب کا سلام پہنچانا اور میری طرف سے بھی اور انہیں جنت میں موتیوں کے محل کی بشارت دینا۔ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تھکن ہوگی۔

(۲۶۳) بَابُ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ۔

جاہلیت کے زمانے کا بیان۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے سچی بات جو کوئی شاعر کہہ سکتا تھا وہ لبید شاعر نے کہی ہے۔ کہ اللہ کے سوا ہر چیز باطل ہے۔ اور امیہ بن صلت (جاہلیت کا ایک شاعر تھا) وہ مسلمان ہونے کے قریب تھا۔

(۲۶۴) بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ۔

جنوں کا بیان۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا۔

حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور قضاء حاجت

کے لئے پانی کا ایک برتن لئے ہوئے آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے۔ کہا کہ میں ابو ھریرہ ہوں۔ آپ نے فرمایا استنجے کیلئے چند پتھر تلاش کر کے لاؤ۔ ہاں ہڈی اور لید نہ لانا۔ پھر میں پتھر لیکر حاضر ہوا۔ ان کو میں نے اپنے کپڑے کے ایک کونے میں رکھا ہوا تھا۔ وہ میں نے آپ کے قریب رکھ دیا۔ اور واپس چلا آیا۔ آپ جب قضاء حاجت سے فارغ ہوئے تو میں پھر آپ کے خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ ہڈی اور گوبر میں کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا وہ جنوں کی خوراک ہے۔ میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا تھا۔ اور کیا ہی اچھے وہ جن تھے۔ تو انہوں نے مجھ سے توشہ مانگا تھا۔ میں نے ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی۔ کہ جب بھی ہڈی یا گوبر پر ان کا گزر ہو تو اس میں سے وہ رزق پائیں۔

پارہ نمبر ۱۲

(۲۹۵) بَابُ غَزْوَةِ الْخَنْدَقِ وَهِيَ الْاَحْزَابُ

غزوہ خندق کا بیان اور یہی غزوہ احزاب ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَعَزَّ جُنْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ غَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَاشَيْئَ بَعْدَهُ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے جس نے اپنے لشکر کو فتح دی۔ اپنے بندے کی مدد کی۔ اور احزاب کو (یعنی فوج کفار) اکیلے نے بھگا دیا۔ پس اس کے بعد کوئی چیز اس کے مد مقابل نہیں ہو سکتی۔

نوٹ: احزاب حزب کی جمع ہے۔ حزب گروہ کو کہتے ہیں۔ اس جنگ میں ابو سفیان عرب

نے بہت سے گروہوں کو بھڑکا کر مسلمانوں کے مقابلہ میں لے آیا تھا اس لئے اس کا نام جنگ احزاب ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی کی رائے پر مدینہ کے گرد خندق کھدوائی تھی آپ بھی بذات خود خندق کھودنے میں شریک تھے کافروں کی تعداد دس ہزار تھی اور مسلمان تین ہزار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں پر آندھی بھیجی اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے اسی واقعہ کے بیان کیلئے سورت احزاب نازل ہوئی۔

پارہ نمبر ۱۷

(۲۲۶) بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرَ۔

غزوہ خیبر کا بیان۔

اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِفْتَتَحْنَا خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَّلَا فِضَّةً اِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَ الْاِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَآئِطَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى وَادِي الْقُرٰى وَ مَعَهُ عَبْدٌ لَّهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ اَهْدَاهُ لَهُ اَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَهُ سَهْمٌ عَآئِرٌ حَتّٰى اَصَابَ ذَالِكَ الْعَبْدَ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَّهُ الشَّهَادَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَجَآءَ رَجُلٌ حِيْنَ سَمِعَ ذَالِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِرَاكٍ اَوْ بِشِرَاكَيْنِ فَقَالَ هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ اَصَبْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو مال غنیمت میں سونا اور چاندی نہیں ملا تھا بلکہ گائے اونٹ، سامان اور باغات ملے تھے پھر ہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وادی القریٰ کی طرف لوٹے۔ آپ کے ساتھ ایک مدعم نامی غلام تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ نے آپ کو ہدیہ دیا تھا۔ وہ آپ کا کجاوہ اتار رہا تھا کہ کسی نامعلوم سمت سے ایک تیر آکر اس کو لگا۔ لوگوں نے اس کی شہادت پر کہا مبارک ہو۔ لیکن آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ جو چادر اس نے خیبر میں تقسیم سے پہلے مال غنیمت سے چرائی تھی۔ وہ اس پر آگ کا شعلہ بن کر بھڑک رہی ہے۔ یہ سن کر ایک آدمی ایک یا دو تسمے لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ میں نے اٹھائے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ بھی جہنم کا تسمہ بنتا۔

(۲۴۷) بَابُ حَجِّ أَبِي بَكْرٍ بِالنَّاسِ فِي سَنَةِ تِسْعٍ۔

حضرت ابوبکرؓ کا لوگوں کے ساتھ ۹ھ میں حج کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَابَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجۃ الوداع سے پہلے جس حج کا امیر بنا کر بھیجا تھا اس میں حضرت ابوبکرؓ نے مجھے کئی آدمیوں کے ساتھ قربانی کے دن یہ اعلان کرنے کے لئے بھیجا تھا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کا حج کرنے نہ آئے۔ اور نہ ہی کوئی شخص بیت اللہ کا ننگے ہو کر طواف کرے۔

پارہ نمبر ۱۸

(۲۲۸) بابُ قولہ واذ قلنا ادخلوا ھذہ القریۃ

اور جب ہم نے کہا اس بستی میں داخل ہو جاؤ۔

عن ابی ھریرۃ عن النبیِ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سُجداً وقولوا حطۃٌ فدخلوا یزحفون علی استاھھم فبدلوا وقالوا حطۃٌ حبۃٌ فی شعرۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو یہ حکم ہوا تھا کہ شہر کے دروازے میں جھکتے ہوئے داخل ہوں اور حطۃ کہیں کہ یا اللہ ہمارے گناہ بخش دے۔ لیکن وہ اپنے چوتڑوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کلمہ حطۃ کو بھی بدل دیا۔ اور کہنے لگے حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ کہ دانہ بال کے اندر ہونا چاہئے۔

(۲۲۹) بابُ قولہ قولوا آمنّا باللّٰہ

اور کہو تم کہ ہم اللہ پر ایمان لائے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال کان اھل الکتاب یقرءُون التوراۃ بالعبرانیۃ و یفسّرونھا بالعربیۃ لاھل الاسلام فقال رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لا تصدّقوا اھل الکتاب ولا تکذّبوھم وقولوا امنّا باللّٰہ وما اُنزل الینا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور اس کی تفسیر اہل اسلام کے لئے عربی میں کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب بلکہ یہ کہو امنّا باللّٰہ وما اُنزل الینا کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے۔ (قرآن مجید)

نوٹ: اہل کتاب کی جن باتوں کا قرآن مجید میں رد موجود ہے وہ ضرور قابل تکذیب ہیں۔ اور جن کے متعلق خاموشی ہے ان کے بارہ میں یہ اصول ہے جو بیان ہوا ہے۔

(۲۷۰) بَابُ قَوْلِهٖ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔
آپ کے اختیار میں نہیں ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْيَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ ابْنَ هِشَامٍ وَّعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا لِاَحْيَآءٍ مِنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر بددعا کرنا چاہتے یا کسی کے لئے دعا کرنا چاہتے تو رکوع کے بعد کرتے۔ سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا لک الحمد کے بعد بعض اوقات آپ نے یہ دعا کی کہ اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، اور عیاش بن ربیعہ کو نجات دے اے اللہ مضر والوں کو سختی سے پکڑ لے۔ اور ان میں ایسی قحط سالی ڈال جیسے یوسف علیہ السلام کے زمانے میں ہوئی تھی۔ آپ بلند آواز سے یہ دعا کرتے اور آپ نماز فجر کی بعض رکعت میں یہ دعا کرتے۔ اے اللہ فلاں اور فلاں کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔ عرب کے چند خاص قبائل کے حق میں آپ یہ بددعا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل کر دی کہ آپ کو اس امر میں کوئی دخل

نہیں ہے۔

(۲۷۱) بَابُ قَوْلِهٖ هَلُمَّ شُهَدَآءَ كُمْ ۔

کہ اپنے گواہوں کو لاؤ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَاٰهَا النَّاسُ اٰمَنُوْا اَجْمَعُوْنَ۔ وَ ذَالِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَاَ الْاٰيَةَ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو لے جب مغرب سے سورج طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے۔ لیکن اس وقت کسی کو اس کا ایمان نفع نہیں دے گا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی۔

پارہ نمبر ۱۹

(۲۷۲) بَابُ قَوْلِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ.

اس کا عرش پانی پر تھا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَيْكَ وَقَالَ يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى لَا تَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّآءُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَا فِیْ يَدِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَ بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَ يَرْفَعُ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (میرے بندو) میری راہ میں خرچ کرو تو میں بھی تم پر خرچ کروں گا اور فرمایا اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات دن کے مسلسل خرچ سے اس میں کمی نہیں ہوتی۔ اور فرمایا تم نے دیکھا نہیں جب سے اللہ نے آسمان زمین پیدا کیا ہے۔ مسلسل خرچ کر رہا ہے۔ لیکن اس کے ہاتھ میں کمی نہیں ہوئی۔ اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں میزان عدل ہے جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا رہتا ہے۔

(۲۷۳) بَابُ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَتٌ لِلسَّآئِلِينَ۔

بلاشک یوسف اور اس کے بھائیوں کے قصہ میں پوچھنے والوں کیلئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَاللَّهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْئَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْئَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْئَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ انسانوں میں کون سب سے زیادہ کریم ہے۔ آپ نے فرمایا سب سے زیادہ شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہمارے سوال کا مقصد یہ نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر سب سے زیادہ شریف حضرت یوسف ہیں نبی اللہ بن نبی اللہ بن نبی اللہ بن خلیل اللہ۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہمارے سوال کا یہ بھی مقصد نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا جی

ہاں۔ آپ نے فرمایا جاہلیت میں جو لوگ شریف سمجھے جاتے تھے اسلام لانے کے بعد بھی وہ شریف ہیں جبکہ دین کی سمجھ وہ حاصل کر لیں۔

نوٹ: حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے نام۔ (۱) روبیل (۲) شمعون (۳) لاوی (۴) یہودا (۵) ریالون (۶) یشجر (۷) دان (۸) نیال (۹) جاد (۱۰) اشرو (۱۱) بن یامین۔ سب سے بڑا روبیل تھا۔ (فتح الباری)

(۲۷۴) بَابُ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ اٰتَیْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِی۔

اور تحقیق ہم نے آپ کو وہ سات آیتیں دی ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام القرآن سورت فاتحہ ہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

(۲۷۵) بَابُ قَوْلِهٖ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ۔

اے موسیٰ میں نے تجھے اپنے لئے چن لیا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْتَقٰی اٰدَمُ وَ مُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی لِاٰدَمَ اَنْتَ الَّذِیْ اَشْقَیْتَ النَّاسَ وَ اَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهٗ اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَاصْطَفَاكَ لِنَفْسِهٖ وَ اَنْزَلَ عَلَیْكَ التَّوْرَاةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَجَدْتَهَا كُتِبَ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَخْلُقَنِیْ

قَالَ نَعَمْ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوسٰی۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عالم مثال) میں حضرت آدم اور موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ نے حضرت آدمؑ سے کہا آپ ہی نے لوگوں کو پریشانی میں ڈالا اور انہیں جنت سے نکالا۔ حضرت آدمؑ نے جواب دیا کہ آپ وہی ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے لیے پسند کیا اور خود اپنے لیے پسند کیا۔ اور آپ پر تورات نازل کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا جی ہاں۔ اس پر حضرت آدمؑ نے کہا تو پھر آپ نے دیکھا ہی ہوگا کہ میری پیدائش سے پہلے ہی یہ سب کچھ میرے لیے لکھ دیا گیا تھا۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ جی ہاں مجھے معلوم ہے۔ چنانچہ حضرت آدمؑ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

(۲۷۶) بَابُ قَوْلِهٖ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ۔

یا اللہ مجھے رسوا نہ کرنا جب لوگ اٹھائے جائیں گے۔

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ رَاٰی اَبَاهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهِ الْغَبَرَةُ وَالْقَتَرَةُ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَلْقٰی اِبْرَاهِیْمُ اَبَاهُ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَنِیْ اَلَّا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ابراہیم علیہ السلام اپنے والد (آزر) کو قیامت کے دن گرد آلود دیکھیں گے۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے والد سے قیامت کے دن جب ملیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ اے رب تو نے وعدہ کیا تھا کہ مجھے اس دن رسوا نہیں کرے گا۔ جب سب اٹھائے جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں نے جنت کافروں پر حرام کردی ہے۔

نوٹ: آزر کو جنت نہیں ملے گی۔ مگر اللہ پاک حضرت ابراہیم علیہ السلام کو رسوائی سے بچانے کے لئے اس کی شکل بدل کر اسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ تا کہ میدان محشر میں اس کی پہچان ہو کر حضرت ابراہیمؑ کے لئے شرمندگی کا سبب نہ ہو۔

پارہ نمبر ۲۰

(۲۷۷) بَابٌ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ۔

تم رشتہ ناطہ توڑ ڈالو گے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی۔ جب وہ اس کی پیدائش سے فارغ ہوا تو رحم نے کھڑے ہو کر اللہ کے دامن میں پناہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں بھی اُسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں بھی اسے توڑ دوں۔ رحم نے عرض کیا

ہاں میرے رب اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر ایسے ہی ہوگا۔

(۲۷۸) بَابُ قَوْلِهِ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ۔

جہنم کہے گی کہ کچھ اور بھی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَالِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَا لِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوبِ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت اور دوزخ نے بحث کی۔ دوزخ نے کہا میں متکبروں اور ظالموں کے لئے خاص کی گئی ہوں۔ جنت نے کہا مجھے کیا ہوا میرے اندر صرف کمزور اور کم رتبہ والے لوگ داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا تو میری رحمت ہے تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا۔ اور دوزخ سے کہا تو عذاب ہے تیرے ذریعہ میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں عذاب دوں گا۔ جنت اور دوزخ دونوں بھر دی جائیں گی۔ دوزخ تو اس وقت تک نہیں بھرے گی جب تک اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس پر نہیں رکھے گا۔ اس وقت

وہ ہوئے تھی۔ سب ختم ہیں۔ اور اس وقت وہ کفر جہنم تھی اور اس کا بعض حصہ بعض پر چڑھ جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ اور جنت کے لئے اللہ تعالیٰ ایک مخلوق پیدا کرے گا جو سورج نکلنے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے اس کی تسبیح تحمید بیان کرتی رہے گی۔

پارہ نمبر ۲۱

(۲۷۹) بَابُ مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ۔

جو قرآن کو خوش الحانی سے نہ پڑھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنِ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيدُ يَجْهَرُ بِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی چیز اتنی توجہ سے نہیں سنی جتنی توجہ سے اس نے بہترین آواز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔ **يَتَغَنَّى بِالقرآن** سے مراد اچھی آواز سے پکار کر پڑھنا ہے۔

نوٹ: قرآن مجید کو اہل عرب کے لہجہ اور ان کی آواز کے مطابق پڑھنا چاہئے۔ گانے والوں کی طرح تلاوت قرآن سے پرہیز کرنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا میرے بعد ایک ایسی قوم پیدا ہوگی۔ جو قرآن مجید کو گویوں کی طرح گا گا کر پڑھے گی۔ یہ تلاوت ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گی۔

(۲۸۰) بَابُ اغْتِبَاطِ صَاحِبِ الْقُرْآنِ۔

قرآن مجید پڑھنے والے پر رشک کرنا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَتْلُوْهُ اٰنَاۗءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاۗءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَّهُ فَقَالَ لَیْتَنِیْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا یَعْمَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُهْلِکُهٗ فِی الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَیْتَنِیْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا یَعْمَلُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں میں رشک جائز ہے۔ ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا ہے۔ اس کا پڑوسی سن کر کہہ اٹھے کاش کہ مجھے بھی اس جیسا علم قرآن ہوتا اور میں بھی اس کی طرح عمل کرتا۔ دوسرا وہ جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے لئے لٹا رہا ہے (اس کو دیکھ کر) دوسرا شخص کہہ اٹھتا ہے۔ کاش کہ میرے پاس بھی اس جتنا مال ہوتا اور میں بھی اس کی طرح خرچ کرتا۔

نوٹ: حسد منع ہے اور رشک جائز ہے۔ حسد دوسرے کی نعمت کا زوال چاہنا اور رشک دوسرے کو جو نعمت ملی ہے اس کے حصول کی آرزو کرنا۔

(۲۸۱) بَابُ اَلْاَکْفَاءُ فِی الدِّیْنِ۔

کفأت میں دینداری کا لحاظ کرنا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عورت سے چار چیزوں کی بنیاد پر نکاح کیا جاتا ہے۔

(۱) اس کے مال کی وجہ سے

(۲) اس کے خاندانی شرف کی وجہ سے

(۳) اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ پس تو دین دار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر۔ (اگر ایسا نہ کرے گا) تو تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے گی۔ مطلب یہ ہے کہ آخر میں تجھے ندامت ہوگی۔

(۲۸۲) باب لا تنکح المرأة علی عمتها۔

اگر پھوپھی یا خالہ نکاح میں ہو تو اس کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کیا جائے۔

عن ابی هریرة ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال لا یجمع بین المراة وعمتها ولا بین المراة و خالتها۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔

(۲۸۳) باب لا ینکح الاب وغیرہ البکر و الثیب الا برضاها۔

باپ یا دوسرا کوئی ولی کنواری یا بیوہ کا نکاح اس کی رضامندی کے بغیر نہ کرے۔

ان ابا هریرة حدثهم ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال لا تنکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللّٰه کیف اذنها قال ان تسکت۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیوہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت

تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت اذن کیونکر دے گی۔ آپ نے فرمایا اس کی خاموشی اس کی اجازت سمجھی جائے گی۔

(۲۸۴) بَابُ الْوصَاۃِ بِالنِّسَآءِ۔

عورتوں سے اچھے سلوک کرنے کے بارہ میں وصیت۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِیْ جَارَہٗ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّھُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاہُ فَاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُہٗ کَسَرْتَہٗ وَاِنْ تَرَکْتَہٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارہ میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں۔ اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی اس لئے میں تمہیں عورتوں کے بارہ میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔

(۲۸۵) بَابُ صَوْمِ الْمَرْاَۃِ بِاِذْنِ زَوْجِھَا تَطَوُّعًا۔

عورت کا اپنے خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھنا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَۃُ وَ بَعْلُھَا شَاھِدٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ اگر خاوند گھر پر موجود ہو تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔

(۲۸۶) بَابُ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَۃُ مُهَاجِرَۃً فِرَاشَ زَوْجِهَا۔

جب عورت اپنے خاوند کے بستر سے الگ رات گزارے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَآئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے ہیں۔

(۲۸۷) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی نِسَآئِهٖ۔

کوئی کہے کہ آج رات میں اپنی سب بیویوں کے پاس جاؤں گا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ سُلَیْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ بِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ تَلِدُ کُلُّ امْرَاَۃٍ غُلَامًا یُّقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَهُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَاَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَمْ یَحْنَثْ وَکَانَ اَرْجٰی لِحَاجَتِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی سو بیویوں کے پاس جاؤں گا ہر عورت ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے۔ فرشتے نے ان سے کہا ان شاء اللہ کہہ لیجئے لیکن انہوں نے

نہیں سنا اور وہ چھوٹ گئے۔ چنانچہ آپ تمام بیویوں کے پاس گئے۔ لیکن ایک کے سوا کسی کے ہاں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔ مگر وہ بھی ادھورا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی مراد پوری ہو جاتی اور ان کی خواہش پوری ہونے کی امید زیادہ ہوتی۔

پارہ نمبر ۲۲

(۲۸۸) باب وجوب النفقة على الأهل والعيال۔

گھر والوں اور بچوں کا خرچ دینا واجب ہے۔

عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى وابدأ بمن تعول۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جسے دے کر آدمی مالدار ہی رہے۔ اور ابتدا ان سے کرو جو تمہارے گھر والے ہیں۔

(۲۸۹) باب نفقة المعسر على أهله۔

مفلس آدمی کا اپنی بیوی پر خرچ کرنا۔

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال أتى النبيَّ صلى الله عليه وسلم رجل فقال هلكت قال ولم قال وقعت على أهلي في رمضان قال فاعتق رقبة قال ليس عندي قال فصم شهرين متتابعين قال لا استطيع قال فاطعم ستين مسكينا قال لا احد فأتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر فقال اين السائل قال ها انا ذا قال تصدق بهذا قال على أحوج منا يا رسول الله فوالذي بعثك بالحق ما بين لابتيها أهل بيت

أخوج منّا فضحك النبيُّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم حتّى بدت أنيابُه قال فأنتم إذاً.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہوئی۔ کہنے لگا میں نے اپنی بیوی سے رمضان میں ہمبستری کر لی۔ آپ نے فرمایا پھر ایک غلام آزاد کرو (یہ کفارہ ہو جائے گا) کہنے لگا میرے پاس نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا دو مہینوں کے متواتر روزے رکھو۔ کہنے لگا مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ کہنے لگا مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا سائل کہاں ہے۔ کہنے لگا۔ میں یہاں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا یہ لے لو اور اپنی طرف سے صدقہ کر دینا۔ کہنے لگا اپنے سے زیادہ ضرورت مند پر یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان ہم سے زیادہ کوئی گھرانہ محتاج نہیں ہے۔ (اس کی اس بات پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ آپ نے فرمایا پھر تم ہی اس کے زیادہ مستحق ہو۔

(۲۹۰) كتابُ الأطعمة قولِ اللّٰه تعالى كُلُوا من طيّبٰت ما رزقنٰكم

کھانوں کا بیان اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ کھاؤ پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں۔

عن أبي هريرة رضي اللّٰه عنه قال ما شبع آلُ محمّدٍ صلّى اللّٰه عليه وسلّم من طعامٍ ثلاثة أيّامٍ حتّى قُبض و عن أبي حازم عن أبي هريرة أصابني جهدٌ شديدٌ فلقيت عمر بن

الخطّاب فاستقرأتُهُ آيةً مِنْ كتابِ اللهِ فدخل دارَهُ وفتحها عليَّ فمشيتُ غيرَ بعيدٍ فخررتُ لوجهي من الجهدِ والجوعِ فاذا رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّمَ قائمٌ على رأسي فقال يا أبا هريرة فقلتُ لبّيكَ يا رسولَ اللهِ وسعديكَ فأخذَ بيدي فأقامني وعرفَ الّذي بي فانطلقَ بي إلى رحلِه فأمرَ لي بعُسٍّ مِنْ لبنٍ فشربتُ منهُ ثمّ قالَ عُدْ فاشربْ يا أبا هريرةَ فعُدتُ فشربتُ ثمّ قالَ عُدْ فعُدتُ فشربتُ حتّى استوى بطني فصارَ كالقدحِ قالَ فلقيتُ عمرَ وذكرتُ لهُ الّذي كانَ مِنْ أمري وقلتُ لهُ تولّى اللهُ ذلكَ مَنْ كانَ أحقَّ بهِ منكَ يا عمرُ واللهِ لقدِ استقرأتُكَ الآيةَ ولأنا أقرأُ لها منكَ قالَ عمرُ واللهِ لأنْ أكونَ أدخلتُكَ أحبُّ إليَّ مِنْ أنْ يكونَ لي مثلُ حُمرِ النّعَمِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایسا زمانہ نہیں گزرا کہ انہوں نے تین دن برابر پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو۔ اور اسی سند سے ابو حازم سے روایت ہے۔ کہ ان سے ابوہریرہ نے بیان کیا۔ فاقہ کی وجہ سے میں سخت مشقت میں مبتلا تھا۔ پھر میری ملاقات عمرؓ بن خطاب سے ہوئی۔ ان سے میں نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے کے لئے کہا۔ انہوں نے مجھے وہ آیت سنائی اور پھر اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد میں بہت دور تک چلتا رہا۔ آخر مشقت اور بھوک کی وجہ سے میں منہ کے بل گر پڑا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کے پاس کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ۔ میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ۔ اور تیار ہوں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر

مجھے کھڑا پایا اور میری تکلیف پہچان گئے۔ پھر مجھے اپنے گھر لے گئے۔ اور میرے لئے دودھ کا ایک پیالہ منگوایا۔ میں نے اس میں سے دودھ پیا۔ آپ نے فرمایا دوبارہ پیو۔ میں نے دوبارہ پیا۔ آپ نے فرمایا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ یہاں تک کہ میرا پیٹ پیالے کی طرح بھر گیا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں پھر میں عمر سے ملا اور ان سے سارا واقعہ بیان کیا اور کہا اے عمر اللہ تعالیٰ نے اسے اس ذات کے ذریعہ پورا کر دیا جو آپ سے زیادہ مستحق تھی۔ اللہ کی قسم میں نے تم سے آیت پوچھی تھی حالانکہ میں اسے تم سے بہتر طریقہ پر پڑھ سکتا تھا۔ عمر نے کہا اللہ کی قسم اگر میں نے تم کو اپنے گھر میں داخل کر لیا ہوتا۔ اور کھانا کھلا دیتا۔ تو سرخ اونٹ ملنے سے بھی مجھے زیادہ خوشی ہوتی۔

(۲۹۱) بَابُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی بہت زیادہ کھانا کھاتا تھا پھر وہ مسلمان ہو گیا۔ تو بہت کم کھانا کھانے لگا۔ اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۲۹۲) بَابُ مَاكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی خوراک۔

عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَسَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَیْنَ اَصْحَابِہٖ تَمْرًا فَاَعْطٰی کُلَّ اِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَانِیْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ اَحَدُاھُنَّ حَشَفَۃٌ فَلَمْ یَکُنْ فِیْھِنَّ تَمْرَۃٌ اَعْجَبَ اِلَیَّ مِنْھَا شَدَّتْ فِیْ مَضَاغِیْ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں کھجوریں تقسیم کیں۔ اور ہر شخص کو سات کھجوریں دیں۔ مجھے بھی سات کھجوریں عنایت فرمائیں۔ ان میں ایک خراب تھی۔ (سخت تھی) لیکن مجھے وہی سب سے زیادہ اچھی معلوم ہوئی۔ کیونکہ اس کا چبانا مجھے مشکل ہو گیا۔

(۲۹۳) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ شَاۃٌ مَصْلِیَّۃٌ فَدَعَوْہُ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْیَا وَلَمْ یَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِیْرِ۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی۔ انہوں نے ان کو کھانے کی دعوت دی۔ لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے کبھی جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی۔

پارہ نمبر ۲۳

(۲۹۴) بَابُ الْمِسْکِ

کستوری کا استعمال۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَامِنْ مَكْلُومٍ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ اِلاَّ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهٗ يَدْمٰى اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَّالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زخمی بھی اللہ کے راستے میں زخمی کیا گیا ہو۔ اسے قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے زخم سے جو خون جاری ہو گا اس کا رنگ تو خون جیسا ہو گا مگر خوشبو کستوری جیسی ہو گی۔

(۲۹۵) بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَفَّارَةِ الْمَرَضِ

بیماری کے کفارہ ہونے کا بیان۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَلَا اَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلاَّ كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج وملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہوتا ہے۔ حتی کہ اگر اسے کانٹا بھی لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

(۲۹۶) بَابُ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَآءً اِلاَّ اَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً۔

اللہ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری۔ جس کی دوا نہ نازل کی ہو۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَآءً اِلاَّ اَنْزَلَ لَهٗ شِفَآءً۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی دوا بھی نازل نہ کی ہو۔

(۲۹۷) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الطَّاعُونِ۔ طاعون کا بیان ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ الْمَسِيْحُ وَلَا الطَّاعُوْنُ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ منورہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا اور نہ ہی طاعون کی بیماری آئے گی۔

(۲۹۸) بَابُ الْعَيْنُ حَقٌّ۔ نظر بد کا لگنا حق ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهٰى عَنِ الْوَشْمِ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر بد لگنا حق ہے۔ اور جسم پر گوندنے سے منع فرمایا۔

پارہ نمبر ۲۴

(۲۹۹) بَابُ الشِّرْكِ وَالسِّحْرِ مِنَ الْمُوبِقَاتِ۔

شرک اور جادو ہلاک کر دینے والے گناہوں سے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا الْمُوبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم ہلاک کر دینے والی چیز سے شرک کرنا اللہ تعالیٰ سے اور جادو کرنے سے۔

(۳۰۰) بَابُ شُرْبِ السُّمِّ وَالدَّوَاءِ بِهٖ ۔ زہر پینا یا زہریلی دوا استعمال کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى

فِيهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سَمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ وَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ پڑا رہے گا اور جس نے زہر پی کر خودکشی کی تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسے پیتا رہے گا۔ اور جس نے لوہے کے کسی ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کیا تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اسے اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا۔

(۳۰۱) بَابُ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ۔

جو کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو وہ اپنے پہننے والے مرد کو دوزخ میں لے جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہبند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لٹکا ہو گا وہ جہنم میں ہوگا۔ (وہ تہبند والا حصہ جسم کے ساتھ دوزخ میں جلایا جائے گا یہ اس تکبر کی سزا ہوگی جس وجہ سے اس نے تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکایا۔

(۳۰۲) بَابُ يَنْزِعُ نَعْلَ الْيُسْرٰى۔ پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اتارے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں طرف سے شروع کرے۔ اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتارے تاکہ دائیں جانب پہننے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر ہو۔

(۳۰۳) بَابُ لَا يَمْشِي فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ۔ ایک پاؤں میں جوتا ڈال کر چلنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِّيُحْفِهِمَا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے۔ یا دونوں پاؤں ننگے رکھے۔ یا دونوں میں جوتا پہنے۔

(۳۰۴) بَابُ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ۔ سونے کی انگوٹھیاں (مردوں کو) منع کیسی ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی مردوں کو پہننے سے منع فرمایا۔

(۳۰۵) بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى بَيَاضِ الْجِلْدِ۔

مونچھوں کا کترنا اور حضرت ابن عمرؓ اپنی مونچھ کترتے تھے کہ کھال سپید نظر آجاتی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رِوَايَةً الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ پانچ چیزیں۔ ختنہ کرانا۔ زیر ناف بال مونڈنا۔ بغل کے بال نوچنا۔ ناخن ترشوانا اور مونچھیں کاٹنا پیدائشی سنتوں میں سے ہیں۔

(۳۰۶) بَابُ الخِضَابِ۔ خضاب کا بیان۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے۔ تم ان کے خلاف کرو (یعنی خضاب لگایا کرو)

نوٹ: سرخ یا زرد خضاب کرنا یا وسمہ کا خضاب جس سے بالوں میں سیاہی اور سرخی آتی ہے جائز ہے۔ بالکل سیاہ کرنا منع ہے۔ حضرت حسنؓ اور حسینؓ مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا کرتے تھے۔

(۳۰۷) بَابُ الْوَصْلِ فِی الشَّعْرِ۔ بالوں میں بناوٹی چٹیا لگانا۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَ الْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اللہ نے لعنت کی ہے۔

(۳۰۸) بَابُ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ۔

لوگوں میں اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے۔

عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ

صحابتی قال اُمُّك قال ثُمَّ مَن قال اُمُّك قال ثُمَّ من قال اُمُّك قال ثُمَّ مَن قال ثُمَّ اَبُوكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے۔ آپ نے فرمایا تمہاری ماں۔ پوچھا اس کے بعد کون فرمایا تمہاری ماں۔ پوچھا اس کے بعد کون۔ فرمایا تمہاری ماں پوچھا اس کے بعد کون فرمایا تمہارا باپ۔

(۳۰۹) بابُ مَن بسط لَهٗ فِي الرِّزق بِصِلَةِ الرَّحم۔

رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا رزق میں فراخی کا سبب ہے۔

عَن اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنه قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَن سَرَّهٗ اَن يُبسَطَ لَهٗ فِي رِزقِهٖ وَاَن يُنسَاَلَهٗ فِي اَثَرِهٖ فَليَصِل رَحِمَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو شخص پسند کرتا ہے کہ اس کی روزی میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو وہ صلہ رحمی کیا کرے۔

(۳۱۰) بابُ مَن وَصَلَ وَصَلَهُ اللّٰهُ۔

جو شخص ناطہ جوڑے گا اللہ تعالیٰ اس سے ملاپ رکھے گا۔

عَن اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّحِمَ شُجنَةٌ مِنَ الرَّحمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَن وَّصَلَكِ وَصَلتُهٗ وَمَن قَطَعَكِ قَطَعتُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم

کا تعلق رحمٰن سے جڑا ہوا ہے۔ پس جو کوئی اپنے آپ کو اس سے جوڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کو اپنے سے جوڑتا ہوں۔ اور جو کوئی اسے توڑتا ہے۔ میں اس کو اپنے سے توڑ لیتا ہوں۔

(۳۱۱) بَابٌ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ۔

جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ پہنچائے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ.

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے۔ اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ اور جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی زبان سے اچھی بات نکالے ورنہ خاموش رہے۔

(۳۱۲) بَابُ السَّاعِیْ عَلَى الْمِسْكِيْنِ مسکین اور محتاج کی پرورش کرنے والا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیواؤں اور مسکینوں کی کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔

(۳۱۳) بَابُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيْلِهٖ وَمُعَانَقَتِهٖ.

بچے پر رحم کرنا اسے بوسہ دینا اور گلے سے لگانا۔

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَاقَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَايَرْحَمُ لَايُرْحَمُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علیؓ کو بوسہ دیا۔ آپ کے پاس حضرت اقرعؓ بن حابس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے میرے دس لڑکے ہیں اور میں نے ان میں سے کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا جو مخلوق خدا پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔

(۳۱۴) بَابُ جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ہیں۔

إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ جَعَلَ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْأً وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْأً وَاحِدًا فَمِنْ ذَالِكَ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ہیں۔ ایک حصہ زمین پر اتارا ہے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں۔ اس ایک حصہ کی وجہ سے تم دیکھتے ہو مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچے کو اپنے سم نہیں لگنے دیتی بلکہ سموں کو اٹھالیتی ہے کہ کہیں اس کے بچے کو تکلیف نہ پہنچے۔ حدیث — مسند ابی ہریرہ